وَلٰكِن رَّسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ
ختمِ نبوّت
زندہ باد
علّامہ غلام مصطفٰے مجدّدی ایم اے
قادری رضوی کتب خانہ
گنج بخش روڈ لاہور

وَلٰكِن رَّسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖن

ختمِ نبوّت زندہ باد

تصنیف

علامہ غلام مصطفیٰ مجددی ایم۔اے

بنگاہِ رحمت

☆☆☆☆

پاسبان ختم نبوت حضور امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرضوان والرحمۃ

نام کتاب ــــــــ ختم نبوت زندہ باد

مؤلف ــــــــ غلام مصطفیٰ مجددی (ایم۔اے)

باراوّل ــــــــ دسمبر 2002ء

تعداد ــــــــ 1100

کمپوزنگ ــــــــ عزیز کمپوزنگ سنٹر شیخ ہندی سٹریٹ دربار مارکیٹ لاہور

ناشر ــــــــ چوہدری عبدالمجید

ہدیہ ــــــــ 90 روپے

ملنے کا پتہ

☆ قادری رضوی کتب خانہ گنج بخش روڈ لاہور

☆ ضیاء القرآن گنج بخش روڈ لاہور

☆ ضیاء القرآن انفال پلازہ اردو بازار کراچی

☆ مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور

☆ روحانی پبلشرز شیخ ہندی سٹریٹ داتا دربار لاہور

انتساب

تحریک ختم نبوت کے ہر

جاں بکف

سرفروش

اور

کفن بدوش مجاہد کے نام

نظم وفا

دل ہے نور خدا سے شاد جاں میں عشق نبی آباد
خاص و عام اور غوث اوتاد سب کا نعرہ سب کی یاد
ختم نبوت زندہ باد

ان کی ذات کرامت رب کی ان پر ختم رسالت رب کی
ان کی شان' عنایت رب کی ان کی داد' خدا کی داد
ختم نبوت زندہ باد

وہ مالک ہیں بزم جہاں کے وہ وارث ہیں باغ زماں کے
وہ منزل ہیں موج رواں کے سن لیتے ہیں ہر فریاد
ختم نبوت زندہ باد

ان کا دم اسلام ہمارا ان کا غم پیغام ہمارا
ان کے نام سے نام ہمارا وہ ایمان کی ہیں بنیاد
ختم نبوت زندہ باد

ان سے روشن سب میخانے ان کے جام کے سب مستانے
وہ شمع اور سب پروانے ان پر واری سب افراد
ختم نبوت زندہ باد

آدم اور داؤد کو دیکھو موسیٰ' عیسیٰ' ھود کو دیکھو
ہست کو دیکھو' بود کو دیکھو سب محبوبوں کا ارشاد
ختم نبوت زندہ باد

ہر زندہ کردار سے پوچھو ہر روشن مینار سے پوچھو
آج غلام زار سے پوچھو اس پہ فدا ہے جان اولاد
ختم نبوت زندہ باد

فہرست مضامین

عنوانات	صفحہ
نظم وفا	
سخنان چند	14
باب 1: رب کبریا کے فیصلے	16
تورات اور ختم نبوت	17
زبور اور ختم نبوت	22
انجیل اور ختم نبوت	24
اہل کتاب اور ختم نبوت	27
یہودی کاہن نے مبارک باد دی	27
زہیر بن ابو سلمیٰ کی شہادت	28
حضرت صفیہ کے والد اور چچا	28
عیص راہب کا بیان	29
حضرت عبدالمطلب کا خواب	29
یہودی ساہو کار کا واویلا	29
ابن صوریا کا اعتراف	30
حضرت عبداللہ بن سلام کی گواہی	30
قتل عبداللہ کی سازش	30
نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن	31
قرآن اور ختم نبوت	31
باب 2: حضرات انبیاء کے فیصلے	43
حضرت آدم اور ختم نبوت	43
حضرت خلیل اور ختم نبوت	46
حضرت کلیم اور ختم نبوت	48
حضرت یعقوب اور ختم نبوت	49
حضرت زکریا اور ختم نبوت	49
حضرت سلیمان اور ختم نبوت	50
حضرت دانیال اور ختم نبوت	51
حضرت شعیا اور ختم نبوت	53
حضرت شعیب اور ختم نبوت	53
حضرت عیسیٰ اور ختم نبوت	54
باب 3: محمد مصطفیٰ کے فیصلے	57
باب 4: اصحاب باصفا کے فیصلے	70
صدیق اکبر اولین پاسبان ختم نبوت	71
حضرت فاروق اعظم اور ختم نبوت	74
سیدنا عباس کا بیان	75
حضرت علی المرتضیٰ اور ختم نبوت	76
وہب بن منبہ کا بیان	77
عبداللہ بن عباس کا بیان	77
حضرت انس کا بیان	80
حضرت ابوزمل کا فیصلہ	80
حضرت حسان کے اشعار	80
عبداللہ بن سرجس کا بیان	81
حضرت نضلہ بن عمرو کا بیان	81
حضرت بلال کا بیان	82
حضرت ابن ابی اوفی کا بیان	82
حضرت معاذ کا بیان	82
حضرت حسن کا فیصلہ	83

عنوانات	صفحہ
خویصہ بن مسعود کا بیان	84
ابوذر غفاری کا بیان	84
حضرت قتادہ کا فیصلہ	84
مغیرہ بن شعبہ کا بیان	85
ابوسعید خدری کا بیان	85
حضرت عائشہ صدیقہ کا فیصلہ	86
باب 5: اہل وفا کے فیصلے	88
حضرت علی بن حسین کا فیصلہ	90
حضرت امام اعظم کا فیصلہ	90
امام تفتازانی کا فیصلہ	90
حضرت مولانا روم کا فیصلہ	91
شیخ عمادالدین اموی کا فیصلہ	91
امام ابومحمد بغوی کا فیصلہ	91
علامہ ابن منظور افریقی کا فیصلہ	92
امام ابن جریر کا فیصلہ	92
امام عبداللہ نسفی کا فیصلہ	92
امام معین الدین کاشفی کا فیصلہ	92
امام ابن کثیر کا فیصلہ	92
امام فخر الدین کا فیصلہ	93
شیخ عبدالقادر جیلانی کا فیصلہ	93
امام علی خازن کا فیصلہ	94
امام زمخشری کا فیصلہ	94
امام ابن حجر عسقلانی کا فیصلہ	94
امام سید مرتضیٰ زبیدی کا فیصلہ	95
امام عبدالوہاب کا فیصلہ	95
محدث عبدالرؤف مناوی کا فیصلہ	95
امام یوسف نبہانی کا فیصلہ	95
امام محی الدین ابن عربی کا فیصلہ	95
امام احمد قسطلانی کا فیصلہ	96
امام زرقانی کا فیصلہ	96
امام شہاب الدین تورپشتی کا فیصلہ	97
امام ابوالشکور سالمی کا فیصلہ	97
قاضی عیاض مالکی کا فیصلہ	97
حضرت امام شاطبی کا فیصلہ	98
حضرت امام سفارینی کا فیصلہ	98
حضرت امام اصفہانی کا فیصلہ	98
امام ابوابراہیم بخاری کا فیصلہ	98
امام ملاعلی قاری کا فیصلہ	98
امام محمود آلوسی کا فیصلہ	99
امام مسلم بن حجاج کا فیصلہ	99
امام ابن حجر مکی کا فیصلہ	99
امام محمد غزالی کا فیصلہ	99
محققین عالمگیری کا فیصلہ	100
امام عبدالسلام مالکی کا فیصلہ	100
اہل لغت کا فیصلہ	101
امام ربانی کا فیصلہ	101
شیخ عبدالحق دہلوی کا فیصلہ	102
امام عبدالرشید بخاری کا فیصلہ	102
امام احمد خفاجی کا فیصلہ	102
شیخ عبدالعزیز دہلوی کا فیصلہ	102

عنوانات	صفحہ	عنوانات	صفحہ
امام احمد رضا بریلوی کا فیصلہ	103	حضرت پیر کرم شاہ کا فیصلہ	112
امام ابن اثیر جذری کا فیصلہ	104	حضور نقش لاثانی اور تحریک ختم نبوت	113
علامہ احمد جیون کا فیصلہ	104	دیگر زعماء اہل سنت	113
امام ابوحیان اندلسی کا فیصلہ	104	باب 6: حضرات شعرا کے فیصلے	115
امام نظام الدین نیشاپوری کا فیصلہ	104	حضرت امام زین العابدین	117
امام ابوعیسیٰ ترمذی کا فیصلہ	105	مولانا احمد رضا خان بریلوی	117
علامہ شوکانی کا فیصلہ	105	علامہ محمد اقبال	118
امام قرطبی مالکی کا فیصلہ	105	مولانا ظفر علی خان	118
امام بیضاوی شافعی کا فیصلہ	105	اکبر الہ آبادی	118
امام حافظ الدین نسفی کا فیصلہ	106	جناب شورش کاشمیری	118
امام ابن نجیم کا فیصلہ	106	جناب علی اصغر چشتی	119
امام ابوجعفری طحاوی کا فیصلہ	106	جناب منتظر درانی	119
امام شہاب الدین کردری کا فیصلہ	106	جناب عارف صحرائی	119
امام عبدالغنی نابلسی کا فیصلہ	107	جناب ناشر حجازی	120
امام ثناء اللہ مظہری کا فیصلہ	107	جناب فیروز فتح آبادی	120
حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کا فیصلہ	107	جناب میر ناسک	120
امام ابن حزم اندلسی کا فیصلہ	107	سید امین گیلانی	121
امام ابوالسعو دعمادی کا فیصلہ	108	جناب ازہر درانی	121
امام عبدالکریم جیلانی کا فیصلہ	108	جناب مظفر وارثی	121
حضرت پیر مہر علی شاہ اور رد قادیانیت	108	شیخ سلیمان بجیری	122
امیر ملت اور رد قادیانیت	109	مولانا عبدالرحمٰن جامی	122
علامہ اقبال اور رد قادیانیت	110	مولانا نظامی گنجوی	122
حضرت میاں شرقپوری اور رد قادیانیت	111	پروفیسر محمد حسین آسی	123
خواجہ غلام فرید اور رد قادنیت	111	غلام مصطفیٰ مجددی	123
مولانا ابوالحسنات اور تحریک ختم نبوت	112	حضرت غلام مصطفیٰ عشقی	123

عنوانات	صفحہ
مولانا جلال الدین رومی	124
علامہ واعظ کاشفی	124
مولانا سعدی شیرازی	124
علامہ جان محمد قدسی	125
حضرت خواجوی کرمانی	125
میاں محمد بخش جہلمی	125
مرزا اسد اللہ غالب	125
جناب ماہر القادری	125
صوفی غلام مصطفےٰ تبسم	126
جناب جلیل نقوی	126
محدث ابن جوزی	126
باب 7: حکایات ختم نبوت	127
ابوالبشر کو سکون مل گیا	128
آخری خطبہ میں امت کو وصیت	128
قاب قوسین کی گفتگو	129
مسلیمہ کذاب ہے	129
امت مسلمہ کی مثال	130
عرش پہ تازہ دھوم دھام	130
خلیل اللہ کو بشارت سنائی گئی	131
ماہان نے گواہی دی	131
آخری امت	132
سلسلہ نبوت کو ختم کرنے والے	132
گلاب کا پھول	133
ام ایمن رونے لگیں	133
حضرت صدیق اکبر کا خطبہ	134
حضرت علی المرتضیٰ کا درود پاک	135
سب سے پہلے حرف بلیٰ کہا	135
نجم آرزو طلوع ہو گیا	136
کلیم اللہ کی حسرت	136
تورات کے دو ورق	136
آخری امت کی نشانیاں	137
ایک موحد کی شہادت	138
نام محمد کا سبب	138
ایک ترازو کا ذکر	139
جبریل امین کا مشاہدہ	139
قیامت کا ایک منظر	140
غیب کی خبر دی	141
تذکرہ چند دجالوں کا	142
صنم سربسجود ہو گئے	146
حضرت شیما کی لوریاں	146
سیدہ آمنہ اور ختم نبوت	147
سفر شام کی داستان	149
راہب نسطورا سے ملاقات	151
کاہن سطیح کی بشارتیں	152
اس کی قاہر ریاست	155
حبشہ کے عیسائیوں کی خواہش	156
نجران کے پادری کی گواہی	157
وہ دانائے سبل ختم رسل	157
ورقہ بن نوفل کا واقعہ	161
عداس راہب سے ملاقات	162

عنوانات	صفحہ
اکثم بن صیفی کا قصہ	162
امیہ بن ابی الصلت کا قصہ	163
آ گیا وہ نور والا	165
اسکندریہ کا شاہ مقوقس	166
ظالم سے راشد بنا دیا	166
غسان عامری ایمان لے آئے	168
ابو عامر حسد کا شکار ہو گیا	169
بنو قریظہ کے یہودیوں کا اعتراف حق	169
آل غالب کیلئے دعا	170
سلمان فارسی بارگاہ رسول میں	171
حضور کی بعثت کے چرچے	172
عشکان بن ابی العلوام کا فیصلہ	172
نور مصطفیٰ کے جلوے	174
کشتی نوح کی تیاری	175
باب 8: دلائل ختم نبوت	176
حضرت قاضی عیاض مالکی کے دلائل	177
حضرت مجدد الف ثانی کے دلائل	180
سیرت و کردار	181
قرآن حکیم	183
تاریخی آغاز	184
ابو الفضل سے مناظرہ	185
انقلاب آفرین دعوت	185
معجزات کا ظہور	186
نگاہ غیب آشنا	190

عنوانات	صفحہ
فضائل خاتم نبوت	192
باب 9: حقوق ختم نبوت	195
عشق ختم نبوت	197
اتباع ختم نبوت	199
غیرت ختم نبوت	200
ادب ختم نبوت	202
اخلاص ختم نبوت	204
ذکر ختم نبوت	206
رضائے ختم نبوت	207
شاتم ختم نبوت کی سزا	209
باب 10: یہودیت اور مرزایت	213
خدا تعالیٰ کی گستاخی	214
انبیاء کرام کی گستاخی	215
قرآن و حدیث کی گستاخی	217
صحابہ اہل بیت کی گستاخی	217
پاکستان دشمنی، اسلام دشمنی	218
تمام مسلمان کافر ہیں	219
جھوٹ کے ریکارڈ توڑنا	220

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ لطیف

حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی
شیخ الجامعہ رضویہ اویسیہ بہاولپور

حضور ختم المرسلین ﷺ کی ختم نبوت و رسالت پر پختہ یقین رکھنا ہر مسلمان کا بنیادی عقیدہ ہے' حضور سرور کائنات ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں اور آپ پر نازل ہونے والی کتاب مبین آخری کتاب ہے۔ آپ کی امت' آخری امت ہے۔ اس بات پر سب امت کا اجماع ہے کہ آپ ﷺ کے بعد جو شخص بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا۔ کذاب ہوگا' دجال ہوگا اور دائرہ اسلام سے خارج ہوگا' اس کو اپنا رہبر تسلیم کرنے والا یا اس کے بارے میں ذرا سی لچک رکھنے والا بھی کافر اور بے دین ہوگا۔ امت مرحومہ نے کسی دور میں بھی اپنے سچے عقائد و نظریات کے بارے میں کسی کذاب سے کوئی سمجھوتہ نہیں کیا' حضور سرکار ابد قرار ﷺ کی محبت و اطاعت تو اس امت کی جان ایمان ہے۔ اس جان ایمان کے اہم تقاضے کو پورا کرتے ہوئے میری نظر کے سرور' میرے عزیز گرامی فاضل نوجوان حضرت علامہ مولانا غلام مصطفٰے مجددی ایم اے نے بہت شاندار تحقیق ''ختم نبوت زندہ باد'' کے عنوان جلی سے پیش کی ہے۔ فقیر کو اپنے نوجوان مصنف کے قلم پر پورا اعتماد ہے کہ فقیر جب بھی ان کی کوئی تحریر پڑھتا ہے تو دل کی گہرائیوں سے دعا دیتا ہے۔ مولا کریم ان کی یہ کاوش بھی اپنی بارگاہ کرم میں قبول فرمائے اور اس نورانی تالیف کے طفیل ان کو اپنے محبوب دانائے غیوب ﷺ کی شفاعت سے مالا مال فرمائے۔

آمین بجاہ خاتم النبیین علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک نظر — صادق علی زاہد

ختم نبوت زندہ باد

اللہ تعالیٰ نے تخلیق آدم کے ساتھ ہی انسانیت کی بھلائی کی غرض سے نبوت و رسالت کا سلسلہ شروع فرما دیا تھا۔ یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ کی حکمت کے پیش نظر آنحضور ﷺ کی بعثت تک جاری رہا۔ جب نبی آخر الزماں نے تعلیمات الٰہیہ کماحقہٗ انسانیت تک پہنچا دیں تو اللہ تعالیٰ نے واضح اعلان فرما دیا کہ الیوم اکملت لکم دینکم (المائدہ) کہ حضرت آدم علیہ السلام کی بعثت سے جو دین مستقیم ہم نے شروع کیا تھا آج وہ مکمل ہوگیا۔ اب انسانیت کو کسی نئے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی اب کوئی نیا نبی تشریف لائے گا۔ اسی مبارک آیت کے نزول کے موقع پر مدینے کے عیسائیوں نے کہا تھا کہ اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم خوشی سے عید مناتے جواباً راز دار نبوت حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے تاریخی الفاظ فرمائے تھے کہ ہمارے لئے یہ آیت مبارکہ دو عیدوں کے دن نازل ہوئی ہے ایک عید یوم عرفہ اس کا مقصد و مدعا سمجھ کر اظہار مسرت کرنا شروع کر دیا کہ الحمدللہ جو دین ہزار ھا برس قبل شروع ہوا تھا اس کا انجام ہمارے بابرکت نبی ﷺ کے توسط سے ہمارے عہد ہمایوں میں ہو رہا ہے۔ ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام انسانوں کیلئے بشیر و نذیر بنا کر بھیجنے کا مژدہ سنا کر یہ بھی اعلان فرما دیا کہ اب قیامت تک صرف نبی آخر الزمان ﷺ کی ختم نبوت کا اقرار و ایمان ہی باعث نجات ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ کی نبوت تمام سابقہ نبوتوں کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور آپ سے قبل آنے والے تمام انبیاء کرام آپ ﷺ

کی ختم نبوت کا اعلان و قرار کرتے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جتنے بھی انبیاء رسل کو کتب وصحائف عطا فرمائے سب میں آپ ﷺ کی ختم نبوت کا واضح اعلان فرمایا ہے۔ اس کے باوجود بعض بدبخت اور شقی ازلی افراد نے آنحضور ﷺ کی ظاہری حیات طیبہ میں اور آپ ﷺ کے پردہ فرما جانے کے بعد بھی جھوٹی نبوت و رسالت کے جھوٹے دعوے اور پروپیگنڈے جاری رکھے۔ اور آنحضور ﷺ کی حدیث مبارکہ میرے بعد تیس جھوٹے دجال پیدا ہوں گے اور نبوت کا دعویٰ کریں گے'' کے مصداق ٹھہرے۔

جس طرح مختلف ادوار میں جھوٹے دعویداران نبوت دعویٰ ہائے نبوت و رسالت کر کے اپنی سیاہ بختی بڑھاتے رہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کی قدرت اور ختم نبوت ﷺ کی برکت سے محافظان ختم نبوت سے بھی یہ دھرتی کبھی خالی نہیں ہوئی' جونہی کسی کذاب نے ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے کی کوشش کی محافظان ختم نبوت بھی دلائل و براہین سے لیس ہو کر میدان میں آ گئے اور جھوٹے مدعی نبوت کو کیفر کردار تک پہنچا کر دم لیا۔ خطباء نے اپنے خطبات کا موضوع ختم نبوت بنا لیا' مناظرین نے اپنے مناظروں کا رخ منکرین ختم نبوت کی طرف موڑ دیا' مولفین و مصنفین نے اپنی تحریروں کے عنوان ختم نبوت کی ضرورت و اہمیت اور اجرائے نبوت کے نقصانات پر قائم کرنا شروع کر دیئے۔ غرضیکہ ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد ختم نبوت کی ناموس و حفاظت کی خاطر اپنا سب کچھ لٹانے پر تیار ہو جاتے ہیں' مقصد سبھی کا ایک ہی ہوتا ہے اور وہ ہوتا ہے تحفظ ختم نبوت' انہیں محافظین ختم نبوت میں اللہ کے فضل سے ایک نئے نام کا اضافہ ہوا۔ اور وہ ہے جناب علامہ غلام مصطفیٰ مجددی (ایم۔اے) صاحب کا نام نامی۔

آپ شکر گڑھ کے معروف عالم دین اور شہرہ آفاق خطیب ہیں۔ آپ نے بفضل ایزدی اچھوتے اور منفرد انداز میں ختم نبوت کے موضوع پر کام کا آغاز کیا ہے۔ حضرت العلوم پروفیسر محمد حسین آسی صاحب کی زیر نگرانی بہت زیادہ تحقیق و مطالعہ کے بعد ختم ''نبوت زندہ باد'' کے عنوان سے ایک گرانقدر علمی اور وقیع کتاب تالیف کی ہے۔ کتاب کے کچھ ابواب کا میں نے گہری نظر سے مطالعہ کیا

ہے، اپنے موضوع اور طرز تحریر کے لحاظ سے اپنی نوعیت کی یہ پہلی کتاب ہے۔ کتاب کے ابواب کی عنوان بندی بڑے سلیقے اور ادبی انداز میں کی گئی ہے۔ باب اول کا نام آپ نے رب کبریا کے فیصلے رکھا ہے۔ اس باب میں اللہ رب العزت کی طرف سے نازل شدہ آسمانی کتب قرآن مجید، انجیل، تورات اور زبور وغیرہ کے حوالے سے ثابت کیا گیا ہے کہ آنحضورﷺ آخری نبی ہیں اور آپﷺ کے بعد کسی طور کوئی نبی یا رسول آنے کا کوئی امکان باقی نہیں۔ باب دوم میں آپ نے انبیاء کے فیصلے کے عنوان سے گذشتہ انبیاء کرام کے روشن اقوال کی روشنی میں ختم نبوت پر دلائل باندھے ہیں۔ باب سوم کا نام محمد مصطفٰے کے فیصلے رکھ کر صحیح احادیث نبوت سے ختم نبوت ثابت کر کے اس باب کی ثقاہت دو چند کر دی ہے۔ اہل وفا کے فیصلے، کے عنوان سے صحابہ کرام و تابعین عظام رضی اللہ عنہم کے شیریں اقوال سے ثبوت ختم نبوت باب چہارم میں پیش کئے گئے ہیں۔ قدیم عربی و فارسی شعراء کے کلام سے ختم نبوت سے متعلق اشعار شعراء کے فیصلے کے عنوان سے باب پنجم کی زینت بنائے گئے ہیں۔ حقوق ختم نبوت، اس کتاب کا نواں باب ہے۔ اس باب میں اہل اسلام پر ختم نبوت کے حقوق پر بحث کی گئی ہے کہ ختم نبوت پر ایک مسلمان کا ایمان لانا کیوں ضروری ہے۔ ختم نبوت کی حفاظت کیوں جان ایمان ہے۔ اجرائے نبوت کا اقرار کر کے ہم کن قباحتوں کا شکار ہو سکتے ہیں۔ ان سب سوالوں کا تفصیلی جواب اس باب میں موجود ہے۔ الغرض انمول موتیوں کی نایاب مالا تیار کر دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ صاحب کتاب کے علم و عمل میں مزید برکت عطا فرمائے اور خاتم النبینﷺ کے طفیل مجھ جیسے گنہگاروں پر بھی اپنی نظر رحمت فرمائے۔ آمین بجاہ خاتم النبینﷺ۔

صادق علی زاہد
مصری والا تحصیل ننکانہ صاحب

سخنان چند

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَحۡدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنۡ لَّانَبِیَّ بَعۡدَہٗ

اللہ پاک اور اس کے محبوب صاحب لولاک سیاح افلاک ﷺ نے جس طرح عقیدہ توحید کے بارے میں کوئی ابہام و اشکال نہیں رہنے دیا' توحید کا ہر گوشہ واشگاف ہے' ہر پہلو روشن ہے اسی طرح عقیدہ ختم نبوت بھی ابہام و اشکال سے قطعی ماورا ہے' کوئی مومن مخلص جیسے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو معبود نہیں مانتا ویسے تاجدار ختم نبوت ﷺ کے بعد کسی کو نبی اور رسول تسلیم نہیں کرتا۔

حضور پرنور ﷺ کے بعد کوئی ''ظلی و بروزی'' نبی ہونے کا دعویٰ کرے یا تشریعی و غیر تشریعی رسول ہونے کا دم بھرے' تمام امت محمدیہ کی نظر میں کذاب ہے' دجال ہے۔ قذاق ہے اور جو اس سے کوئی ثبوت طلب کرے وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے' اس عقیدے پر کوئی سمجھوتا نہیں ہوسکتا' یہی وجہ ہے کہ اولین پاسبان ختم نبوت' کلیم طور رسالت خلیفہ بلافصل سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں صحابہ کرام نے اس عقیدے پر شب خون مارنے والے کذابوں کو نیست و نابود کر دیا۔ کہاں ہے مسلیمہ کذاب' کدھر ہے اسود دجال' حزب اللہ کی جلالت مآب تلواروں نے ہمیشہ کیلئے پیوند خاک بنا دیئے ہیں۔ حضور پرنور ﷺ کے اللہ تعالیٰ آخری نبی ہیں' آخری رسول ہیں' حضور کی نبوت و رسالت کا پرچم اکناف عالم میں لہرا رہا ہے۔

فرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانے
خسروا' عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا

زیر نگاہ کتاب ''ختم نبوت'' اسی عقیدے کی ترجمان ہے۔ امید واثق ہے کہ ہمارے مسلمان بھائی اس سے استفادہ کرتے ہوئے ختم نبوت کے باغیوں کی ریشہ دوانیوں کا مقابلہ کریں گے' انگریزوں کا خود کاشتہ ''نخل قادیانیت'' پھر اپنے زہر سے لوگوں کے ایمان ہلاک کر رہا ہے'

ہمارا فرض عین ہے کہ ہم اس کو بیخ و بن سے اکھاڑ دیں' ہر مسلمان سوچے' غور کرے کہ اس نے یہ فرض عین کہاں تک پورا کیا ہے۔ ورق الٹیے اور ختم نبوت کی خوشبوؤں سے مشام جاں کو معطر کیجئے۔

☆☆☆☆

محمد کا حسن و جمال اللہ اللہ
ہر اک رنگ ہے بے مثال اللہ اللہ
فرشتے بھی بڑھ کر سلامی کو دوڑے
وہ آیا شہ خوش خصال اللہ اللہ
وہ چہرے پہ واللیل زلفوں کے ہالے
مصور کا دلکش خیال اللہ اللہ
جسے دیکھا اس کو غنی کر دیا ہے
نظر اللہ اللہ کمال اللہ اللہ

☆☆☆☆

رب کبریا کے فیصلے

باب نمبر ا

رب کبریا کے فیصلے

☆☆☆

اللہ کریم نے حضرت انسان کی فلاح و ہدایت کیلئے اپنے برگزیدہ نبی اور پسندیدہ رسول مبعوث فرمائے نیز لاہوتی کتابوں اور صحیفوں سے نوازا۔ تورات، زبور، انجیل اور قرآن یہ سب کتابیں نور و رحمت بھی ہیں، شفا و ہدایت بھی ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ پہلی تین کتابوں کو بنی اسرائیل نے تبدیل کر دیا۔ اللہ کریم کی آیات بینات کو اپنی خواہشوں پر قربان کر دیا اور وہ بری طرح گمراہ ہو گئے۔

جنہیں ہو ڈوبنا، وہ ڈوب جاتے ہیں سفینوں میں

یاد رہے کہ تمام انبیاء کرام اور ان کے صحائف کا ایک ہی مقصد وحید تھا، اللہ کریم کی توحید کا پیغام پہنچانا اور نبی آخرالزماں، محمد مصطفےٰ ﷺ کی آمد آمد کی خوشخبریاں سنانا۔ حضور پرنور ﷺ کی ولادت باسعادت سے پہلے ساری کائنات بزم نعت کی طرح سجی ہوئی تھی، ذرے ذرے کو انتظار تھا، قطرہ قطرہ بے قرار تھا، گزرگاہیں بے چین تھیں، گل امیدوار تھے، بلبل نغمہ زار تھے۔ کتابوں نے گواہی دی، صحیفوں نے بشارت سنائی، موجودہ تورات، زبور اور انجیل تحریف شدہ ہے مگر اسکے باوجود تاجدار ختم نبوت، شہر یار ملک رسالت، معلم کتاب و حکمت، پیغمبر امن و امانت ﷺ کی مدحت سراہیں۔ دشمنان اسلام لاکھ کوششوں کے باوصف بھی ذکر مصطفےٰ کے نشانات ختم نہ کر سکے، آیئے ان نشانات سے دیدہ و دل کو منور کیجئے۔

☆ تورات اور ختم نبوت:-

☆ اللہ کریم نے تورات میں ارشاد فرمایا:

☆ ''اور یعقوب نے اپنے بیٹوں کو یہ کہہ کر بلایا کہ تم سب جمع ہو جاؤ تا کہ

میں تم کو بتاؤں کہ آخری دنوں میں تم پر کیا کیا گزرے گا' اے یعقوب کے بیٹو! جمع ہو کر سنو اور اپنے باپ اسرائیل کی طرف کان لگاؤ' یہوداہ سے سلطنت نہیں چھوٹے گی۔ اور نہ اسکی نسل سے حکومت کا عصا موقوف ہوگا' جب تک ''شیلوہ'' نہ آئے اور قومیں اس کی مطیع ہوں گی'' (پیدائش باب ۴۹)

☆ وضاحت:-

تورات کی ان آیات میں رسول آخر و اعظم ﷺ کو ''شیلوہ'' کے لقب سے یاد گیا ہے' حضور پر نور ﷺ کی تشریف آوری سے آل یہود کی حکمرانی ختم ہوگئی' خیبر اور بنی نضیر کے یہودی شکست یاب ہوگئے اور ہر طرف آپکی حکومت و ریاست کا بول بالا ہوا۔ عیسائی حضرات کے نزدیک ''شیلوہ'' سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ذات گرامی ہے۔ حالانکہ یہ مراد بہت سی وجوہات کی بنا پر باطل ہے۔ اولاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آنے سے آل یہود کی حکمرانی ختم نہیں ہوئی۔ بلکہ وہ ہر قدم پر آپ کی مخالفت کرتے رہے وہ آپ کی جان کے پیاسے تھے اور ان کی ریشہ دوانیوں کی بدولت آپ کے رفع آسمانی کا ظہور ہوا' جبکہ حضور پر نور ﷺ نے آل یہود کے تسلط کو ملیا میٹ کر دیا اور آپ ہی تورات کے لفظ شیلوہ اور اس کی مخصوص نشانیوں کا مصداق ٹھہرے۔ ثانیاً شیلوہ کا یہودا کی اولاد سے نہ ہونا ثابت ہے' یہ نشانی بھی ہمارے آقا و مولا ﷺ میں بدرجہ اتم موجود ہے کیونکہ آپ بنی اسرائیل کی بجائے بنی اسماعیل سے تعلق رکھتے تھے۔ ثالثاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام قوم بنی اسرائیل کی راہنمائی کیلئے تشریف لائے جبکہ نبی آخر الزماں ﷺ تمام کائنات کے رسول بن کر جلوہ گر ہوئے' تمام جہانوں کیلئے بشیر و نذیر بن کر رونق افروز ہوئے۔ اسی لئے تورات کے الفاظ

''اور قومیں اس کی مطیع ہوں گی'' سے مراد حضور ہی کی ذات مبارک ہے۔ آپ نے واقعی تمام جنوں اور انسانوں تک اپنا پیغام پہنچایا اور کرہ ارض کی سینکڑوں قومیں' عربی' مصری' ایرانی' رومی' افریقی' یورپی' ہندی' ترکی' افغانی اور ان کی ہزاروں شاخیں اور انکے ہزاروں میلوں پر مشتمل علاقے آپ کے اسلام کے

سامنے سرنگوں ہوئے۔ ادھر فرش حضور کے زیرِ نگیں ہے' ادھر عرش پر جلالت شان کے پرچم لہرا رہے ہیں۔

اللہ اللہ شہ کونین جلالت تیری
فرش کیا عرش پہ جاری ہے' حکومت تیری

☆ اللہ کریم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا:

''میں ان کیلئے ان کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اسے حکم دوں گا وہی وہ ان سے کہے گا اور جو کوئی میری ان باتوں کو جن کو وہ میرا نام لے کر کہے گا' نہ سنے گا تو میں ان کا حساب اس سے لوں گا' لیکن جو نبی گستاخ بن کر کوئی ایسی بات میرے نام سے کہے جس کے کہنے کا میں نے اس کو حکم نہیں دیا اور معبودوں کے نام سے کہے تو وہ نبی قتل کیا جائے'' (استثنا باب ۱۸)

☆ وضاحت:-

تورات کی ان آیات میں بھی حضور پر نور ﷺ کی ختم نبوت کے روشن نشانات موجود ہیں' مثلاً

☆ وہ نبی بنی اسرائیل کے بھائیوں میں سے ہوگا نہ کہ بنی اسرائیل میں سے' بنی اسرائیل کے بھائی بنی اسماعیل ہی ہو سکتے ہیں۔ اور ہمارے آقا ﷺ انہی میں سے مبعوث ہوئے۔

☆ وہ نبی ہوگا' اگر اس بشارت سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں تو عیسائی انہیں نبی مانیں' اللہ کا بیٹا کیوں مانتے ہیں۔ بلکہ عین خدا تصور کیوں کرتے ہیں؟ ثابت ہوا کہ اس نبی سے مراد ذات مصطفےٰ ہے' جن کو ان کی امت نے ہمیشہ نبی مانا' کبھی کسی نے خدا کا بیٹا قرار دیا یا عین خدا نہ ٹھہرایا۔

☆ وہ نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مانند ہوگا' یہاں بھی حضور پر نور ﷺ ہی مراد ہیں۔ کیونکہ قرآن پاک نے فرمایا ہے۔ اِنَّا اَرۡسَلۡنَا اِلَیۡکُمۡ رَسُوۡلًا' شَاهِدًا عَلَیۡکُمۡ کَمَا اَرۡسَلۡنَا اِلٰی فِرۡعَوۡنَ رَسُوۡلًا یعنی ہم نے تمہاری طرف

ایک رسول بھیجا' جو تم پر گواہ ہے' جیسا کہ ہم نے فرعون کی طرف ایک رسول بھیجا۔

☆ حضور پر نور ﷺ کے منہ میں اللہ تعالیٰ کا کلام ہے' وَمَا یَنۡطِقُ عَنِ الۡھَوٰیؕ اِنۡ ھُوَ اِلَّا وَحۡیٌ یُّوۡحٰیؕ ان کی طرف وحی جلی اور وحی خفی نازل ہوئی۔ وحی جلی سے مراد قرآن ہے اور وحی خفی سے مراد حدیث ہے۔

☆ اللہ کریم نے تورات میں ارشاد فرمایا

کس نے مشرق سے اس کو برپا کیا جس کو وہ صداقت سے اپنے قدموں میں بلاتا ہے۔ وہ قوموں کو اس کے حوالے کرتا ہے۔ اور اسے بادشاہوں پر مسلط کرتا ہے' اور ان کو خاک کی مانند اس کی تلوار کے اور اڑائی بھوسی کی مانند اس کی کمان کے حوالہ کرتا ہے۔ وہ ان کا پیچھا کرتا اور اس راہ سے جس پر پیشتر قدم نہ رکھا تھا' سلامت گزرتا ہے'' (یسعیاہ باب ۴۱)

☆ وضاحت:۔

تورات کی ان آیات میں واضح طور پر حضور پرنور ﷺ کی بشارت پائی جاتی ہے اور جو علامات بیان ہوئی ہیں کسی اور نبی بالخصوص عیسیٰ علیہ السلام میں نہیں پائی جاتیں' مثلاً قوموں کو زیر و زبر کرنا' تلوار سے دشمنان خدا کو پیوند خاک بنانا' بھاگتے ہوئے کفار ارض کا تعاقب کرنا' مشکل سے مشکل راستے پر کمال ثابت قدمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے سلامت گزرنا' حضور پرنور ﷺ کی سیرت طیبہ کے خصائص ہیں۔ ان آیات میں حضور پرنور ﷺ کی شان جہاد کا ذکر ہے' حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس انداز سے قوموں کا تعاقب کب کیا ہے' اور وہ تمام انسانوں تک پیغام خدا پہنچانے کے کب مکلّف تھے' وہ کب بادشاہوں پر غالب ہوئے' یہ تو نبی آخر الزماں ﷺ کی ہیبت سے قیصر و کسریٰ کے قدم لرزہ براندام ہوئے۔ فرمانروایان عالم کو حضور پرنور ﷺ نے مخاطب فرمایا' جو مسلمان ہو گئے تو خوش نصیب بنے' اور جو مغرور ہوئے حضور کے غلاموں نے ان کی گردنیں توڑ کر رکھ دیں' اللہ کریم نے کس کو اپنے قدم قدرت تک بلایا' حضور کو' یہ آیت شان

معراج کی طرف بہترین اشارہ ہے۔ ان تمام آیات کیساتھ قرآن پاک کی اس آیت مبارکہ کو کتنی واضح نسبت حاصل ہے۔

''اور اللہ نے کافروں کو انکے دلوں کی جلن کیساتھ پلٹا دیا' اور لڑائی میں اللہ مومنوں کیلئے کافی ہے۔ اور اللہ زبردست ہے' عزت والا ہے۔ اور کتاب والوں میں سے جن لوگوں نے ان کی امداد کی' انہیں ان کے قلعوں سے اتارا اور ان کے دلوں میں رعب ڈالا' ان میں سے ایک فریق کو تم قتل کرتے ہو اور ایک فریق کو گرفتار کرتے ہو' اور ہم نے تمہیں انکی زمینوں' مکانوں اور مالوں کا مالک بنایا اور اس زمین کا بھی مالک بنایا جس پر ابھی تم نے قدم نہیں رکھا۔ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے'' (پارہ ۲۱ رکوع ۱۹)

☆ اللہ کریم نے تورات میں ارشاد فرمایا:

''قیدار کے آباد گاؤں اپنی آوازیں بلند کریں' سلع کے بسنے والے گیت گائیں اور پہاڑوں کی چوٹیوں سے للکاریں'' (یسعیاہ باب ۴۲)

☆ وضاحت:-

اس آیت میں سلع کے بسنے والوں کی نغمہ سرائی کا ذکر ہے۔ اور ان کے پہاڑوں کی چوٹیوں سے للکارنے کا بیان ہے۔ یاد رہے کہ انبیاء کرام کی کتابوں میں مدینہ منورہ کا نام سلع ہے' یہ سلع یعنی مدینہ منورہ کے لوگ تھے جنہوں نے حضور پرنور ﷺ کی آمد آمد پر خوشی کے ترانے آلاپے' مسرت کے نعرے بلند کیے کہ سنگستان طیبہ کا ذرہ ذرہ رسالت محمدی سے آشنا ہو گیا۔

☆ اللہ کریم نے تورات میں ارشاد فرمایا:

''خداوند سینا سے آیا' اور شعیر سے ان پر آشکارا ہوا' وہ کوہ فاران سے جلوہ گر ہوا' اور لاکھوں قدسیوں میں سے آیا۔ اس کے داہنے ہاتھ پر ان کیلئے آتشی شریعت تھی' وہ بے قوموں سے محبت رکھتا ہے۔ (کتاب استثنا باب ۳۳)

☆ ''مزدور کے برسوں کے مطابق ایک برس کے اندر اندر قیدار کی ساری حشمت جاتی رہے گی' اور تیر اندازوں کی تعداد کا بقیہ یعنی بنی قیدار تھوڑے سے

ہونگے کیونکہ خداوند اسرائیل کے خدا نے یوں فرمایا ہے'' (کتاب یسعیاہ باب ۲۱)

☆ ''بابرکت نبی اور عظیم امت'' (کتاب پیدائش باب ۱۷)

☆ ''اور اسماعیل کے بارے میں بھی میں نے تیری دعا سنی' دیکھ میں اسے برکت دوں گا اور آبرومند کروں گا' اس سے بارہ سردار پیدا ہوں گے اور میں اسے بڑی قوم بناؤں گا'' (ایضا)

☆ ''(موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا) پروردگار تمہارا معبود ہے اور تمہارے بھائیوں سے میری مانند ایک پیغمبر مبعوث کرے گا' جو کچھ وہ تم سے کہے گا اس کی سننا اور یوں ہوگا جو اس نبی کی نہ سنے گا وہ امت میں نیست و نابود کر دیا جائیگا''

(کتاب اعمال باب ۳)

☆ وضاحت:۔

تورات کی ان آیات میں بھی حضور پرنور ﷺ کی ختم نبوت کا ذکر ہے۔ کوہ فاراں پہ آپ جلوہ نما ہوئے' لاکھوں قدسی آپ کا استقبال کر رہے تھے' میلاد اور معراج کی راتوں میں فرشتوں کی باراتیں نازل ہوئیں' روشن شریعت آپ کے نقش قدم کا نام ہے' نیز آپ ہی اپنوں اور بیگانوں سے یکساں محبت کرتے ہیں' رومیوں' حبشیوں اور فارسیوں نے آپ کے دامن میں پناہ لی اور محبت کے خزانے حاصل کئے' حضرت زید رضی اللہ عنہ کی داستان قابل غور ہے۔ وہ حضور ﷺ کی محبت سے اس قدر سرشار تھے کہ اپنے والدین کیساتھ جانے سے انکار کر دیا۔ حضرت بلال حبشی' سلیمان فارسی اور صہیب رومی رضی اللہ عنہم کو کس نے سینے سے لگایا' پھر بنی قیدار یعنی قریش کی شوکت و حشمت حضور پرنور ﷺ کی وجہ سے قصہ پارینہ بنی' حضور ہی بابرکت نبی ہیں اور حضور کی امت ہی عظیم ہے۔ حضور کی نسبت سے ہی آل اسماعیل بابرکت اور آبرومند ہوئی اور عظیم قوم کی صورت میں منظر عام پر آئی۔ آخری آیت بھی بالکل واضح ہے۔

☆ زبور اور ختم نبوت:۔

اللہ کریم نے زبور میں ارشاد فرمایا:

☆ ''اے داؤد! تمہارے بعد ایک نبی مبعوث ہوں گے جن کا نام احمد اور محمد ہوگا' وہ صادق اور سید ہوں گے' میں ان پر کبھی ناراض نہ ہوں گا' اور وہ بھی مجھ پر کبھی ناراض نہ ہوں گے'' (دلائل نبوت بیہقی ج۱ص۳۸۰)

☆ ''اے داؤد! غور سے سن اور اپنے بعد آنے والے سلیمان کو حکم دے کہ بیشک زمین میری ہے اور میں زمین کا وارث محمد مصطفےٰ ﷺ اور ان کی امت کو بناؤں گا'' (خصائص کبریٰ ج۱ص۳۷)

☆ ''میرے دل میں ایک نفیس مضمون جوش مار رہا ہے' میں وہی مضامین سناؤں گا جو میں نے بادشاہ کے حق میں قلم بند کئے ہیں' میری زبان ماہر کاتب کا قلم ہے' تو بنی آدم میں سب سے حسین ہے۔ تیرے ہونٹوں میں لطافت بھری ہے' اس لئے خدا نے تجھے ہمیشہ مبارک کیا' اے زبردست! تو اپنی تلوار کو جو تیری حشمت وشوکت ہے' اپنی کمر سے حمائل کر اور سچائی اور حلم اور صداقت کی خاطر اپنی شان وشوکت میں اقبال مندی سے سوار ہو اور تیرا داہنا ہاتھ تو تجھے مہیب کام دکھائے گا' تیرے تیر تیز ہیں' وہ بادشاہ کے دشمنوں کے دل میں لگے ہیں' امتیں تیرے سامنے زیر ہوتی ہیں' اے خدا تیرا تخت ابدالآباد ہے' تیری سلطنت کا عصا راستی کا عصا ہے' تو نے صداقت سے محبت رکھی' اور بدکاری سے نفرت' اسی لئے خدا' تیرے خدا نے شادمانی کے تیل سے تجھ کو تیرے ہمسروں سے زیادہ مسح کیا ہے۔ تیرے ہر لباس سے مر اور عود اور تج کی خوشبو آتی ہے ہاتھی دانت کے محلوں میں سے تار دار سازن نے تجھے خوش کیا ہے۔ تیری معزز خواتین میں شاہزادیاں ہیں' بلکہ تیرے داہنے ہاتھ اوفیر کے سونے سے آراستہ کھڑی ہے' تیرے بیٹے تیرے باپ دادا کے جانشین ہوں گے' جن کو تو تمام روئے زمین پر سردار مقرر کرے گا' میں تیرے نام کی یاد کو نسل در نسل قائم رکھوں گا' اسلئے امتیں ابدالآباد تیری شکرگزاری کریں گی'' (زبور میں بیان داؤد' باب ۴۵)

☆ **وضاحت:۔**

زبور کی ان آیات ونشانات میں نہایت واضح اشارے موجود ہیں' حضور ﷺ

ہی احمد ہیں' محمد ہیں' صادق ہیں' سید ہیں' اللہ کی رضا کے مظہر ہیں' ساری زمین کے وارث ہیں اور ان کی امت بھی وارث ہے' قرآن پاک کی آیت ہے'

''اور بیشک ہم نے زبور میں ذکر کے بعد لکھا کہ زمین کے وارث میرے نیک بندے ہیں'' (سورۃ الانبیاء)

پھر حضور ہی بادشاہ کونین ہیں' بنی آدم میں سب سے زیادہ حسین وجمیل ہیں کہ آدم و یوسف کا حسن و جمال بھی ان کی زکوۃ حسن اور صدقہ جمال ہے' حضور کے لب ہائے گلگوں ہی لطافت کے آب زلال سے لبریز ہیں' مبارک ہیں' صاحب تلوار ہیں' حلم وصداقت کے علمبردار ہیں' حضور کی خواتین میں سرداران زمانہ کی بیٹیاں ہیں' حضور کے بدن ولباس سے خوشبو کی صبائیں اٹھتی ہیں' حضور کے شاہزادے حسن وحسین واقعی کائنات کے سردار ہیں' قومیں حضور کی شکر گزار ہیں اور حضور کی نوازشات کے سامنے سرنگوں ہیں۔

☆ انجیل اور ختم نبوت:-

اللہ کریم نے انجیل میں ارشاد فرمایا:

☆ ''دیکھو! میں اپنے رسول کو بھیجوں گا اور وہ میرے آگے راہ راست کرے گا۔ اور خداوند جس کے تم طالب ہو' ناگہاں اپنے ہیکل میں آموجود ہوگا۔ ہاں عہد کا رسول جس کے تم آرزومند ہو' آئے گا۔ رب الافواج فرماتا ہے' پر اسکے آنے کے دن کی کس میں تاب ہے۔ اور جب اس کا ظہور ہوگا تو کون کھڑا رہ سکے گا'' (ملاکی باب ۳)

☆ ''اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو تو میرے حکموں پر عمل کرو گے اور میں باپ سے درخواست کروں گا تو وہ تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے'' (یوحنا باب ۱۴)

☆ ''محبت کو زوال نہیں' نبوتیں ہوں تو موقوف ہو جائیں گی' زبانیں ہوں تو جاتی رہیں گی' علم ہو تو مٹ جائے گا۔ کیونکہ ہمارا علم ناقص ہے۔ اور ہماری نبوت ناتمام' لیکن جب کامل آئیگا تو ناقص جاتا رہیگا'' (اکرنتھیوں باب ۱۳)

☆ ''حقیقی نور جو ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے' دنیا میں آنے کو تھا' وہ دنیا میں تھا اور دنیا اسکے وسیلے سے پیدا ہوئی اور دنیا نے اسے نہ پہچانا'' (یوحنا باب ۱)

☆ '' جب وہ یعنی روح حق آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا۔ اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا۔ لیکن جو کچھ سنے گا' وہی کہے گا اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا'' (یوحنا باب ۱۶)۔

☆ ''اس کے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کروں گا کیونکہ دنیا کا سردار آنا ہے اور مجھ میں اس کا کچھ نہیں'' (برناباس باب ۱۲)

☆ '' مبارک ہو خدا کا پاک نام جس نے تمام قدوسوں اور نبیوں کے سرتاج یعنی خدا کے آخری رسول کو تمام مخلوقات سے پہلے پیدا فرمایا کہ اسے دنیا کی نجات کیلئے بھیجے' جیسا کہ اس نے اپنے بندے داؤد کی زبانی فرمایا'' (برناباس باب ۱۲)

☆ '' جب آدم اٹھ کھڑا ہوا تو اس نے ہوا میں ایک تحریر دیکھی جو سورج کی طرح چمکتی تھی کہ خدا ایک ہے اور محمد خدا کا رسول ہے'' (برناباس باب ۳۹)

☆ ''آدم نے خدا سے منت کی کہ خداوند یہ تحریر میرے ہاتھ کی انگلیوں کی ناخنوں پر درج فرما دے۔ تب خدا نے پہلے انسان کے انگوٹھوں پر تحریر درج کر دی' دائیں انگوٹھے کے ناخن پر لکھا تھا خدا ایک ہے اور بائیں انگوٹھے کے ناخن پر لکھا تھا محمد خدا کا رسول ہے' تو پہلے انسان نے پدرانہ شفقت سے یہ الفاظ چومے اور ان سے اپنی آنکھیں ملیں اور کہا مبارک ہو وہ دن جب تو دنیا میں آئے'' (برناباس باب ۳۹)

☆ ''یسوع نے کہا میں ایک آواز ہوں جو سارے یہودیہ میں پکارتی ہے' کہ خداوند کے رسول کیلئے راہ تیار کرو جیسا کہ کتاب یسعیاہ میں لکھا ہے ...... نہ میں فی الواقع اپنے تئیں وہ کہلاتا ہوں جس کا تم ذکر کرتے ہو۔ کیونکہ میں اس لائق نہیں کہ خدا کے اس رسول کی جرابوں کے بند یا جوتیوں کے تسمے کھول سکوں' جسے تم مسیح کہتے ہو' جو مجھ سے پہلے بنایا گیا اور میرے بعد آئے گا۔ اور سچائی کا کلام لائے گا' اس کے دین کی انتہا نہ ہوگی'' (برناباس باب ۴۲)

☆ ''خدا نے کہا مرحبا آدم! میں تجھے بتاتا ہوں کہ تو پہلا انسان ہے، جسے میں نے پیدا کیا۔ اور وہ جسے تو نے دیکھا ہے، تیرا بیٹا ہے، جو دنیا میں اب سے بہت سال بعد آئے گا، اور میرا رسول ہوگا، جس کیلئے میں نے تمام چیزیں پیدا کی ہیں۔ جو آئے گا تو دنیا کو نور بخشے گا، جس کی روح میرے ہر چیز پیدا کرنے سے ساٹھ ہزار سال پہلے ملکوتی شان میں رکھی گئی تھی'' (برناباس باب ۳۹)

☆ ''جب وہ آئے گا تو خدا اسے گویا اپنے ہاتھ کی مہر عطا کرے گا کہ وہ دنیا کی ان تمام قوموں کیلئے جو اس کا دین قبول کریں گی، نجات اور رحمت لائے گا۔ وہ بے دینوں پر طاقت کے ساتھ آئے گا، اور بت پرستی مٹا دے گا، یہاں تک کہ شیطان کو مبہوت کر دیگا، کیونکہ خدا نے ابراھام سے یہی وعدہ کیا تھا''

(برناباس باب ۴۳)

☆ ''حضرت عیسیٰ نے کہا، جب میں نے اسے دیکھا تو میری روح تسکین سے بھر گئی، یہ کہہ کر اے محمدؐ، خدا تیرے ساتھ ہو، اور وہ مجھے اس لائق بنائے کہ میں تیرے جوتی کا تسمہ کھول سکوں، کیونکہ یہ پا کر میں ایک بڑا نبی اور قدوس ہو جاؤں گا، اور یہ کہہ کر یسوع نے خدا کا شکر ادا کیا'' (برناباس باب ۴۴)

☆ ''خدا تمام برگزیدہ بندوں کو زندہ کرے گا جو پکار اٹھیں گے، اے محمدؐ! ہمارا خیال رکھیو، ان کی پکاروں پر خدا کا رحم جاگ اٹھے گا'' (برناباس باب ۴۴)

☆ ''وہ تمام نبیوں سے زیادہ واضح سچائی کیساتھ آئے گا اور اسے سرزنش کرے گا جو دنیا کو غلط برتتا ہے۔ ہمارے باپ کے شہر کے برج خوشی سے ایک دوسرے کو مبارک کہیں گے، سو جب بت پرستی خاک میں ملتی نظر آئے اور مجھے دوسرے انسانوں کی طرح انسان مانا جائے، تب میں تم سے سچ کہتا ہوں، خدا کا رسول آ گیا ہوگا'' (برناباس باب ۷۲)

☆ ''یسوع نے جواب دیا کہ اس کے بعد خدا کے بھیجے ہوئے سچے نبی نہ آئیں گے، مگر جھوٹے نبیوں کی بڑی تعداد آئے گی'' (برناباس باب ۹۷)

☆ ''میرا رسول چاند ہے جو مجھ سے سب کچھ لیتا ہے، اور ستارے میرے نبی ہیں، جنہوں نے تمہیں میری مرضی کی تبلیغ کی ہے'' (برناباس باب ۱۷۷)

☆ وضاحت:-

انجیل کی ان آیات و نشانات کو پڑھ کر تو یوں دکھائی دیتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہر مجلس وعظ کا جلی عنوان ''میلاد مصطفےٰ'' ہوا کرتا تھا۔ قرآن پاک بھی اس امر کی تائید فرماتا ہے، جب عیسیٰ ابن مریم نے کہا بیشک میں اپنے بعد آنیوالے رسول کی بشارت سناتا ہوں جس کا نام احمد ہے'' گویا حضور تاجدار ختم نبوت' شہریار ملک رسالت ﷺ سے پہلے آنے والے رسولوں کا اہم ترین فریضہ یہ تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی توحید کے ساتھ محمد مصطفےٰ کی توصیف بھی بیان کریں' روز میثاق اسی بات کا وعدہ لیا گیا تھا۔ انجیل کی مذکورہ آیات میں حضور پرنور ﷺ کی تخلیق نور' ختم نبوت' سیادت کل' اقتدار و اختیار' شفاعت کبریٰ اور مقصود ازل ہونے کا واضح بیان موجود ہے۔ غرض ہر پہلو میں سرکار ابد قرار ﷺ کے فضائل و کمالات کی ہزار داستان جگمگا رہی ہے۔

☆ اہل کتاب اور ختم نبوت:-

اس حقیقت سے تاریخ عالم کی مستند کتابیں لبریز ہیں کہ یہود و نصاریٰ نے ہمیشہ ہمارے محبوب دانائے غیوب ﷺ کی بعثت و نبوت کا شدید انتظار کیا' وہ لوگ صدیوں اس جان مراد کی تلاش میں ریگزار عرب کی خاک چھانتے رہے۔ ان کے درد بھرے نغمے بیابانوں میں گونجتے رہے' اور آنے والی نسلوں کو امید کی کرنوں سے مالا مال کرتے رہے۔

عہد خزاں کا غم ہے نہ چاہت بہار کی
کتنی عجیب رت ہے تیرے انتظار کی

آیئے چند ایمان افروز واقعات سے دل و جان کی دنیا آباد کرتے ہیں۔

۱- یہودی کاہن نے مبارک باد دی:-

حضور شافع یوم النشور ﷺ کے جد امجد حضرت سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ' تجارت کی غرض سے ملک شام روانہ ہوئے' راستے میں ایک کاہن سے ملاقات

ہوئی جو زبور کی تلاوت کر رہا تھا۔ اس نے آپ کو دیکھا اور کہا کہ مجھے تمہارے ایک نتھنے میں بادشاہت اور دوسرے نتھنے میں نبوت نظر آ رہی ہے' پھر اس نے مشورہ دیا کہ بنو زہرہ کے قبیلے میں شادی کرو' چنانچہ انہوں نے ہالہ بنت وہب بن عبدالمناف بن زہرہ سے شادی کی' اس سے حمزہ اور صفیہ پیدا ہوئے۔ حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ' نے حضرت سیدہ آمنہ بنت وہب سے شادی کی تو ان سے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی'' (کتاب الوفا ج ۱ ص ۸۴)

۲۔ زہیر بن ابو سلمٰی کی شہادت:۔

حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ' کے والد حضرت زہیر کہتے ہیں کہ میں اہل کتاب کی محفل میں بیٹھا ہوا تھا کہ وہ کہہ رہے تھے کہ آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا زمانہ قریب آ گیا ہے۔ میں نے انہیں اپنا خواب سنایا کہ آسمان سے ایک رسی ظاہر ہوئی' میں نے اسے پکڑنا چاہا مگر نہ پکڑ سکا' انہوں نے تعبیر بتائی کہ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لانے والے ہیں مگر یہ شخص انہیں نہ دیکھ سکے گا' پس میں نے اپنے بیٹوں کو یہ خواب سنایا' تعبیر بتائی اور نصیحت کی کہ اگر وہ اس نبی کو پائیں تو اس پر ضرور اسلام لائیں' باپ کی وصیت پر عمل کرتے ہوئے حضرت کعب نے اسلام قبول کر لیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں مشہور زمانہ قصیدہ ''بانت سعاد'' رقم کیا' حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور انعام انہیں اپنی چادر رحمت بھی عطا فرمائی'' (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۲۱۰)

۳۔ حضرت صفیہ کے والد اور چچا:۔

ابن اسحاق نے اپنی سیرت النبی میں لکھا ہے کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے والد اور چچا یہودیوں کے بہت بڑے عالم تھے' انہوں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی اور گھر جا کر کہنے لگے ''واقعی یہ وہی نبی ہیں جن کی خبریں ہماری کتابوں میں پائی جاتی ہیں''۔

چچا نے والد سے کہا کیا آپ کو یقین ہے؟ اس نے کہا ہاں' چچا نے کہا ''پھر کیا ارادہ ہے؟'' والد نے کہا ''جب تک زندہ رہوں گا' مخالفت ہی کروں گا''

۴- عیص راہب کا بیان:-

مرّ الظہر ان میں ایک عیص نامی راہب رہتا تھا۔ وہ جب کبھی مکہ مکرمہ میں آتا تو کہتا کہ "اے مکہ والو! تم میں ایک بچہ پیدا ہوگا جو عرب و عجم کا مالک ہوگا۔ یہ اس کے ظہور کا زمانہ ہے، جو اس کی اطاعت کرے گا وہ خوش نصیب ہوگا اور جو مخالفت کرے گا وہ بدقسمت ہوگا۔ میں نے اس کی تلاش میں شراب کی زمین چھوڑی اور خوف اور بھوک کی زمین اختیار کی ہے، اس نے حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ "آپ اس کے جد امجد ہیں۔ بیشک وہ سوموار کو پیدا ہو چکا ہے، سوموار کو نبوت کا اعلان کرے گا اور سوموار کو وصال فرمائے گا، آج کی رات اس کا ستارا طلوع ہوا ہے۔" (خصائص کبریٰ ج۱ص۱۲۵)

۵- حضرت عبدالمطلب کا خواب:-

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے حطیم کعبہ میں خواب دیکھا کہ ایک عظیم درخت زمین سے نکلا اور آسمان تک پہنچ گیا۔ اس کی شاخیں مشرق و مغرب میں پھیل گئیں۔ اس سے روشنی ہی روشنی نکل رہی تھی۔ جو سورج سے ستر گنا زیادہ تھی، قریش کے کچھ لوگ اسکی شاخوں سے لپٹ گئے اور کچھ اسے کاٹنے کیلئے بڑھے ایک حسین نوجوان اسے کاٹنے والوں کو روک رہا تھا، انہوں نے یہ خواب ایک کاہنہ سے بیان کیا۔ اس نے تعبیر بیان کی کہ آپکی پشت سے ایک ایسی شخصیت پیدا ہوگی جس کی مشرق و مغرب میں حکومت ہوگی، سب اس کے غلام ہو جائیں گے۔" (زرقانی ج۱ص۹۱)

٦- یہودی ساہوکار کا واویلا:-

جب سرور عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں جلوہ فرما ہوئے تو مکہ مکرمہ کا ایک یہودی ساہوکار گھر گھر جا کر بتا رہا تھا کہ آج اس امت کا نبی پیدا ہوگیا ہے جس کے کندھوں کے درمیان نبوت کی نشانی ہے۔ معلوم ہونے پر وہ اور یہودی حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے کاشانہ سیادت پہ حاضر ہوئے، انہوں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی

زیارت کی، وہ ساہوکار بیہوش ہو کر گر پڑا، ہوش آیا تو کہنے لگا "وَاللّٰهِ ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ اللہ کی قسم نبوت بنی اسرائیل سے رخصت ہوگئی، اے قریش تم خوش ہو، سنو! وہ تم پر غلبہ حاصل کرلے گا، اور اسکی سطوت کی خبر مشرق و مغرب تک پھیل جائے گی" (دلائل النبوۃ ج ۱ ص ۸۹)

۷- ابن صوریا کا اعتراف:-

عبداللہ بن صوریا یہودیوں کا بہت بڑا عالم تھا، حضور خاتم المرسلین ﷺ نے اس سے پوچھا "کیا تم جانتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں" اس نے کہا "بیشک میں اور میری ساری قوم جانتی ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، آپ کی صفات کا ذکر تورات میں ملتا ہے، لیکن یہ قوم حسد کی وجہ سے آپ پر ایمان نہیں لاتی" سرکار مدینہ ﷺ نے فرمایا "تم کیوں نہیں ایمان لاتے"؟ اس نے کہا "میں اپنی قوم کی مخالفت نہیں کرسکتا۔ مجھے امید ہے کہ یہ قوم اسلام قبول کرلے گی اور پھر میں بھی مسلمان ہو جاؤں گا" (تلبیس ابلیس ص ۹۷)

۸- حضرت عبداللہ بن سلام کی گواہی:-

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ آسمانی کتابوں کے بلند پایہ عالم تھے، انہوں نے حضور پرنور ﷺ کی غلامی اختیار کی تو ان کی پھوپھی جان نے کہا کہ "اے بھتیجے! کیا یہ وہی نبی ہیں جن کی ہمیں خبر دی گئی ہے کہ وہ قیامت کے ساتھ مبعوث ہوں گے" انہوں نے فرمایا "ہاں" (انوار محمدیہ ج ۱ ص ۲۴۲)

۹- قتل عبداللہ کی سازش:-

حضرت علامہ محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں۔

"حضور سرور عالم ﷺ کے والد گرامی سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ، حضرت وہب زہری کیساتھ شکار کھیلنے نکلے کہ ستر یہودیوں کی ایک جماعت نے ان کے قتل کا ارادہ کیا۔ پوچھنے پر بتایا کہ عبداللہ کا تو کوئی قصور نہیں، اس کی پشت میں ایک نبی ہے جس کا دین تمام دینوں کو منسوخ کردے گا، جس کی ملت تمام ملتوں کو ختم کر

دے گی، ہم عبداللہ کو قتل کر کے اس نبی کے ظہور کا راستہ روکنا چاہتے ہیں" ابھی وہ باتیں کر رہے تھے کہ ایک آسمانی لشکر نے تمام جماعت کو قتل کر دیا" (بیان المیلاد النبوی ص ۲۷)

۱۰- نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن:-

امام ابوالحسن دیار بکری علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے جد امجد حضرت سیدنا ہاشم رضی اللہ عنہ کو یہودیوں کے علما نے دیکھا تو انہیں ان کی پیشانی میں "نورِ محمدی" کی چمک نظر آئی، وہ زور و شور سے گریہ زن ہوئے، باقی یہودیوں نے رونے کی وجہ دریافت کی تو بولے، اس شخص کی اولاد سے وہ پیدا ہوگا جو تمہارے شہروں کو برباد کر دے گا۔ جس کا ذکر ہماری کتابوں میں موجود ہے" انہوں نے کہا "اسے کیسے ختم کر سکتے ہیں" وہ بولے "اسے ختم کرنے کیلئے تمہارا کوئی حیلہ کارگر ثابت نہ ہوگا، اللہ تعالیٰ اس پر وحی نازل فرمائے گا" (کتاب الانوار ص ۱۳)

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا
(تِلْکَ عَشَرَۃٌ کَامِلَۃٌ)

افسوس جب وہ جانِ مراد آ گیا تو انتظار کرنیوالے ہی دشمنی پر اصرار کرنے لگے۔ وفا کے امیدوار ہی خطا کے پیروکار بن گئے۔

☆ قرآن اور ختم نبوت:-

اللہ کریم نے اپنے محبوب کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا آخری کلام پاک نازل فرمایا، اس کلام پاک کا ہر لفظ ہر قسم کے تغیر و تبدیل سے پاک ہے، کیونکہ اس کی حفاظت اس عزیز و حکیم کے ذمہ کرم پر ہے، اس کلام پاک کا مطالعہ کیا جائے تو جہاں توحید کے معتقدات سے آشنائی نصیب ہوتی ہے وہاں ختم نبوت بھی پوری دل آویزیوں کے ساتھ روشن ہے۔ اس کتاب زندہ کے آخری ہونیکی "زندہ دلیل" حضور کی ختم نبوت ہے اور حضور کی ختم نبوت کی "زندہ دلیل" یہ کتاب زندہ ہے۔ گویا

نوع انساں را پیام آخریں
حامل او رحمة" للعالمین

آیئے چند عرفان آموز آیات مبارکہ سے روح وضمیر کے جہان تازہ کریں۔

☆ اللہ کریم نے قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا:

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ o

اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا' جو میں تم کو کتاب و حکمت دوں' پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے' تو تم ضرور برضرور اس پر ایمان لانا' اور ضرور برضرور اس کی مدد کرنا' فرمایا' تم نے اقرار کیا' اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا' سب نے عرض کیا ہم نے اقرار کیا' فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں'' (سورۃ ۳ آیت ۸۱)

☆ وضاحت:-

اس آیت مبارکہ میں حضور تاجدار ختم نبوت ﷺ کی شان ختم نبوت کو کھول کر بیان کر دیا گیا ہے۔ یہ ''یوم میثاق'' کا واقعہ ہے۔ اللہ پاک نے اپنے محبوب صاحب لولاک ﷺ کیلئے مضبوط عہد لیا کیونکہ تمام انبیاء کرام اور ان پر نازل ہونے والی تعلیمات کی تصدیق سب سے آخری رسول ہی فرما سکتا ہے۔ نیز حضور پرنور ﷺ کے بعد کسی نبی کی ضرورت ہی نہیں' اس لئے حضور پرنور ﷺ مصدق ہیں' کسی نبی کے مبشر نہیں' سب انبیاء کرام نے اللہ پاک کے عہد کو قبول کیا گویا حضور پرنور ﷺ کی شان ختم نبوت کو قبول کیا' اور اس پر اپنی شہادت فراہم کی۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور پرنور ﷺ ازل سے لے کر ابد تک ساری

کائنات ارضی و سماوی کے رسول ہیں اور ان پر ایمان لانا سب پر فرض عین ہے۔
حضرت امام محمود آلوسی علیہ الرحمہ نے کیا خوب لکھا ہے۔
''اسی لئے عارفوں نے فرمایا ہے کہ نبی مطلق، رسول حقیقی اور شارع استقلالی حضور پرنور ﷺ ہیں، باقی تمام انبیاء کرام انکے تابع ہیں'' (روح المعانی)
بلکہ خود سرور عالمیان ﷺ کا ارشاد گرامی ہے، اَنَا سَیِّدُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ، میں پہلوں اور پچھلوں کا سردار ہوں۔ اس حقیقت عظمیٰ کو عملی طور پر ثابت کرنے کیلئے بیت المقدس میں سب رسولان خدا اور پیغمبران باصفا جلوہ فرما ہوئے اور امام کل، ختم رسل، ہادی سبل ﷺ کی امامت و قیادت میں نماز پڑھی، اور گویا بتایا۔

جن سے لرزاں ہوئے اہل لات وہبل — جن سے ترساں رہے کفر کے شور وغل
جن کے قدموں سے نکلے وفا کے سبل — خلق سے اولیاء اولیاء سے رسل
سب رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

عالم کن فکاں گل بداماں ہوا — آفتاب نبوت درخشاں ہوا
صبح پھوٹی، منور، شبستان ہوا — بزم آخر کا شمع فروزاں ہوا
نور اول کا جلوہ ہمارا نبی

چشم نرگس گلستاں میں روتی رہی — ہار اشک وفا کے پروتی رہی
داغ، دامان الفت کے دھوتی رہی — قرنوں بدلی رسولوں کی ہوتی رہی
چاند بدلی کا نکلا ہمارا نبی

حسن توحید کے دلربا، شاہکار — راہ اسلام کے، پیشوا، شہسوار
بزم ہستی کے مشکل کشا، غمگسار — بزم کونین کے انبیاء تاجدار
تاجداروں کا آقا ہمارا نبی

(۲)

☆ اللہ کریم نے قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا:
وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ (سورۃ ۳ آیت ۸۵)

☆ وضاحت:-

اس آیت مبارکہ میں برملا بتایا گیا ہے کہ اسلام ہی دین برحق ہے۔ اسکے علاوہ کوئی دین' بارگاہ خدا میں شرف قبول حاصل نہیں کرسکتا اور یہ بھی ثابت ہے کہ اسلام کے آخری علم بردار حضور پرنور ﷺ ہیں۔ ختم نبوت اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے۔ لہٰذا اس عقیدے کو زخمی کرکے کوئی شخص اسلام کے دائرے میں نہیں رہ سکتا۔ دوسرے لفظوں میں اللہ تعالیٰ کا مقبول نہیں بن سکتا' بلکہ فرمایا اس کے مقدر میں ہمیشہ کا خسارہ لکھ دیا گیا ہے' اس سے اگلی آیات میں بہت سخت وعید سنائی گئی ہے' فرمایا ان لوگوں کی سزا یہ ہے کہ ان پر اللہ اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے' اور وہ اسی لعنت میں ہمیشہ گرفتار رہیں گے' ان سے عذاب ہلکا نہیں کیا جائے گا اور نہ ان کو مہلت دی جائے گی"

اب تسلیم کرنا پڑے گا کہ حضور پرنور ﷺ کے بعد کسی کذاب کو اپنا قبلہ آرزو بنانا اور اسے نبوت و رسالت کی صفت سے متصف ماننا ہرگز ہرگز اسلام نہیں' تو جب یہ اسلام نہیں تو پھر اللہ تعالیٰ کو بھی قبول نہیں۔ اب یہی صورت باقی رہتی ہے۔

وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا
ہے خلیل اللہ کو بھی حاجت رسول اللہ کی

(۳)

☆ اللہ کریم نے قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا:

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ

تم بہترین امت ہو جو لوگوں کیلئے ظاہر کی گئی' تم نیکی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔ (سورۃ ۳ آیت ۱۱۰)

☆ وضاحت:-

اس آیت مبارکہ میں اس امت محمدیہ کا مقام ثابت کیا گیا ہے کہ یہ امت

تمام امتوں کی سردار ہے اور فرمایا وَتَكُونُوا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ تم لوگوں کیلئے گواہ ہو۔ اب یہ سوچنے کی بات ہے کہ اس امت کو سب سے بہتر بنایا گیا، سب سے آخر میں ظاہر کیا گیا اور سب کیلئے گواہ ٹھہرایا گیا تو کس کے صدقے؟ ظاہر ہے حضور پرنور ﷺ کی نسبت کمال کی بدولت ہی اسے یہ مقام حاصل ہوا ہے۔ اسے رسول اکرم، نبی آخر اور شاہد اعظم تو عطا کیا گیا ہے۔ اس کے بعد کسی ''یک چشم گل'' کی کیا ضرورت تھی کہ وہ خواہ مخواہ لوگوں کی دنیا و آخرت خراب کرتا پھرے، اس امت کا وصف امتیاز بیان ہوا کہ یہ امت اللہ پر ایمان کامل رکھتی ہے۔ اللہ پر ایمان رکھنے کا کیا معنی ہے؟ کہ جو کام اس نے نہیں کیا وہ اس کے ذمے لگایا جائے؟ جب اللہ نے کسی کو اپنے نبی آخر کے بعد نبوت عطا نہیں کی تو پھر اس کے بعد کسی کو نبی ماننا اللہ پر ایمان نہیں ہوسکتا۔ ایسوں کے بارے میں اس نے فرمایا وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ اور اس سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے، یہ امت اللہ پر جھوٹ نہیں باندھتی بلکہ اس پر ایمان رکھتی ہے گویا اس کی وحدانیت کے ساتھ اس کے نبی آخر ﷺ کی ختم نبوت کو تسلیم کرتی ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جو نبی آخر ﷺ کی ختم نبوت کو تسلیم نہیں کرتا وہ اس سب سے بہتر، اور سب کی گواہ امت سے قطعی طور پر خارج ہے۔

بمصطفٰے برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر باونر سیدی تمام بولہبی است

(۴)

☆ اللہ کریم نے قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا

آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل فرما دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی، اور تمہارے لئے اسلام کو بطور دین پسند کرلیا'' (سورۃ ۵ آیت ۳)

☆ وضاحت:۔

اس آیت مبارکہ میں لفظ الیوم سے مراد ۹ ذی الحجہ کا مخصوص دن ہے جس دن حضور پرنور ﷺ نے حجۃ الوداع کا شہرہ آفاق خطبہ ارشاد فرمایا۔ حضرت پیر محمد کرم شاہ ازہری قدس سرہ القوی فرماتے ہیں۔

''یہ آیت حضور نبی اکرم ﷺ کے خاتم الانبیاء ہونے کی واضح دلیل ہے' کیونکہ جب دین مکمل ہو چکا' اس کے احکام میں رد و بدل کی گنجائش نہ رہی تو پھر کسی دوسرے نبی کے آنے کی بھی ضرورت نہ رہی'' (ضیاء القرآن جلد ا ص ۴۴۰)

امت مرحومہ کے تمام مفسرین کرام کا اتفاق ہے کہ یہ آیت دین فطرت کی تکمیل کا اعلان کر رہی ہے۔ جب دین مکمل ہو گیا' تو دین کو زمانے میں قائم کرنے والی نبوت و رسالت نامکمل رہی؟ ایسی عالمگیر نبوت و رسالت کی موجودگی میں کسی اور کو ''نبی'' بنا لینا اسلام سے بغاوت کی دلیل ہے۔ حضور پرنور ﷺ کی ذات گرامی اللہ تعالیٰ کی نعمت عظمیٰ ہے۔ اس نعمت عظمیٰ کے بعد کسی ''زحمت دنیا'' کو رسول ماننا ایمان کی ہلاکت کی نشانی ہے۔

جو دل و جاں سے آپ کا نہ ہوا — وہ ہدایت سے آشنا نہ ہوا
جو تیرا ہو کے بھی ترا نہ ہوا — آہ وہ بدنصیب کیسا ہے
کوئی بھی اس کا رہنما نہ ہوا — آپ جس کے بھی رہنما نہ ہوئے

اس کو ایماں کا کیا مزا آئے
جو میرے شاہ کا گدا نہ ہوا

(۵)

☆ اللہ کریم نے قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا:

وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ

اور ہم نے تمہیں تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا۔ (سورۃ ۲۱ آیت ۱۰۷)

☆ وضاحت:۔

اس آیت مبارکہ میں حضور پرنور شافع یوم نشور ﷺ کی ہمہ گیر رحمت و

نبوت کا ذکر کیا گیا ہے جس طرح ہر جگہ اللہ کی الوہیت و ربوبیت موجود ہے ویسے محبوب کی رسالت و ہدایت موجود ہے۔ سرکار ابد قرار جان نوبہار تمام جہانوں کیلئے مرکز نگاہ بن کر آئے' ہر حسرت بے تاب کا درماں' ہر درد حیات کا مداوا' ہر کاروان زیست کی منزل' ہر موج بے قرار کا ساحل' میرے رسول کی بارگاہ ہے' جب حضور پرنور ﷺ سب کیلئے رحمت تمام بن کر آئے تو پھر ماننا پڑے گا۔

☆ رحمت زندہ ہوتی ہے' پائندہ ہوتی ہے' تابندہ ہوتی ہے۔
☆ رحمت مختار ہوتی ہے' شہکار ہوتی ہے' وفادار ہوتی ہے۔
☆ رحمت مشکل کشا ہوتی ہے' دلربا ہوتی ہے' ہر جگہ ہوتی ہے۔
☆ رحمت سنتی بھی ہے' دیکھتی بھی ہے' کام بھی آتی ہے بقول سعدی

همه انبیا در پناه تواند
مقیم دربار گاه تواند
تو ماه منیری همه اخترند
تو سلطان ملکی همه چاکرند

امام اسماعیل حقی قدس سرہ' القوی نے لکھا ہے کہ تمام نبی مخلوق خدا کیلئے مقدمہ عذاب بن کر آئے لیکن حضور مقدمہ رحمت بن کر آئے' اور اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ حضور ہی کو خاتمہ رحمت بنا کر بھیجا جائے جیسا کہ اس نے فرمایا سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ عَلٰی غَضَبِیْ میری رحمت' میرے غضب پر سبقت لے گئی' گویا عالم وجود کی ابتدا اور انتہا رحمت ہی رحمت ہے۔

نسخه کونین را دیباجه اوست
جمله عالم بندگان و خواجه اوست

امام محمود آلوسی قدس سرہ' القوی فرماتے ہیں۔

"حضور پرنور ﷺ اس اعتبار سے رحمت بن کر آئے کہ عالم امکان کی ہر چیز کو جو بھی فیضان نصیب ہوتا ہے' انہی کے وسیلہ جلیلہ سے نصیب ہوتا ہے' اسی لئے حضور پرنور ﷺ کا نور مخلوق سے پہلے پیدا کیا گیا"

جب حضور پرنور ﷺ کی رحمت و نبوت عام ہے تو ان کے ہوتے ہوئے

کسی ''نبوت'' کی کوئی ضرورت نہیں' آفتاب درخشاں کی تنک تابیوں میں چراغ نہیں ٹھہرتے' چاند ستارے نہیں چمکتے تو کسی ''پیکر تاریک'' کی کیا اوقات ہے جو اسے کچھ تسلیم کیا جائے۔ یہ آیت مبارکہ ختم نبوت کی بہترین ترجمان ہے۔

(٦)

☆ اللہ کریم نے قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا:

هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَه' بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَه' عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ وَلَوْ کَرِهَ الْمُشْرِکُوْنَ

وہ وہی ہے جس نے اپنا رسول بھیجا ہدایت اور دین حق کے ساتھ تا کہ اسے تمام دینوں پر غالب کردے' اگرچہ مشرکوں کو برا لگے' (سورۃ ۹ آیت ۳۳)

☆ وضاحت:۔

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنا تعارف اپنے محبوب کے حوالے سے کروایا ہے' اور بتایا ہے کہ اب سب دین ختم ہو چکے' سب فکر مٹ چکے' قیامت تک ہدایت' دامان مصطفیٰ سے وابستہ ہو چکی ہے' اب محبوب پاک کا ہی سکہ چلے گا' نہ کسی اور دین کی ضرورت ہے' نہ کسی اور نبوت کی حاجت ہے' اب اسی خورشید رسالت کی روشنی زمانے کی گھٹا ٹوپ تاریکیوں کو اجالتی رہے گی۔

دامان دل میں عشق کا سودا بندھے ہوئے
ہم تیری آرزو میں سراپا بندھے ہوئے
تیرے سخن سے ہوگئے سیراب دشت دشت
تیرے بیاں سے جیسے ہوں دریا بندے ہوئے

(٧)

☆ اللہ کریم نے قرآن حکیم میں ارشا فرمایا:

وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَایَعْلَمُوْنَ O

اور ہم نے تمہیں تمام انسانوں کیلئے بشارت سنانے اور ڈر سنانے والا بنا کر

بھیجا لیکن اس ''شان یکتائی'' کو اکثر لوگ نہیں جانتے۔ (سورۃ ۳۴ آیت ۲۸)

☆ وضاحت:-

اس آیت مبارکہ میں بھی حضور پرنور ﷺ کی عالمگیر رسالت کا ذکر ہے' آپ قیامت تک کے انسانوں کیلئے بشیر و نذیر بن کر رونما ہوئے۔ کہیں فرمایا ''لِیَکُوْنَ لِلْعَالَمِیْنَ نَذِیْرًا تاکہ وہ تمام جہانوں کیلئے نذیر ہو جائے' اور کہیں فرمایا اے لوگو! میں تم تمام کی طرف اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں' یہ سب آیات قدسیہ فرما رہی ہیں کہ حضور پرنور ﷺ کا فیضان نبوت ہمیشہ ہمیشہ جاری رہے گا' وقت کے گرداب اس فصل محبت کو اجاڑ نہیں سکتے' زمانے کی امواج اس نقش دوام کو گہنا نہیں سکتیں' اب کوئی اس منصب جلیل پر فائز نہیں ہوسکتا۔ آپ کو حکمران ماننا پڑے گا' آپ کو مطاع تسلیم کرنا پڑے گا' ورنہ ساحل نجات ہاتھ آنا ناممکن ہے۔ اللہ کریم نے فرمایا:

''جس نے ہدایت کے واضح ہو جانے کے بعد اور رسول کی مخالفت کی اور مومنوں کے علاوہ کوئی اور راستہ اختیار کیا' تو ہم اسے ادھر لے جائیں گے جدھر وہ جاہتا ہے' اور ہم اسے جہنم میں پھینک دیں گے' اور وہ نہایت برا ٹھکانہ ہے''

بتایئے' حضور پرنور ﷺ کی نبوت و رسالت کے ہوتے ہوئے کسی اور کو ''ظلی و بروزی'' نبی ماننا حضور ﷺ کی مخالفت ہے یا نہیں؟ کیا یہ امت مسلمہ کے علاوہ کوئی اور راستہ ہے یا نہیں؟ اب خود ہی سوچئے حضور سے بے وفائی اور امت مسلمہ سے بے اعتنائی کا راستہ کدھر لے جاتا ہے' قرآن پاک تو ہر راز کھول رہا ہے۔ جیسے اللہ رب الناس ہے' کسی اور رب کی ضرورت نہیں' حضور رسول الناس ہیں' اب کسی اور رسول کی ضرورت نہیں' حضور سب کیلئے کافی ہیں۔ سب کیلئے شافی ہیں۔

☆ اللہ کریم نے قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا:

وَمَا اَرْسَلْنٰکَ مِنْ قَبْلِکَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیْ اِلَیْہِ اَنَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا فَاعْبُدُوْنَ ۝

اور ہم نے تم سے پہلے بھی جتنے رسول بھیجے سب پر یہی وحی فرمائی کہ کوئی معبود نہیں میرے سوا' پس میری عبادت کرو' (سورۃ ۲۱ آیت ۲۵)

☆ وضاحت:۔

اس آیت مبارکہ میں اللہ کریم کی معبودیت کا ذکر ہے اور ساتھ ہی مصطفٰے کریم کی ختم نبوت کا بیان ہے' اگر حضور پرنور ﷺ کے بعد بھی کوئی نبی مقصود ہوتا تو ہرگز مِنْ قَبلِکَ کی قید نہ لگائی جاتی' اللہ پاک یہ بتا رہا ہے کہ آپ سے پہلے تمام نبیوں پر اور آپ کی ذات گرامی پر یہی وحی اترتی رہی' مِنْ بَعْدِکَ کا تو تصور ہی نہیں کیا جاسکتا۔ لہٰذا اب توحید کے جملہ تقاضوں پر آپ نے ہی عمل کروانا ہے' نبوت کے سلسلہ الذہب کی آخری کڑی آپ ہی کا وجود مسعود ہے' لہٰذا اب آپ کی اطاعت' اللہ کی اطاعت ہے' آپ کی محبت اللہ کی محبت ہے' آپ کی عداوت اللہ کی عداوت ہے' آپ کی رضا اللہ کی رضا ہے' آپ کی عطا اللہ کی عطا ہے' خدائی اللہ کی ہے' مصطفائی آپ کی ہے۔ گویا

بے نور بندگی کا سلیقہ ترے بغیر
بے کیف زندگی کی تمنا ترے بغیر

(۹)

☆ اللہ کریم نے قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا:

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَابِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا٥

تو وہ سماں کیسا ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں اور اے محبوب تمہیں ان سب پر گواہ بنا کر لائیں' اس دن تمنا کریں گے وہ جنہوں نے کفر کیا اور رسول کی نافرمانی کی' کاش انہیں مٹی میں دبا کر زمین برابر کر دی جائے اور کوئی بات اللہ سے نہ چھپا سکیں گے' (سورۃ ۴ آیت ۴۱' ۴۲)

☆ وضاحت:۔

اس آیت مبارکہ میں حضور پرنور ﷺ کی شان کمال روز روشن سے بھی

زیادہ روشن ہے، اگر حضور نبی آخر نہیں تو آپ کی گواہی آخر میں کیوں لی جا رہی ہے۔ سب شہادتوں کے بعد شہید اعظم کی باری ہے اور یہ وہ شہادت ہے جس کو کوئی دنیا میں جھوٹا نہ کرسکا، آخرت میں کیسے کر سکے گا، حضور کی گواہی چشم دید ہے، گویا آپ تمام انبیاء کے احوال اور امتوں کے حالات کو اپنے آئینہ نبوت میں مشاہدہ فرما چکے ہیں۔ اس لئے فرمایا ہے، عَلِمْتُ عِلْمَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ میں نے اگلوں اور پچھلوں کا تمام علم سیکھ لیا، قرآن پاک میں ارشاد باری ہے وَیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَهِیْدًا اور یہ رسول تم تمام پر گواہ ہے، تو جو تمام خلق خدا پر گواہ ہے اسی کی گواہی حتمی اور آخری قرار پائے گی، اسی کی گواہی پر جزا و سزا کے فیصلے ہوں گے، اس سب سے بڑے گواہ کے ہوتے ہوئے اب کسی اور ''ناقص گواہ'' کی کیا ضرورت ہے، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عدالت کو لوگوں نے کیا سمجھ رکھا ہے۔ وہاں اسی کی شنوائی ہوگی جسے اذن کلام ہوگا، اور یہ اذن کلام اسی محبوب کو ہوگا جو خطیب محشر ہے، جو والی کوثر ہے، جو صاحب مقام محمود ہے، جو ہر دیدہ و دل کا مقصود ہے۔

فقط اتنا سبب ہے انعقاد بزم محشر کا
تمہاری شان محبوبی دکھائی جانے والی ہے

(۱۰)

☆ اللہ کریم نے قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا:

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ وَکَانَ اللّٰهُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا (سورۃ ۳۳ آیت ۴۰)

☆ وضاحت:-

اس آیت کریمہ میں واشگاف الفاظ میں حضور پرنور ﷺ کا نام لے کر بتا دیا گیا ہے کہ اللہ کے آخری رسول اور پیغمبر ہیں، ان پر نبوت و رسالت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے اور اس پر خود خالق کائنات اپنے علم کی گواہی صادر فرما رہا ہے، یعنی وہ جانتا ہے کہ کون ختم نبوت کا غلام ہے اور کون دشمن ہے۔ تمام علماء لغات کے

نزدیک خاتم کا معنیٰ آخر ہے۔ ''لسان العرب'' میں موجود ہے'' خاتم النبیین ای آخر ھم ومن اسمائہ العاقب ایضاً ومعناہ آخر الانبیاء یعنی خاتم النبیین کا معنی انکے آخر میں آنے والا اور ان کے ناموں میں ایک نام ہے عاقب' جس کا معنیٰ بھی انبیاء کا آخری ہے۔ حضرت امام المفسرین سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ' کا ارشاد ہے کہ خاتم النبین' کا معنیٰ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا' اب کوئی نبی نہیں آئے گا' قادیانی حضرات یہاں لفظ خاتم کا حقیقی معنیٰ مراد نہیں لیتے بلکہ مجازی معنیٰ سے دوراز کار تاویلات کر کے اپنا ذلیل مقصد پورا کرتے ہیں' حالانکہ'' خاتم النبین'' میں جمع سالم پر الف لام ہے' ایسا ہو تو جملہ نحویین کے مطابق حقیقی معنیٰ مراد ہوگا' مجازی معنیٰ کی گنجائش نہیں' خاتم کا معنیٰ آخر ہی آیت کا مفاد ہے۔ مرزا قادیانی نے بھی خاتم کا معنیٰ آخر لیا ہے' لکھتا ہے' دشمن قرآن نہ ہو' اور خاتم النبین کے بعد وحی نبوت کا سلسلہ جاری نہ کرو'' (آسمانی فیصلہ ص ۲۵) پھر قرآن پاک کے مفاہیم کو متعین کرنا زبان نبوت کا کام ہے' زبان نبوت نے فرمایا لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ' میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

مل گئیں جس کے در سے سبھی منزلیں سج گئیں جس کے دم سے سبھی محفلیں
دنیا والے چلیں اور سبھی دیکھ لیں بجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں
شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی

ہر طرف وحشتوں کے اندھیرے ہوئے ہر گھڑی کفر وطغیاں کے طوفاں گھرے
کتنے جلتے رہے' کتنے بجھتے رہے کیا خبر کتنے تارے کھلے' چھپ گئے
پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی

حضرات انبیاء کے فیصلے

باب نمبر۲

حضرات انبیاء کے فیصلے

☆☆☆

منزل کہوں کہ رہبر اعظم کہوں تجھے
فخر خلیل و عظمت آدم کہوں تجھے
تیرے تصرفات میں ارض و سما گھرے
دل چاہتا ہے سرور عالم کہوں تجھے
میرے وجود ناز پر تیری عطا کا راج
میرے سخی! میں غیرت حاتم کہوں تجھے
نور ازل کی مظہر کامل ہے تیری ذات
صدف رسل کا گوہر خاتم کہوں تجھے

۱۔ حضرت آدم اور ختم نبوت:۔

☆ ابو البشر حضرت سیدنا آدم علیہ السلام ساری انسانیت کی اصل ہیں، حضرت علامہ ابن جوزی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے انہیں پیدا فرمایا تو نور مصطفےٰ کو ان کی پشت مبارک میں ودیعت کیا' انہوں نے اپنی پشت مبارک سے پرندے کی چہچہاہٹ کی آواز سنی اور پوچھا مولا! یہ آواز کیسی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا **هٰذَا تَسْبِيْحُ خَاتَمِ الْاَنْبِيَاءِ الَّذِیْ اُخْرِجُه' مِنْ ظَهْرِكَ** یہ نبی خاتم کی تسبیح کی آواز ہے جو تمہاری پشت مبارک سے ظاہر ہوگا' اور میں اسے پاک پشتوں اور پاک رحموں میں داخل کروں گا' (بیان المیلاد النبوی ص ۲۰)

☆ حضرت امام جلال الدین سیوطی قدس سرہ' فرماتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارک مروی ہے۔ فرمایا' حضرت آدم علیہ السلام کے شانوں کے درمیان محمد رسول اللہ خاتم النبیین'' رقم تھا' (خصائص کبریٰ

ج ا ص ۱۹)

☆ خود سیدنا آدم علیہ السلام سے حضور تاجدار ختم نبوت کی شان رفعت ظاہر ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا

''اے اللہ! محمد مصطفیٰ کے وسیلے سے مجھے معاف فرمادے' اللہ تعالیٰ نے فرمایا' اے آدم تو نے محمد مصطفیٰ کو کیسے پہچانا' انہوں نے کہا جب تو نے مجھے پیدا کیا تھا اور مجھ میں اپنی روح پھونکی تھی تو میں نے اپنا سر اوپر اٹھایا اور دیکھا کہ عرش کے ستونوں پر'' لا الہٰ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے' پس میں نے جان لیا کہ جس کا نام تیرے نام کے ساتھ لکھا گیا ہے وہ تجھے بہت ہی محبوب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا'' میں نے تجھے معاف کر دیا' اگر محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات نہ پیدا ہوتی تو میں تجھے بھی پیدا نہ کرتا' (طبرانی ج ۲ ص ۸۲) یہ واقعہ مولانا اشرف علی تھانوی نے بھی لکھا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے محمد مصطفیٰ کا نام مبارک عرش پر لکھا دیکھا اور اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام سے فرمایا اگر محمد نہ ہوتے میں تم کو بھی پیدا نہ کرتا'' (نشر الطیب ص ۱۰)

☆ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے یہ بھی فرمایا:

اگر تم ذات مصطفیٰ کے وسیلے سے تمام زمین و آسمان والوں کی شفاعت کرتے تو ہم تب بھی تمہاری شفاعت قبول فرمالیتے'' (زرقانی ج ا ص ۶۲)

☆ امام ابوالحسن احمد البکری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کے رخ اقدس پر جو نور مبارک فلک پر سورج کی طرح اور زمین پر چاند کی طرح جلوہ ریز تھا' وہ ہمارے محبوب اکرم ﷺ کا نور مبارک تھا' اسی نور سے آسمان اور اس کے پائے' عرش او رکرسی چمکتے تھے'' (الانوار ص ۶)

☆ ''فرشتے حضرت سیدہ حوا علیہا السلام کے پاس آتے اور انہیں حضرت شیث علیہ السلام کی ولادت باسعادت کی مبارک پیش کرتے' حضرت حوا نے دیکھا کہ ان کی آنکھوں کے درمیان محمد رسول اللہ ﷺ کا نور مبارک ہے'' (الانوار ص ۹)

☆ حضرت شیث علیہ السلام کی پیشانی پرنور مصطفےٰ کی چمک کا یہ عالم تھا کہ جب آپ بالغ ہوئے تو اس وقت بھی وہ چمک آسمان کیطرف جاتی تھی" (ایضاً)

☆ "حضرت شیث علیہ السلام سے پہلے حضرت حوا کے ہاں دو دو بچے تولد ہوئے مگر آپ تنہا پیدا ہوئے' یہ حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی کرامت و منزلت کی بدولت تھا" (کتاب الوفا ج اص ۳۵)

ان محبت افروز روایات سے ثابت ہوا کہ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کا کاشانہ نبوت حضور تاجدار ختم نبوت ﷺ کی نورانیت سے منور تھا۔ انہوں نے اپنی تمام عمر مستعار اسی نور مبارک کے سہارے بسر فرمائی۔ آپ کے جانشین حضرت سیدنا شیث علیہ السلام بھی اسی نور کمال سے باکمال ہوئے۔ اور ان سے عہد وفا لیا گیا کہ تم اس نور کمال کو کسی پاکیزہ ترین خاتون کی طرف منتقل کرنا ہے' پھر آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی کہ تو ہی اس نور پر حافظ و شاہد ہے" پھر جب یہ نور حضرت بیضا' زوجۂ شیث کے بطن مقدس میں متمکن ہوا تو آسمانی مبارکوں اور بشارتوں نے ہر قدم پر ان کا استقبال کیا' (بیان المیلاد النبوی ص ۲۲)

لا ورب العرش جس کو جو ملا ان سے ملا
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی

۲۔ حضرت خلیل اور ختم نبوت:۔

☆ حضرت سیدنا ابراھیم خلیل اللہ علیہ السلام کی ذات بابرکات تاریخ نبوت کا روشن باب ہے۔ آپ نے نمرود سے مقابلہ کیا اور اللہ رب العزت کی کبریائی کے پرچم لہرائے' اپنے رب کریم کے نام پر اپنی جان' مال اولاد اور وطن سب کچھ قربان کرنے کیلئے ہمیشہ کمر بستہ رہے' ان کے اس جذبہ ایثار پر لاہوتی سلاموں کے ساون برستے رہے۔ ان کے نقوش پا کو نبیوں اور ولیوں نے حرز جاں بنائے رکھا۔ اللہ' اللہ' اتنی شوکتوں اور عظمتوں والا پیغمبر بھی جب مکہ مکرمہ کی بے آب و گیاہ وادی میں اللہ کا گھر تعمیر کرتا ہے۔ جب اپنی آرزوؤں کا آشیانہ تشکیل دیتا ہے تو اسے آباد کرنے کیلئے جناب ختم نبوت کے ظہور نور کی دعا مانگتا ہے' ارشاد

خداوندی ہے۔

''جب اٹھاتا تھا ابراھیم اس گھر کی بنیادیں اور اسماعیل' (یہ عرض کرتے ہوئے) اے ہمارے رب' ہم سے قبول فرما بیشک تو سننے والا اور جاننے والا ہے' اے ہمارے رب' ہمیں مسلمان رکھ اور ہماری اولاد میں ایک امت تیری تابع فرمان رہے۔ اور ہمیں ہمارے مناسک بتا دے' اور ہم پر (اپنی رحمت کیساتھ) رجوع فرما' بیشک تو ہی توبہ قبول کرنیوالا' مہربان ہے' اے ہمارے رب' بھیج ان (تابع فرمان امت) میں ایک رسول انہی میں سے' ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دے اور انہیں خوب ستھرا کرے' بیشک تو ہی غالب ہے' حکمت والا ہے' (سورۃ ۲ آیت ۱۲۷' تا۱۲۹)

گویا حضرت خلیل اور ان کے فرزند جلیل علیہما السلام بھی اپنی تمام تر بزرگی کے باوجود ختم نبوت کی ضرورت و اہمیت کو محسوس کرتے رہے' خود تاجدار انبیاء مختار دوسرا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اَنَا دَعْوَةُ اَبِیْ اِبْرَاهِیْم'' میں اپنے باپ ابراہیم کی دعا ہوں'' (دلائل النبوت ج ا ص ٦٩)

وَدَعْوَتَ اِبْرَاهِیْمَ عِنْدَ بَنَائِهٖ
بِمَکَّةَ بَیْتًا فِیْهِ نَیْلُ الرَّغَائِبِ

☆ امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے روایت رقم فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صحائف ابراھیم میں ارشاد فرمایا:

''بیشک تمہاری اولاد میں قبیلے ہی قبیلے ہوں گے یہاں تک کہ نبی امی' نبیوں میں آخری نبی کا ظہور ہوگا'' (خصائص کبریٰ ج ا ص ۲۴)

☆ امام یوسف نبھانی قدس سرہ نے روایت رقم فرمائی ہے۔

''جب حضرت سیدنا خلیل اللہ علیہ السلام اپنی زوجہ حضرت سیدہ ہاجرہ رضی اللہ عنہا کو لے کر سرزمین مکہ میں تشریف لائے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا' اے ابراہیم یہاں ٹھہر جایئے' آپ نے فرمایا' یہاں نہ تو کھیت ہیں اور نہ ہی دودھ' انہوں نے عرض کیا' یہاں آپکی اولاد سے ایک عظیم نبی مبعوث ہوں گے جن کی وجہ سے کلمہ علیا مکمل کیا جائے گا' (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۱۶)

۳۔ حضرت کلیم اور ختم نبوت:۔

☆ حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے نہایت برگزیدہ رسول ہیں۔ قرآن حکیم کا ایک اہم ترین موضوع آپ کی داستان حیات ہے، آپ نے اپنی قوم میں حضور ختمی مرتبت ﷺ کا اس انداز سے ذکر فرمایا کہ بنی اسرائیل کے پیرو جوان ان کی محبت سے سرشار ہو گئے' ان کے نام گرامی کو چوم کر آنکھوں سے لگاتے اور ان کے وسیلے سے اپنی دعاؤں میں اثر دیکھتے رہے۔ حضرت امام ابونعیم علیہ الرحمہ روایت نقل فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا کلیم اللہ علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی۔

''جو آدمی میرے پاس احمد مجتبیٰ ﷺ کا منکر ہو کر آئے گا میں اسے دوزخ میں ڈال دوں گا' آپ نے عرض کی' مولا' یہ احمد مجتبیٰ کون ہیں' اللہ تعالیٰ نے فرمایا' یہ وہ ذات اقدس ہے کہ اس سے زیادہ بزرگی والا میں نے کسی کو پیدا نہیں کیا' اس کا نام گرامی' زمین و آسمان کی تخلیق سے بھی پہلے میں نے اپنے نام پاک کے ساتھ لکھ دیا تھا' اور اپنی تمام مخلوق پر اس وقت تک جنت کا داخلہ حرام کر دیا ہے جب تک وہ اور اس کی امت جنت میں داخل نہ ہو جائے' آپ نے عرض کیا' مولا' اسکی امت کیسی ہے؟ فرمایا ''اسکی امت چلتے پھرتے میری حمد و ثنا کرنے والی ہے'' (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۷۹)

☆ حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ' سے بھی ایک روایت مروی ہے' وہ فرماتے ہیں۔

''میں نے تورات میں ملاحظہ کیا ہے کہ بیشک حضرت کلیم کو حضور محمد مصطفےٰ ﷺ کے ظہور کی خبر تھی' آپ نے اپنی قوم کو آگاہ فرما دیا تھا کہ بیشک وہ معروف ستارہ تمہارے ہی قریب ہے۔ اس کا اسم گرامی فلاں ہے۔ جب وہ حرکت کرے اور اپنی جگہ سے چلے تو وہ حضور ختم رسالت ﷺ کی جلوہ نمائی کا وقت ہوگا' اس واقعہ سے بنی اسرائیل کے اہل علم بخوبی آشنا تھے'' (ایضاً)

آمنہ کے گھر میں وہ پیدا ہوا در یتیم
جس کا صدیوں سے تھا چشم آسماں کو انتظار

وہ نہ ہوتے تو کہاں ہوتے خلیل و نوح بھی
وہ نہ آتے تو کہاں آتے کلیم ذی وقار

۴- حضرت یعقوب اور ختم نبوت:-

☆ حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام صبر و رضا کے انتہائی مقام پر فائز ہیں' انکے علم و حکمت کا قرآن پاک بھی اعلان فرماتا ہے۔ امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے روایت نقل فرمائی ہے۔

"اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی کہ میں تیری اولاد میں انبیاء کرام اور سلاطین عظام بھیجتا رہوں گا' پھر وہ زمانہ آئے گا جب حرم محترم کا نبی محترم مبعوث ہوگا جس کی امت بیت المقدس کی تعمیر بلند کرے گی' وہ سب انبیاء کرام کا خاتم ہے اور اسکا نام مبارک احمد ہے" (خصائص کبریٰ ج ۱ ص ۲۵)

کس کی حسرت موجزن ہے دیدہ یعقوب میں
کس کی الفت نغمہ زن ہے گوشہ ایوب میں
وہ رسول اعظم و آخر کی ذات پاک ہے
سرور دیں' محور ہستی' شہ لولاک ہے

۵- حضرت زکریا اور ختم نبوت:-

☆ حضرت سیدنا زکریا علیہ السلام' زہد و استغنا کے مرتبہ عروج پر قائم ہیں۔ آپ نے ایک مرتبہ خواب دیکھا کہ سونے کا ایک مینار ہے' جو ہاتھ کی ہتھیلی کے اوپر ہے ہتھیلی کے اوپر سات چراغ ہیں اور ہر چراغ کے سات منہ ہیں' ہتھیلی کے دائیں بائیں دو درخت ہیں۔ آپ نے یہ خواب ایک فرشتے کو سنایا تو اس نے بتایا' یہ اللہ تعالیٰ کا زربال یعنی محمد مصطفیٰ کے بارے میں فرمان عالیشان ہے' یعنی جب بھی وہ میری بارگاہ میں دعا کرتے ہیں' میں اسے شرف قبول عطا کرتا ہوں' اور روئے زمین پر تمام جھوٹے نبیوں اور پلید روحوں کو ختم کر دوں گا"

(حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۰۳)

۶- حضرت سلیمان اور ختم نبوت:-

☆ حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ہفت اقلیم کی عظیم مملکت سے سرفراز فرمایا' ان کیلئے ہوائیں اور فضائیں تسخیر کیں' جن و انس کو خادم بارگاہ بنایا اور درندوں چرندوں' پرندوں تک کے دلوں پر ان کی ہیبت و جلال کے نقش ثبت کئے' لیکن ختم نبوت کی عظمت کو سلام کیجئے' ایسے شان والے پیغمبر اور مرتبے والے حکمران کی مہر حکومت پر بھی لا الہ اللہ محمد رسول اللہ رقم تھا' (خصائص کبری ج ا ص۲۰) یعنی جہاں اللہ کی کبریائی ہے وہاں مصطفےٰ کی مصطفائی ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی کتاب ''غزل الغزلات'' میں تاجدار ختم نبوت کی مدحت سرائی کا انداز دیکھئے۔

''میرا محبوب سرخ و سفید ہے' وہ دس ہزار میں ممتاز ہے۔ اس کا سر خالص سونا ہے' اس کی زلفیں پیچ در پیچ اور کوے (کی رنگ کی) سی کالی ہیں' اس کی آنکھیں کبوتروں کی مانند ہیں' جو دودھ میں نہا کر لب دریا تمکنت سے بیٹھے ہیں۔ اس کے رخسار پھولوں کے چمن اور بلسان کی ابھری ہوئی کیاریاں ہیں' اس کے ہونٹ سوسن ہیں جن سے رقیق مر ٹپکتا ہے۔ اسکے ہاتھ زبرجد سے مرصع سونے کے حلقے ہیں۔ اس کا منہ از بس شیریں ہے'' (غزل الغزلات ص۵)

ذرے ہیں تیری راہ وفا کے مہ و نجوم
سورج ہے تیرا نقش کف پا کہیں جسے
تیری نظر ہے سرمۂ مازاغ کی امیں
تیرا دہن ہے غنچہ اوحی کہیں جسے
بادل ٹھٹک گئے تیری زلفوں کو دیکھ کر
چہرہ ترا ہے نور کا ہالہ کہیں جسے

☆ ایک دفعہ حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے لشکر کے ساتھ اصطخر سے یمن جا رہے تھے۔ یہ لشکر ہوا میں اڑتا جا رہا تھا کہ مدینہ پاک کی سرزمین کے نزدیک ہو کر گزرا تو فرمانے لگے ان هذه دار الهجرة نبی آخر الزمان طوبیٰ لمن

امن بہ واتبعہ یہ آخر الزمان نبی کی ہجرت گاہ ہے وہ بڑا خوش نصیب ہوگا' جو آپ پر ایمان لائے گا اور آپ کی اتباع کرے گا' ...... پھر آپ مکہ شریف تشریف لائے اور فرمایا یہ وہ مقام ہے جہاں نبی عربی ﷺ پیدا ہوں گے' اللہ کی نصرت و تائید انہیں حاصل ہوگی۔ اس کا حکم اور تازیانہ مخالفین پر نافذ ہوگا۔ اس کی ہیبت و شوکت سے ایک ماہ کی راہ تک دور رہیں گے' دور و نزدیک کے لوگ سب اس کے حکم حق پر ایمان لائیں گے' وہ کتنے خوش نصیب ہوں گے جو اس کی بعثت کے وقت موجود ہوں گے' لوگوں نے پوچھا اے اللہ کے نبی' آپ اور نبی آخر الزمان کے درمیان کتنا عرصہ ہے' آپ نے فرمایا ''تقریباً ایک ہزار سال'' یہ بشارت دینے کے بعد آپ وہاں سے روانہ ہوئے اور وادی نمل سے گزرے''

(معارج النبوۃ ج ۲ ص ۳۷)

۷۔ حضرت دانیال اور ختم نبوت:۔

☆ بخت نصر ایک جابر و قاہر بادشاہ تھا۔ اس نے یروشلم پر حملہ کیا اور بنی اسرائیل پر ظلم و ستم کی انتہا کردی' باقی ماندہ قوم کو غلام بنا کر اپنی ریاست میں لے گیا' وہاں ان کی امداد و ہدایت کیلئے اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا دانیال علیہ السلام کو مبعوث فرمایا' حضرت علامہ عبدالرحمٰن جامی قدس سرہ السامی رقم طراز ہیں۔

''کعب احبار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بخت نصر نے بنی اسرائیل کے قتل و غارت کے بعد ایک نہایت ڈراؤنا خواب دیکھا لیکن اسے بھول گیا' کاہنوں اور ساحروں کو بلا کر خواب اور تعبیر خواب دریافت کی۔ انہوں نے کہا' تم اپنی خواب بتاؤ تاکہ اس کی تعبیر کریں' وہ غصہ میں آکر کہنے لگا' میں نے تمہیں مدت مدید تک اس لئے تربیت دی ہے کہ تم خواب اور اس کی تعبیر سے عاجز رہو۔ میں تمہیں تین دن کی مہلت دیتا ہوں تاکہ تم میرے خواب کی تعبیر بیان کرسکو ورنہ تمہیں قتل کر دوں گا' کاہنوں اور ساحروں کے قتل کی خبر مشہور ہوگئی' ان دنوں حضرت دانیال علیہ السلام بخت نصر کی قید میں تھے۔ انہوں نے ایک کہنے والے سے کہا گیا تو مجھے بادشاہ کے سامنے لے جا سکتا ہے' میں اس کی خواب اور تعبیر

جانتا ہوں۔ کہنے والے نے بخت نصر کو بتایا۔ اس نے حضرت دانیال کو اپنے ہاں بلایا، لیکن حضرت دانیال نے اسے سجدہ نہ کیا۔ بخت نصر نے تمام آدمیوں کو دربار سے نکال کر آپ سے پوچھا تو نے مجھے سجدہ کیوں نہیں کیا' آپ نے فرمایا میرا ایک خدا ہے جس نے مجھے اس شرط پر علم رویا عطا کیا ہے کہ میں غیر خدا کو سجدہ نہ کروں' مجھے ڈر تھا کہ سجدہ کرنے کی صورت میں میرا علم سلب نہ کرلیا جائے اور میں تمہارے خواب کی تعبیر سے عہدہ برآ نہ ہوسکوں' اور تم مجھے قتل کر دو' میں نے یہی خیال کیا کہ میرا ترک سجدہ تمہارے ان رنج والم کو جن میں تم مبتلا ہو' سہل ہوگا لہذا میں نے اپنی اور تمہاری خاطر سجدہ ترک کر دیا' بخت نصر نے کہا' اب میرا تم سے زیادہ کوئی معتمد نہیں' میرے نزدیک سب سے اچھا انسان وہی ہے جس نے خدا کے ساتھ ایفاء عہد کیا ہے'' کیا تم میرے خواب کی تعبیر جانتے ہو؟ آپ نے فرمایا ''ہاں'' تم نے ایک بہت بڑا بت دیکھا ہے۔ جس کی آنکھ سونے کی کمر چاندی کی' چوتڑ تانبے کے' پنڈلیاں لوہے کی اور دونوں سیرین کے درمیان پیٹھ کی ہڈی مٹی کی بنی ہوئی تھی۔ جب تم نے اسے غور سے دیکھا تو ان کی ساخت کی خوبی نے تمہیں حیران کردیا۔ اچانک آسمان سے ایک پتھر گرا جو اسکے سر کے درمیانی حصے پر لگا' اس کی ضرب شدید سے وہ پس کر آٹا ہوگیا۔ سونا' چاندی' تانبا' لوہا اور مٹی اس طرح باہم پیوست ہوگئے کہ ایک اندازے کے مطابق انہیں تمام جن وانسان مل کر علیحدہ نہیں کر سکتے۔ اور اگر ہوا چلتی تو وہ بکھر کر رہ جاتے۔ پھر تم نے دیکھا کہ وہ پتھر اوپر اٹھنا شروع ہوگیا اور اتنا بڑا ہوگیا کہ اس نے تمام زمین کو اپنی گرفت میں لے لیا۔ تمہیں زمین آسمان اور اس پتھر کے سوا کوئی اور چیز نظر نہیں آتی تھی' بخت نصر نے کہا' بالکل درست ہے' اب اس کی تعبیر بتاؤ' آپ نے فرمایا ''وہ بت مختلف اقوام کا تھا' سونا وہ قوم ہے جسے تم جانتے ہو' اور چاندی وہ قوم ہے جس کا بادشاہ تمہارا بیٹا ہوگا' تانبے کا اطلاق اہل روم پر ہوتا ہے۔ لوہے سے مراد اہل فارس ہیں۔ اور مٹی سے مراد وہ دو عورتیں ہیں جو روم و فارس کی ملکہ بنیں گی' اور وہ پتھر جس نے سب کو پاش پاش کر دیا اس سے مراد وہ دین ہے جو آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا اور رب العزت عرب سے ایک پیغمبر

مبعوث فرمائے گا جو تمام ادیان کو منسوخ کر دے گا اور تمام زمین پر قبضہ کرے گا'' (شواھد النبوۃ ص ۴۲)

۸- حضرت شعیا اور ختم نبوت:-

☆ حضرت امام محدث ابن جوزی قدس سرہ القوی حضرت وہب بن منبہ سے ایک روایت درج فرماتے ہیں کہ

'' اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر حضرت شعیا علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی کہ بیشک میں ایک نبی امی کو مبعوث کروں گا جس کے صدقے بہرے کان کھول دوں گا' غلاف والے دل اور نابینا آنکھیں روشن کر دوں گا' اسکی جائے ولادت مکہ اور جائے ہجرت مدینہ ہوگی۔ میں اس کو خلق عظیم عطا کروں گا' سکون قلب اور وقار اس کا لباس بناؤں گا' نیکی اس کا شعار ہوگی' تقویٰ اس کا خمیر ہوگا' اس کی بات حکمت ہوگی اور طبیعت صدق و صفا ہوگی' عفو و مغفرت اسکی عادت ہوگی اور عدل اس کی سیرت ہوگی۔ اظہار حق کو اس کی شریعت' ہدایت کو اس کا امام اور اسلام کو اس کی ملت قرار دوں گا' اس کا نام گرامی احمد ہے۔ مخلوق کو اس کے سبب گمراہی کے بعد ہدایت' جہالت کے بعد علم اور گمنامی کے بعد رفعت عطا کروں گا' اسکی برکت سے قلت کے بعد کثرت' فقر کے بعد دولت' تفرقہ کے بعد الفت ودیعت کروں گا' اسکے ذریعے مختلف قبیلوں' متفرق خواہشوں اور جدا جدا قوموں کے دلوں میں محبت پیدا کروں گا۔ اس کی امت کو امتوں کی سردار بناؤں گا''

(کتاب الوفا ج ۱ ص ۶۰' شواھد النبوۃ ص ۱۳)

۹- حضرت شعیب اور ختم نبوت:-

☆ حضرت سیدنا شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم میں اعلان فرمایا:

'' اللہ تعالیٰ نے مجھے دو سوار دکھائے ہیں۔ ایک دراز گوش پر سوار اور ایک اونٹ پر سوار تھا۔ دراز گوش پر سوار مہر و ماہ کی طرح حسین تھا اور شتر سوار کا حسن مہر و ماہ کو بھی شرما رہا تھا۔ پہلے عیسیٰ علیہ السلام تھے اور دوسرے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ (معارج النبوۃ ج ۲ ص ۳۸)

۱۰۔ حضرت عیسیٰ اور ختم نبوت

☆ انجیل میں حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے یہ الفاظ درج ہیں۔

'' میں اپنے رب اور تمہارے رب کی طرف جا رہا ہوں' میں فارقلیط کے رب کی طرف جا رہا ہوں۔ وہ فارقلیط جو میری شہادت دے گا جس طرح میں اس کی حقانیت کی گواہی دے رہا ہوں' وہ تمہارے لئے تمام چیزوں کی وضاحت کرے گا' فارقلیط سے مراد حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہیں' اس کے معنی احمد کے معنی سے بڑے قریب ہیں۔ (معارج النبوۃ ج ۲ ص ۳۸)

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

'' اللہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا تھا کہ وہ اسکے حبیب ﷺ پر ایمان لائیں اور اپنی امت کو بھی ہدایت کریں کہ وہ بھی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر ایمان لائے۔ اگر وہ نہ ہوتے تو حضرت آدم علیہ السلام کو بھی پیدا نہ کرتا۔ جنت اور دوزخ کو پیدا نہ کرتا۔ جب میں نے عرش کو پانی پر نصب کیا تو وہ کانپنے لگا اور چکر کھانے لگا' میں نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا تو وہ اسکی برکات سے ساکن ہوگیا' (شواھد الحق ص ۱۳۹ خصائص کبریٰ ج ۱ ص ۱۹)

☆ '' اے عیسیٰ! میرے فرمان کو سن اور اس کی اطاعت کر' اے پاک باکرہ بتول کے شہزادے' بیشک میں نے تجھے بغیر باپ کے پیدا کیا۔ اور تمام جہانوں کیلئے نشانی بنایا' میری عبادت کر اور مجھ پر ہی توکل کر' اور کتاب کو مضبوطی سے پکڑ اور اہل سوریا کو تفصیل سے بتا' اور اپنے معاصر میں تبلیغ کر کہ بلاشبہ میں اللہ ہوں' پیدا کرنے والا' ہمیشہ رہنے والا' لازوال' اور ان کو یہ بھی خبر دے کہ وہ نبی امی ﷺ کی تصدیق کریں جن کو میں آخری زمانے میں مبعوث کروں گا'' (دلائل النبوۃ از بیہقی ج ۱ ص ۲۸۰)

تِلْکَ عَشَرَۃ'' کَامِلَۃ''

حضرات محترم! ہمارے نبی مکرم رسول معظم نور مجسم تاجدار حرم ﷺ کے

بارے میں سینکڑوں بشارات موجود ہیں۔ کائنات کے گوشے گوشے میں اس حاصل کائنات کی داستان پھیلی ہوئی تھی۔ ہر زبان پر یہی ترانہ تھا کہ حضور آ رہے ہیں، حضور آنے والے ہیں' اے چشم فلک' انہیں ضرور آنا ہے' گویا ہر طرف ایک محفل میلاد جگمگا رہی تھی۔

نہ دانم آں گل رعنا چہ رنگ بود
کہ مرغ ہر چمنے گفتگوئے او دارد

مولانا میر ابراہیم سیالکوٹی نے کیا خوب لکھا ہے۔

''کتب سابقہ میں آپ کا مولد' آپ کا وطن و مسکن' آپ کا مہجر' آپ کے جنگی اور اسلامی کارنامے' آپ کے معجزات و برکات' آپ کی صحابہ کے نمایاں علامات و نشانات غرض سب کچھ نہایت وضاحت سے مکتوب و مذکور ہے۔ اور باوجود عہد بعہد کی تحریفات لفظیہ ومعنویہ کے ان جواہر ریزوں پر پردہ نہ پڑ سکا۔ اور آپ کے معجزات ظہور قدسی کے نور نے ان تحریفات کی ظلمتوں کو دور کر دیا۔ جب سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خدا کی وحی سے بنی اسرائیل کو آپ کی بشارت سنائی' یہودی برابر آپ کے منتظر رہے۔ چنانچہ حضرت یحییٰ کے ظہور پر یہودی آپ سے پوچھتے ہیں کیا تو ایلیاہ ہے' حضرت یحییٰ جواب دیتے ہیں کہ نہیں' پھر وہ پوچھتے ہیں کیا تو مسیح ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ نہیں' پھر وہ پوچھتے ہیں' کیا تو وہ نبی ہے' آپ کہتے ہیں نہیں'' (انجیل یوحنا باب ۱) وہ نبی سے یہود کی مراد وہی نبی موعود نبی آخرالزماں تھا جسکی بشارت حضرت موسیٰ نے ان کو سنائی تھی' (استثنا باب ۱۸ درس ۱۸) جب آپ طائف کے تبلیغی سفر سے واپس پھرے تو رستے میں جنات کا ایک ٹولہ آپ کی قرأت قرآن سن کر مسلمان ہوگیا' انہوں نے اپنی قوم کے پاس جا کر کہا اِنَّا سَمِعْنَا کِتَابًا اُنْزِلَ مِنْ بَعْدِ مُوسیٰ (الاحقاف پ ۲۶) یعنی ہم نے کتاب سنی جو موسیٰ علیہ السلام کے بعد اتاری گئی ہے۔ انہوں نے من بعد موسیٰ اس لئے کہا کہ وہ امت موسویہ میں سے تھے' حاصل کلام یہ کہ ظہور قدسی سے پہلے یہود و نصاریٰ ہر دو قومیں آپ کے ظہور کی منتظر تھیں'' (سیرت المصطفےٰ ج ۱ ص ۱۳۹)

دم عیسیٰ ہے ترا، غلبہ موسیٰ تیرا
دل یحییٰ کی طلب جلوہ زیبا تیرا
وقت ایثار تری راہ تکے چشم ذبیح
اور سمایا ہے سر نوح میں سودا تیرا
تیرے عرفان میں کیا نغمہ داود رچا
ہے سلیماں کا علو نقش کف پا تیرا
قمری شوق نظر کرتی رہی تیرا طواف
نادر دہر ہوا سرو سراپا تیرا

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے

باب نمبر ۳

محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے

☆☆☆

حضور ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی چالیس احادیث مبارکہ کو یاد کرنے اور ان کو آگے پھیلانے کی بہت منزلت و فضیلت ہے' اسی لئے امت مسلمہ کے جلیل القدر اماموں نے اس کار خیر کا خاص اہتمام فرمایا ہے۔ ''اربعین نووی'' اس سلسلہ مبارک کی مشہور کڑی ہے۔ یہ احقر العباد عفی عنہ بھی اپنی نجات و بلندی درجات کیلئے ''اربعین'' کو مرتب کر رہا ہے۔ جن میں حضور پرنور شافع یوم نشور' قاسم راحت و سرور' مرکز شہور و دہور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت و رسالت کے عظیم الشان دلائل موجود ہیں۔ وَمَا تَوْفِيقِي اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْز

حق کے گر انور دیکھا چاہیے
جلوہ سرکار دیکھا چاہیے
وہ گھٹا رحمت کی منڈ لانے لگی
زلف عنبر بار دیکھا چاہیے
چھوڑ کر صحن جناں قدسی چلے
ان کے لالہ زار دیکھا چاہیے

☆ حدیث ا:-

☆ حضور خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيل تَسُوْسُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِىٌ'' خَلَفَهٗ نَبِىٌ'' وَلَا نَبِيَّ بَعْدِىْ

یعنی بنی اسرائیل کے انبیاء کرام علیہم السلام سیاست فرماتے۔ ایک نبی کے بعد دوسرا نبی آ جاتا' اور میرے بعد کوئی نبی نہیں'' (بخاری شریف ج ا ص ۴۹۱)

☆ حدیث ۲:-

☆ حضور خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مثلِیْ وَمثَلُ الْاَنْبِیَاءِ کَمثَلِ قَصْرٍ اُحْسِنَ بُنْیَانُه، تُرِکَ مِنْه، مَوْضِعُ لبنَةٍ فطَافَ بِهِ النَّظَارُ یَتعَجَّبُوْنَ مِنْ حُسْنِ بُنْیَانِهِ اِلَّا مَوْضِعَ تِلْکَ اللَّبنَةِ فَکُنْتُ اَنا سَدَدْتُ مَوْضِعَ اللَّبِنَةِ خُتِمَ بِیَ الْبُنْیَانُ وَخُتِمَ بِیَ الرُّسُلُ وَفِی لَفْظِ الشَّیْخَیْن فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّنَ

یعنی میری اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی مثال ایک محل کی طرح ہے جو نہایت اچھا بنایا مگر اس میں ایک اینٹ کی جگہ خالی رہی۔ اسے دیکھنے والے اس کی خوبصورتی پر متعجب ہوتے لیکن وہی ایک اینٹ کی جگہ انہیں کھٹکتی' میں نے آکر وہ جگہ پر کر دی۔ لہٰذا مجھ پر وہ محل مکمل ہوگیا۔ میں ہی آخری رسول ہوں' میں ہی وہ آخری اینٹ (کی صورت) ہوں اور میں ہی تمام نبیوں کا آخری نبی ہوں' (متفق علیہ بخاری جلد ا ص ۵۰۱)

☆ حدیث ۳:-

☆ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَاُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلقِ کَافَّةً وَخُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ

یعنی میں تمام مخلوق کی طرف رسول ہوں' مجھ پر انبیاء کرام علیہم السلام ختم ہوئے (مسلم شریف' ترمذی ج ا ص ۱۸۸)

☆ حدیث ۴:-

☆ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ کَتَبَ مَقَادِیْرَ الْخَلْقِ قَبْلَ اَنْ یَخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْض بِخَمْسِیْنَ اَلْفِ سَنَةٍ فَکَانَ عَرْشُه، عَلَی الْمَآءِ وَمِنْ جُمْلَةِ مَا کَتَبَ فِی الذِّکْرِ وَهُوَ اُمُّ الْکِتَابِ اَنَّ مُحَمَّداً خَاتَمُ النَّبِیّن

یعنی بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے زمینوں آسمانوں کی تخلیق سے پچاس ہزار سال

پہلے مخلوق کی تقدیر لکھی' اس کا عرش پانی پر تھا' ان تقدیروں سمیت ذکر میں جو کہ کتاب کی جان ہے' یہ لکھا کہ بیشک محمد تمام نبیوں سے آخری نبی ہیں'' (مسلم شریف)

☆ حدیث ۵:-

☆ حضور سید الاولین والآخرین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَنَّہٗ سَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ کَذَّابُوْنَ ثَلَاثُوْنَ کُلُّھُمْ یَزْعَمُ اَنَّہٗ نَبِیٌّ' وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ لَانَبِیَّ بَعْدِیْ

میری امت میں تیس کذاب نکلیں گے' ہر کوئی دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے' لیکن میں ہی نبی آخر ہوں' میرے بعد کوئی نبی نہیں' (متفق علیہ)

☆ حدیث ٦:-

☆ حضور محبّ المساکین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنُ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی غَیْرَ اَنَّہٗ لَانَبِیَّ بَعْدِیْ

اے علی! کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تم میرے نزدیک وہی ہو جو موسیٰ کے نزدیک ہارون تھے' ہاں لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا'' (متفق علیہ)

☆ حدیث ۷:-

☆ حضور مراد المشتاقین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اِنَّ الرِّسَالَۃَ وَالنُّبُوَّۃَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِیْ وَلَا نَبِیَّ بَعْدِیْ''

بیشک رسالت و نبوت منقطع ہوچکی ہے' لٰہذا میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا اور نہ کوئی نبی' (جامع ترمذی ۲ ص ۹۱)

☆ حدیث ۸:-

☆ حضور شمس العارفین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"لَوْ کَانَ بَعْدِیْ نبی" لَکَانَ عُمَر ابْنِ الخطَّاب"

"اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب نبی ہوتے" (جامع ترمذی)

☆ حدیث ۹:-

☆ حضور انیس الغریبین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"یا ایُّھا النَّاسُ اِنَّہ، لَمْ یَبْقٰی مِنْ مُبَشَّرٰتِ النُّبُوَّۃِ اِلاَّ الرُّوْیَا الصَّالِحَۃ یرٰھا الْمُسْلِمُ اَوْ تریٰ لَہ،

اے لوگو! نبوت کی مبشرات سے کچھ بھی باقی نہیں رہا مگر اچھے خواب' جسے مسلمان دیکھتا ہے یا اس کیلئے کسی اور کو دکھایا جائے" (سنن ابوداود)

☆ حدیث ۱۰:-

☆ حضور راحۃ العاشقین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"انا مُحَمَّد" وَاَنَا نَبِیُّ الرَّحْمَۃِ وَنَبِیُّ التَّوْبَہِ وَاَنَا الْمُقَفّیٰ وَاَنَا الْحَاشِرُ وَنَبِیّ" لِلْمَلاحِمِ"

یعنی میں محمد ہوں' میں احمد ہوں' میں رحمت اور توبہ کا نبی ہوں' میں سب سے آخری نبی ہوں' میں حاشر ہوں' میں جہادوں کا نبی ہوں' (مسند احمد)

☆ حدیث ۱۱:-

☆ حضور سراج السالکین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ مِنْ اَھْلِ الدُّنْیَاوَالْاَوَّلُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ الْمُقضٰی لَھُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ"

ہم دنیا والوں میں سب سے بعد آنے والے ہیں' اور قیامت کے دن سب سے پہلے ہیں' تمام مخلوق سے پہلے ہمارے لئے حکم نافذ ہوگا' (سنن ابن ماجہ)

☆ حدیث ۱۲:-

☆ حضور مصباح المقربین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"نَحنُ اٰخِرُ الاُمَمِ وَ اَوَّلُ مَنْ یُحَاسَبُ فَتَفَرجُ لَنَا الاُمَمُ عَنْ طَرِیقِنَا"
ہم ہی سب امتوں کے آخر ہیں اور پہلے ہیں جن سے حساب لیا جائے گا' اور سب امتیں ہمارے لئے راستہ چھوڑ دیں گی' (سنن ابوداود)

☆ حدیث ۱۳:-

☆ حضور الصادق والامین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
" ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ وَبَقِیَتِ الْمُبَشِّرَاتُ"
نبوت تو ختم ہوگئی' مبشرات باقی رہ گئیں' (مسند احمد کنز العمال ج ۸ ص ۳۴)

☆ حدیث ۱۴:-

☆ حضور سرور دنیا و دین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
" لانبِیَّ بَعْدِیْ وَلَا اُمَّةَ بَعْدَ اُمَّتِیْ"
میرے بعد کوئی نبی نہیں اور میرے امت کے بعد کوئی امت نہیں' (بیہقی)

☆ حدیث ۱۵:-

☆ حضور سلطان السلاطین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
" لَمْ یَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتِ الرُّؤیَا الصَّالِحَة"
نبوت سے کچھ باقی نہیں بچا مگر اچھی خوابوں کی بشارت' (بخاری شریف' کنز العمال ج ۸ ص ۳۳)

☆ حدیث ۱۶:-

☆ حضور خیر المنزلین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
" یاعَمِّ اقم مَکَانَکَ الَّذِیْ اَنْتَ فِیْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ یَخْتِمُ بِکَ الْهِجْرَة کَمَا خَتَمَ بِیَ النُّبُوَّة"
اے چچا (عباس) اپنی جگہ سکون کریں' اللہ تعالیٰ نے آپ پر ہجرت ختم فرمائی جیسے مجھ پر نبوت ختم فرمائی' (فضائل الصحابہ ابونعیم)

☆ حدیث ۱۷:-

☆ حضور ارشد الراشدین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"انا قائدُالمُرسلِینَ ولا فخر وَانَا خاتمُ النَّبیِّینَ وَلا فخرَ وَانا شافِع وَمُشفَع" ولا فخر" -

میں تمام رسولوں کا قائد ہوں، اور مجھے کوئی فخر نہیں، اور میں تمام نبیوں کا آخری نبی ہوں اور مجھے کوئی فخر نہیں، اور میں شفاعت کرنے والا ہوں، اور وہ جس کی شفاعت قبول ہے۔ اور مجھے کوئی فخر نہیں، (سنن دارمی، مشکوۃ ص۵۱۴)

☆ حدیث ۱۸:-

☆ حضور فخر المرشدین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"فواللّٰہِ لَانَا الحَاشِرُ وَانا العَاقِبُ وَاَنَا النَّبِیُّ المُصطفٰے"

اللہ کی قسم میں حاشر ہوں، اور میں عاقب (بعد میں آنیوالا) ہوں اور میں نبی مصطفٰے ہوں، (مستدرک حاکم)

☆ حدیث ۱۹:-

☆ حضور اشرف الوارثین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" کُنتُ اَوَّلَ النَّبِیِّنَ فِی الخَلقِ وَاٰخِرُھُم فِی البَعثِ "

میں تخلیق میں سب نبیوں سے اول ہوں اور بعثت میں آخر ہوں، (طبقات ابن سعد)

☆ حدیث ۲۰:-

☆ حضور اکرم الاکرمین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" لِی عَشرۃُ اَسمَآءِ عِندَ رَبِّی اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَحمَدُ وَالفَاتِحُ وَالخَاتَمُ وَابُو القَاسِم، وَالحَاشِرُ وَالعَاقِبُ وَالمَاحِی وَیٰسِین وَطٰہٰ"

یعنی میرے رب کے پاس میرے دس نام ہیں، میں محمد، احمد، فاتح، آخری

نبی' ابوالقاسم' حاشر' عاقب (بعد میں آنیوالا) کفر کو مٹانے والا' یٰسین اور طٰہٰ ہوں'
(دلائل النبوۃ ابونعیم)

☆ حدیث ۲۱:-

☆ حضور اجمل الاجملین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

" انی مکتوب" عنداللہِ فی اُمّ الکِتَابِ لَخاتم النبِیّین وانّ ادم لمُنجَدل" فی طِینتہ"

میں اللہ تعالیٰ کے ہاں لوح قدرت میں آخری نبی لکھا گیا تھا جبکہ آدم اپنی مٹی میں تھے' (سنن بیہقی' کنز العمال ج ۸ ص ۳۳)

☆ حدیث ۲۲:-

☆ حضور روح العابدین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

" ذھبتِ النُّبوَّۃ فلا نبُوَّۃ بعدِی"

نبوت تو چلی گئی' پس میرے بعد کوئی نبوت نہیں ہو سکتی' (معجم کبیر طبرانی' کنز العمال ج ۸ ص ۳۴)

☆ حدیث ۲۳:-

☆ حضور نور الصادقین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ولا سألتُ اللہَ شیئاً الاّ اعطانیہ غیرانّہ' قِیلَ لِی لانبیَّ بعدک"

میں نے جو کچھ بھی اللہ سے مانگا اس نے ضرور عطا کیا مگر مجھے یہ کہا گیا کہ تیرے بعد کوئی نبی نہیں' (معجم اوسط طبرانی)

☆ حدیث ۲۴:-

☆ حضور اصبر الصابرین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"انّ اللہَ بعثنی لِتمامِ مکارمِ الاخلاقِ وکمالِ محاسنِ الافعال"

بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے اخلاق کے درجات مکمل کرنے اور اچھے اعمال کے

کمالات پورے کرنے کیلئے بھیجا' (شرح السنہ' مشکوۃ ج ۳ ص ۲۳۷)

☆ حدیث ۲۵:-

حضور سند الکاملین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اول الرُّسل ادم واخرھم مُحمَّد"

رسولوں میں اول آدم اور آخر محمد ہیں' (نوادر الاصول)

☆ حدیث ۲۶:-

حضور اکمل الاکملین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"وانا الْمُقفیٰ قضت النبیین عامۃ وانا قثُم"

اور میں تمام نبیوں کے آخر میں آیا ہوں اور نہایت کامل ہوں' (مطالع المسرات)

☆ حدیث ۲۷:-

حضور مقصد القاصدین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" انَ لی اسماء" انا مُحمَّد" وَاَنَا اَحْمَدُ وَانا الْمَاحِیُ الَّذِی یمْحُو اللّٰہُ بی الْکُفر وانا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی قدمَیَّ وَانا الْعاقِبُ الَّذِیْ لیس بَعْدہ' نبِیٌ "

بیشک میرے کئی نام ہیں' میں محمد ہوں' میں احمد ہوں' اور میں ماحی ہوں' جس کے ذریعے اللہ کفر کو ختم فرمائے گا' میں حاشر ہوں کہ میرے قدموں میں لوگوں کو اکٹھا کیا جائے گا' اور میں عاقب ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں' (سنن نسائی' مشکوۃ شریف ج ۳ ص ۲۳۹)

☆ حدیث ۲۸:-

حضور انصر الناصرین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" انا مُحمَّد" واحمدُ والْمُقفِیُ وَالْحَاشِرُ"

میں محمد' احمد' آخری نبی اور حاشر ہوں' (مسلم شریف)

☆ حدیث ۲۹:-

☆ حضور اطہر الطاہرین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" فَیَأْتُوْنَ مُحَمَّدًا فَیَقُوْلُوْنَ یَامُحَمَّدُ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ"

قیامت کے دن سب محمد مصطفےٰ ﷺ کے حضور آ کر عرض کریں گے' اے محمد مصطفےٰ' آپ اللہ کے رسول اور نبی آخر ہیں' (جامع ترمذی' ج ۲ ص ۶۶)

☆ حدیث ۳۰:-

☆ حضور اشہد الشاہدین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" قَالَ اٰدَمُ مَنْ مُحَمَّد" قَالَ اٰخِرُ وُلْدِکَ مِنَ الْاَنْبِیَآءِ"

حضرت آدم علیہ السلام نے پوچھا' کون محمد' جبریل نے کہا نبیوں میں آپ کے آخری فرزند' (حلیۃ الاولیاء)

☆ حدیث ۳۱:-

☆ حضور' نزہۃ الناظرین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَرْسَلَنِیْ رَحْمَةً لِّلْعَالِمِیْنَ وَکَافَّةً لِلنَّاسِ بَشِیْرًا وَنَذِیْرًا وَاَنْزَلَ عَلَیَّ الْفُرْقَانَ فِیْهِ تِبْیَان" لِّکُلِّ شَیْئٍ وَجَعَلَ اُمَّتِیْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ وَجَعَلَ اُمَّتِیْ هُمُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ فَاتِحًا وَّخَاتِمًا"

تمام تعریف اللہ کیلئے جس نے مجھے تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا اور تمام لوگوں کیلئے بشیر و نذیر بنایا' مجھ پر فرقان نازل فرمایا جس میں ہر چیز کا بیان ہے' میری امت کو بہترین امت قرار دیا' اسے اول و آخر قرار دیا' میں ہی فاتح اور خاتم (آخری نبی) ہوں' (مسند ابو یعلیٰ)

☆ حدیث ۳۲:-

☆ حضور احسن المحسنین ﷺ نے فرمایا:

" فَقَالَ یَارَبِّ مَنْ هٰذَا، قَالَ هٰذَا اِبْنُکَ اَحْمَدُ هُوَالْاَوَّلُ وَهُوَ الْاٰخِرُ وَهُوَ اَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ"

حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی اے مولا یہ نور کس کا ہے' فرمایا یہ تیرا بیٹا احمد ہے' وہ اول بھی ہے اور وہ آخر بھی ہے' وہ پہلے شفاعت کرنیوالا ہے اور پہلے اسکی ہی شفاعت قبول ہوگی' (ابن عساکر)

☆ حدیث ۳۳:-

☆ حضور سرور الذاکرین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" قَالَ صَدَقْتَ یَا آدَمُ اِنَّهُ لَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَیَّ وَاِذْ سَأَلْتَنِیْ بِحَقِّهٖ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکَ وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُکَ وَهُوَ اٰخِرُ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ ذُرِّیَّتِکَ"

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم تو نے سچ کہا' وہ مجھے ساری مخلوق سے پیارا ہے۔ اور جب تو اسکے وسیلے سے مجھ سے مانگے گا تو میں نے تیری مغفرت فرمادی' اور اگر محمد مصطفےٰ نہ ہوتے تو میں تجھے بھی پیدا نہ کرتا' وہ تیری اولاد سے آخری نبی ہے' (معجم کبیر طبرانی)

☆ حدیث ۳۴:-

☆ حضور جلیس الجالسین ﷺ نے فرمایا:

مجھے فرشتے نے کہا!

" اَنْتَ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ الْمُقَفِّیْ الْحَاشِرُ"

آپ محمد' اللہ کے رسول ہیں' آخری نبی اور حاشر ہیں' (دلائل النبوۃ)

☆ حدیث ۳۵:-

☆ حضور ازہد الزاہدین ﷺ نے سوسمار سے پوچھا کہ میں کون ہوں' اس نے جواب دیا!

" اَنْتَ رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَخَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ"

آپ تمام جہانوں کے رب کے رسول اور آخری نبی ہیں' (معجم اوسط طبرانی)

البدایہ ج ۶ ص ۱۴۹)

☆ حدیث ۳۶:-

☆ حضور کاف المومنین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"انما بُعثتُ فاتِحا و خاتِما"

یعنی مجھے فاتح اور خاتم بنا کر بھیجا گیا ہے' (شعب الایمان بیہقی)

☆ حدیث ۳۷:-

☆ حضور طٰہٰ و یٰسین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جبریل امین علیہ السلام نے مجھے کہا یا رسول اللہ!

"سمَاکَ بالاَوّلِ لانّکَ اوّلُ الاَنبِیَآءِ خلقًا وَسمّاکَ باالآخِر لانّکَ اٰخِرُ الانبیآءِ فِی العَصْر وَخَاتَمُ الاَنبِیَآءِ اِلیٰ اٰخِرِ الاُمَم"

یعنی آپ کا نام اول ہے کہ آپ تخلیق میں سب نبیوں سے اول ہیں' اور آپ کا نام آخر ہے اس لئے کہ آپ زمانے میں سب نبیوں سے آخر ہیں' آپ آخری امت کی طرف آخری نبی بن کر آئے' (شرح شفا تلمسانی)

☆ حدیث ۳۸:-

☆ حضور ناصر المسلمین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت نوح علیہ السلام قیامت کے دن عرض کریں گے!

"دعوتُهُم یارَبِّ دعا فاشیا فِی الاَوَّلِینَ وَالاٰخِرِینَ اُمَّةً بَعْد اُمَّة حتّی انتهٰی اِلیٰ اٰخر النّبیّین احمدَ فَانتَسَخَه' وَقرَاَه' وَاٰمَنَ به و صدَّقه"

اے اللہ میں نے اپنی قوم کو ایسی دعوت دی جو سب قوموں میں مشہور ہو گئی' حتیٰ کہ احمد مصطفیٰ' آخری نبی تک بات جا پہنچی' انہوں نے اس دعوت کو لکھا' پڑھا' اس پر ایمان لائے اور اس کی تصدیق کی' (مستدرک حاکم)

☆ حدیث ۳۹:-

☆ حضور نافع العالمین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

انا مُحَمَّدُ ابنُ عَبدِاللّٰه بن عَبدِالمُطَّلب بُنِ هَاشِم العَرَبِی الحرَمِیُ المکّی لانبیَّ بعدِیُ"

میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم عربی حرمی مکی ہوں' میرے بعد کوئی نبی نہیں (تنبیہ الغافلین)

☆ حدیث ۴۰:-

☆ حضور اشفع الشافعین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لا تقُوم السَّاعَةُ حَتّٰی یَخرُج ثَلاثُونَ کَذَّابُونَ مِنهُم مُسیلَمَةُ وَالعَنسی وَالمُختارُ"

قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تیس کذاب نہ نکلیں گے' ان میں مسلیمہ، عنسی اور مختار بھی شامل ہیں' (مسند ابویعلی)

اصحاب باصفا کے فیصلے

باب نمبر ۴

اصحاب باصفا کے فیصلے

☆☆☆

☆ حضرت صدیق اکبر...... اولین پاسبان ختم نبوت:۔

مورخ اسلام شاہ معین الدین ندوی رقم طراز ہیں۔

''آنحضرت ﷺ کی زندگی ہی میں مدعیان نبوت پیدا ہو گئے تھے۔ مسیلمہ کذاب نے اسی زمانہ میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ لیکن آپ کی زندگی میں یہ جھوٹی آواز صور صداقت کے سامنے نہ ابھر سکی تھی۔ آپ کی وفات کے بعد بہت سے حوصلہ مندوں کے دماغ میں یہ سودا سما گیا' چنانچہ اسود عنسی' طلیحہ بن خویلد کئی مدعیان نبوت پیدا ہو گئے' مرد تو مرد' عورتیں تک اس خبط میں مبتلا ہو گئی تھیں۔ چنانچہ قبیلہ تمیم کی ایک عورت سجاح بنت خویلد بھی نبوت کی دعویدار بن گئی تھی' اور مسیلمہ کذاب سے شادی کر لی تھی' موتہ کی مہم کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان جھوٹے نبیوں کے استیصال کی طرف توجہ فرمائی۔ مسیلمہ کی مہم حضرت شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کے سپرد ہوئی' عکرمہ رضی اللہ عنہ' ان کی مدد پر مامور ہوئے۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ طلیحہ بن خویلد کی طرف بڑھے' طلیحہ اور اس کے متبعین کو قتل و گرفتار کر کے تیس قیدیوں کو مدینہ روانہ کیا۔ طلیحہ شام بھاگ گیا' پھر تجدید اسلام کر کے مسلمان ہو گیا' دوسری روایت یہ ہے کہ جنگ کی نوبت نہیں آئی۔ طلیحہ کے پیروں میں زیادہ تر قبیلہ طے تھا۔ اس کے سردار عدی بن حاتم نے اسے دوبارہ مسلمان بنالیا۔ باقی دوسرے اتباع کو خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے شکست دے کر قتل و گرفتار کیا طلیحہ شام بھاگ گیا اور وہاں جا کر مسلمان ہو گیا' حضرت شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ' اور عکرمہ رضی اللہ عنہ' مسیلمہ کذاب کے مقابلہ میں تھے' عکرمہ نے شرجیل سے پہلے پہنچ کر مسیلمہ کے پیرو بنی حنیفہ پر حملہ کر دیا لیکن انہیں شکست ہوئی' ان کی شکست کی خبر

سن کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو جو طلیحہ کی مہم سے فارغ ہو چکے تھے، شرجیل رضی اللہ عنہ کی مدد کیلئے بھیجا، مسیلمہ کے اتباع چالیس ہزار کی تعداد میں جمع تھے، حضرت خالد بن ولید نے ایک خون ریز جنگ کے بعد (بنی) حنیفہ کو نہایت فاش شکست دی، مسیلمہ، وحشی بن حرب کے ہاتھوں مقتول ہوا، اس کی بیوی سجاح جو خود مدعیہ نبوت تھی، شوہر کے قتل ہونے کے بعد بھاگ گئی، اس جنگ میں بہت سے حفاظ قرآن صحابہ (رضی اللہ عنہم) شہید ہوئے، تیسرے مدعی نبوت اسود عنسی کی جماعت میں خود اختلاف پیدا ہو گیا۔ اور وہ اپنے ایک ساتھی قیس بن مکشوح کے ہاتھوں نشہ کی حالت میں مارا گیا، غرض چند دنوں کے اندر تمام مدعیان نبوت کا خاتمہ ہو گیا" (تاریخ اسلام ص ۱۳۹)

☆ تبصرہ:-

تمام مورخین اسلام کا اس پر اتفاق ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا دور خلافت بہت شدید مشکلات میں گھرا ہوا تھا، صحابہ کرام، محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال مبارک کی وجہ سے نہایت غمگین تھے، اس جمال جہاں آراء کی جھلک ہی ان کا سرمایہ حیات تھی، وہ آنکھوں سے کیا اوجھل ہوئی، ان کی دنیا ویران نظر آنے لگی، اس نازک ترین صورتحال سے ختم نبوت کے باغیوں نے خوب فائدہ اٹھایا اور اسلامی مملکت میں رخنے ڈالنے شروع کر دیئے، ایرانی اور رومی ان کو پروان چڑھا رہے تھے کہ مسلمانوں کے عزم و ثبات اور فتوحات سے ان کو خطرہ محسوس ہو رہا تھا، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، ختم نبوت کے اولین پاسبان بن کر میدان میں اترے اور ان کی ولولہ انگیز قیادت میں صحابہ کرام نے اپنے آقائے نامدار، مدنی تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت پر اپنی زندگیاں قربان کر دیں، جنگ یمامہ میں تین سو ستر مہاجرین، تین سو انصار اور باقی دیگر قبائل عرب کے افراد شہید ہوئے، تمام شہداء کی تعداد بارہ سو تھی، جو پچھلی تمام جنگوں کے شہداء کی تعداد سے زیادہ تھی۔

اتنے شہداء کی تعداد سے ہی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اہل اسلام کے

نزدیک ختم نبوت کے تحفظ کیلئے جانیں قربان کرنا کتنا عظیم فرض ہے جس کو ادا کرنے کیلئے تمام صحابہ کرام نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ جنگ یمامہ، مسیلمہ کذاب کے خلاف لڑی گئی تھی، اس جنگ میں رسول صادق نبی امین ﷺ کی روحانی امداد قدم قدم پر غلاموں کے شامل حال رہی، حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے ایک انتہائی نازک موقعہ پر یا محمداہ یا محمداہ کے نعرے بلند کئے، مسلمان بکھر چکے تھے، جھوٹے نبی کے جھوٹے امتی، حضرت خالد کے خیمے تک پہنچ چکے تھے، لیکن حضرت خالد کو ''اسم محمد'' کی برکات پر مکمل بھروسا تھا، انہوں نے دیکھا کہ اس نام پر تمام پروانے یکجان ہو گئے اور اس شان سے لڑے کہ کذابوں کے قدم اکھاڑ کر رکھ دیئے، مسیلمہ کی شکست فاش سے تمام عالم اسلام میں مسرت کی لہر دوڑ گئی، اس ساری تاریخی جدوجہد میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی عزیمت و استقامت اور ختم نبوت سے والہانہ محبت تمام مسلمانوں کیلئے قابل تقلید ہے، اور یہ سبق درخشاں نظر آتا ہے کہ جس دور میں بھی اس قسم کا کوئی فتنہ بیدار ہو جائے تو مسلمانوں کو چاہیے کہ اسے ختم کرنے کیلئے اپنے تمام اسباب جھونک دیں۔ مال قربان کر دیں، اولاد قربان کر دیں، جان قربان کر دیں، اور اعلان کر دیں۔

رسول اللہ توں صدقے جان میری

ایہہ فانی زندگی قربان میری

ختم نبوت کے خلاف سازشیں کرنے والے عناصر کفر کی راہیں ہموار کرتے ہیں، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ان عناصر کو نیست و نابود کر کے اپنے بعد والوں کو کھل کر کام کرنے کا موقع فراہم کر دیا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے ''وحی منقطع ہو چکی اور دین حق مکمل ہو گیا ہے'' (نسائی شریف) اور فرمایا ''آج ہم وحی کو اور خدا پاک کی طرف سے کلام کو گم کر چکے ہیں'' (کنز العمال ج ۴ ص ۵۰)

چنانچہ باقی خلفاء کرام کی شاندار فتوحات کا ایک اہم سبب یہ بھی ہے کہ عزم صدیق آستین کے تمام سانپوں کو کچل چکا تھا، وہ اندرونی خطرات و خدشات سے بے نیاز ہو کر اسلامی سرحدوں کے فروغ میں مصروف ہو گئے۔ خلافت راشدہ کی تاریخ آپ کے سامنے روشن ہے، اور مسائل تو ابھرے لیکن کوئی ''مدعی نبوت''

سامنے آنیکی ہمت نہ کر سکا، ایک عرصے کے بعد اموی دور خلافت میں ''مختار ثقفی'' نے یہ دعویٰ کیا تو مسلمانوں نے اسے بھی تباہ کر دیا۔ الغرض ''چراغ مصطفویٰ'' سے ''شرار ابولہبی'' جب بھی برسر پیکار ہوئے تو پروانوں نے ڈٹ کر مقابلہ کیا، یہ معاملہ ہی ایسا ہے کہ اس پر کمزوری کا مظاہرہ کرنا شان مسلمانی کے خلاف ہے۔ غیرت اسلامی کے برعکس ہے۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی قیادت میں تمام صحابہ کرام ختم نبوت کے باغیوں اور دشمنوں کے خلاف یکجان تھے، ان کا یہ ایمان افروز اتحاد حضور ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کے بعد ہر قسم کی ''نبوت و رسالت'' کو ہرگز قابل قبول نہیں جانتا۔ لہٰذا ظلی، بروزی، نبوتوں کی کوئی گنجائش نہیں، اس پر تمام امت کا اتفاق ہے کہ صحابہ کرام کے اجماع کو توڑنے والے اور ان تمام کے متفقہ فیصلوں کے خلاف چلنے والے مسلمان نہیں ہو سکتے، صحابہ کرام جس طرح خدا کی وحدانیت پر یقین رکھتے تھے اسی طرح رسول کی ختم نبوت پر یقین رکھتے تھے، کیونکہ زبان رسالت نے یہ دونوں عقیدے بالخصوص انکے رگ و ریشہ میں گوندھ دیئے تھے، صحابہ کرام کا یہ عالمگیر کردار ہی ختم نبوت کے بارے میں ان کے عظیم فیصلوں کا اظہار ہے۔ راقم نے عرض کیا ہے۔

کونین کا ارماں ہے تری ختم نبوت — تسکین دل و جاں ہے تری ختم نبوت
تزئین گلستان ہدایت تیری ہستی — خورشید ضو افشاں ہے تری ختم نبوت
اے ختم رسل، مولائے کل، ہادی عالم — گھر گھر میں درخشاں ہے تری ختم نبوت
ہر فرد بشر تیری رسالت کا بھکاری — تکمیل ہر انساں ہے تری ختم نبوت
پھولوں میں ترے جلوۂ رعنا کی جھلک ہے — گلشن میں نمایاں ہے تری ختم نبوت

ہم ختم نبوت کی اداؤں پہ فدا ہیں
صد شکر کہ دنیا میں مدینے کے گدا ہیں

☆ حضرت فاروق اعظم اور ختم نبوت:-

امیر المومنین، خلیفۃ المسلمین، مراد مصطفےٰ، داماد مرتضےٰ حضرت سیدنا عمر فاروق

اعظم رضی اللہ عنہ کو سرکار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم سے شدید محبت تھی، آپ کی زندگی کا عنوان ہی غیرت عشق رسول ہے، جب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا تو آپ کی حالت زار دیدنی تھی، آپ زاروقطار رو رہے تھے اور حضور کی بارگاہ میں یہ کلمات ادا کر رہے تھے۔

"یا رسول اللہ! آپ پر سلام ہو، آپ پر میرے والدین قربان، آپ کھجور کے ایک تنے پر ہمیں خطبہ دیا کرتے تھے، لوگوں کا ہجوم دیکھ کر آپ نے ایک منبر بنوایا، تاکہ آپ کی آواز سب تک پہنچ سکے، آپ منبر پر جلوہ فرما ہوئے تو تنا آپ کے فراق میں گریہ زن ہوگیا۔ آپ نے اپنا دست تسکین اس پر رکھا تو اسے تسکین نصیب ہوئی، جب کھجور کے تنے کا یہ حال زبوں ہے تو آپ کی امت کو زیادہ حق پہنچتا ہے کہ آپ کے فراق میں گریہ زن رہے۔ یا رسول اللہ! آپ پر میرے والدین قربان، خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ کی بزرگی کا یہ عالم ہے کہ اس نے آپ کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ، یا رسول اللہ! آپ پر میرے والدین قربان، خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ کی عظمت شان کا یہ عالم ہے کہ آپ کو آخری نبی بنا کر بھیجا گیا اور ذکر میں آپ کو درجہ اول پر رکھا گیا، وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَھُمْ وَمِنْکَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرَاھِیْمَ وَمُوْسٰی وَعِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ وَاَخَذْنَا مِنْھُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا" (سورۃ من عظمۃ الاسلام ص ۷ مطبوعہ بیروت)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک گوہ سے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا، میں کون ہوں، اس نے جواب دیا رسول رب العالمین و خاتم النبیین قد افلح من صدقک وقد خاب من کذبک، آپ رب العالمین کے رسول اور تمام نبیوں کے خاتم ہیں۔ جس نے آپ کی تصدیق کی وہ کامیاب ہے اور جس نے انکار کیا وہ ناکام ہے (البدایہ ج ۶ ص ۱۴۹)

☆ حضرت سیدنا عباس کا بیان:-

عم رسول حضرت سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما کا بیان ہے۔

''وہ (عباس) حضور نبی محترم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے شاید انہوں نے کچھ سنا تھا تو نبی محترم ﷺ منبر مبارک پر جلوہ گر ہوئے اور فرمایا میں کون ہوں؟ لوگوں نے کہا ''آپ اللہ کے رسول ہیں' فرمایا' میں محمد ہوں' عبداللہ بن عبدالمطلب کا لخت جگر ہوں' بیشک اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا اور مجھے بہترین مخلوق میں پیدا فرمایا' اس کے دو گروہ بنائے' مجھے بہترین گروہ میں پیدا کیا' پھر اس گروہ کے کئی قبیلے پیدا کئے اور مجھے بہترین قبیلے میں پیدا کیا' پھر اس قبیلے کے گھر بنائے اور مجھے بہترین گھر میں پیدا کیا' سو میں سب سے بہترین ذات اور سب سے بہترین گھر والا ہوں' (ترمذی' مشکوۃ ج ۳ ص ۲۳۴)

☆ تبصرہ:-

حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے بیان اور رسول آخر ﷺ کے فرمان سے یہی معلوم ہوا کہ

☆ حضور پرنور ﷺ نے اپنا میلاد خود بیان کیا' لہٰذا ذکر میلاد' محبوب کی سنت ہے۔

☆ حضور پرنور ﷺ اللہ تعالیٰ کی سب سے اعلیٰ مخلوق ہیں' اور سب سے افضل رسول ہیں' آپ کی ذات اور گھر بھی سب خدائی سے اونچا ہے'

☆ ایسے بہترین مقامات و درجات والے رسول کے بعد اگر کوئی نبوت کا دعویٰ کرے تو ہر اعتبار سے فضول نظر آئے گا' اس امر پر غور کرنا چاہیے۔

☆ حضرت علی المرتضیٰ اور ختم نبوت:-

امام برحق سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا فرمان گرامی ہے۔

''بین کتفیه خَاتم النبوّة وَهُوَ خَاتمُ النَّبیّن' حضور ﷺ کے شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی' کیونکہ وہ آخری نبی ہیں' (شمائل ترمذی ص ۲)

☆ تبصرہ:-

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ' کے فرمان سے یہی معلوم ہوا کہ

☆ حضور پرنور ﷺ نبی آخر واعظم بن کر تشریف لائے۔

☆ مہر نبوت کا مقصد ختم نبوت ہے یعنی آخری نبوت' آپ پر انبیاء کرام کا سلسلہ ختم ہوگیا۔

☆ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ' حضور اقدس ﷺ کو غسل دے رہے تھے اور عرض کر رہے تھے ''میرے ماں باپ حضور پرنور ﷺ پر قربان ہوں' حضور کے وصال سے وہ چیز ختم ہوگئی جو کسی اور کی موت سے ختم نہیں ہوئی تھی' یعنی نبوت' غیبی خبریں اور آسمانی خبریں ختم ہوگئیں' (نہج البلاغہ ص ۲۰۵)

☆ وہب بن منبہ کا بیان:-

حضرت سیدنا وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ' کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ ''میں اس امت پر وہ خیر ختم کر دوں گا جو میں نے پہلے شروع کی'' (تفسیر ابن کثیر ج۸ ص ۹۶)

☆ عبداللہ عباس کا بیان:-

☆ حبر الامہ حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے۔

''رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام میں سے کچھ افراد بیٹھے ہوئے تھے' حضور پرنور ﷺ ان کے قریب آ گئے' ان میں سے بعض نے کہا' اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو اپنا خلیل بنایا' دوسرے نے کہا اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو کلیم بنایا' ایک اور صاحب نے کہا' اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو اپنا کلمہ اور روح قرار دیا' ایک اور صاحب بولے' اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو برگزیدہ بنایا' تب رسول ﷺ نے فرمایا ہم نے تمہاری گفتگو اور تعجب انگیز بات سنی' یقیناً حضرت ابراہیم اللہ کے خلیل ہیں' اور ایسے ہی ہیں' حضرت موسیٰ اللہ سے راز کی بات کرنیوالے ہیں اور واقعی ایسے ہی ہیں' حضرت عیسیٰ اللہ کا کلمہ اور روح ہیں' واقعی یہ ان کی شان ہے۔ اور حضرت آدم اللہ کے برگزیدہ ہیں' یہ انہی کا مقام ہے' مگر یاد رکھو! میں اللہ کا حبیب ہوں' یہ فخریہ نہیں کہتا' قیامت کے دن حمد کا پرچم میں ہی اٹھاؤں گا جس کے نیچے آدم اور سب نبی جمع ہوں گے۔ یہ فخریہ نہیں کہتا۔ میں ہی پہلا شفاعت

کرنیوالا اور مقبول الشفاعت ہوں' یہ فخریہ نہیں کہتا میں سب سے پہلے جنت کی زنجیر ہلاؤں گا' اللہ اسے کھول دے گا' اور مجھے داخل کر دے گا' فقرا مسلمان میرے ہمراہ ہوں گے' اور میں اللہ کے نزدیک پہلوں اور پچھلوں کا سردار ہوں' یہ فخریہ نہیں کہتا' (ترمذی' دارمی' مشکوۃ ج ۳ ص ۲۳۵)

☆ تبصرہ:-

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بیان سے یہی معلوم ہوا کہ

☆ انبیاء کرام کا ذکر شان و عظمت کرتے رہنا صحابہ کرام کی سنت ہے' بلکہ خود امام الانبیا ﷺ کی سنت ہے۔

☆ جس نبی آخر ﷺ کا مقام اللہ تعالیٰ کے تمام نبیوں سے بلند تر ہو' اس کے بعد کسی غیر تشریعی' ظلی' بروزی اور نامکمل نبی کی بھلا کیا ضرورت ہے؟

☆ حضور پرنور ﷺ "اکرم الآخرین" بھی ہیں تو گویا نبی اکرم ہونے کے ساتھ "نبی آخر" بھی ہیں۔

☆ اس بیان سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ' اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عقیدہ روشن ہے۔

(۲) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے۔

"اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو سارے نبیوں اور سب آسمانیوں پر بزرگی عطا فرمائی۔ لوگوں نے پوچھا آسمانیوں پر کیسے بزرگی دی' انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آسمانیوں سے فرمایا کہ تم میں سے جو کوئی کہے گا کہ میں اللہ تعالیٰ کے سوا معبود ہوں تو یہ وہی ہوگا جسے ہم دوزخ کی سزا دیں گے' ہم ظالموں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں' اللہ نے محمد مصطفےٰ ﷺ سے فرمایا' ہم نے آپ کیلئے روشن فتح دی' آپکے صدقے آپ کی امت کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے' لوگوں نے پوچھا' نبیوں پر کیسے بزرگی دی' انہوں نے فرمایا' اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے' ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس کی قوم کی زبان میں تاکہ وہ اس کیلئے بیان کرے' اور محمد مصطفےٰ ﷺ سے فرمایا' ہم نے آپ کو تمام انسانوں کیلئے رسول کافی بنا کر

بھیجا، پس حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو جن و انس کی طرف مبعوث فرمایا" (دارمی، مشکوۃ ج ۳ ص ۲۳۹)

☆ تبصرہ:-

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، کے بیان سے یہی معلوم ہوا کہ

☆ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم زمین و آسمان کے بہترین فرد ہیں، کوئی آپکا ہمسر نہیں،

☆ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام جن و انس کیلئے مبعوث ہوئے تو ان کی عالمگیر رسالت و نبوت کی موجودگی میں کسی "پنجابی نبی" کی کیا ضرورت تھی، آفتاب نیم روز کے سامنے تو چراغ بھی نہیں جلتے، کسی "ظلمت سراپا" کو کیسے روشنی والا تسلیم کیا جائے،

(۳) مفسر قرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ "لفظ خاتم" کی تفسیر بیان فرماتے ہیں۔

"ختم اللّٰہُ بِہِ النَّبِیّٖنَ قبلہ، فَلا یَکُوْنُ نَبِیٌّ بَعْدَہ، یعنی خاتم النبین کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا، اب کوئی نبی نہیں آئے گا" (تفسیر عبداللہ بن عباس ص ۲۶۲)

☆ تبصرہ:-

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، کی تفسیر سے یہی معلوم ہوا کہ

☆ صحابہ کرام کے نزدیک "خاتم النبین" کا مطلب آخری نبی ہے۔

☆ قرآن پاک کا وہی معنی درست ہے جو زبان رسالت اور فرمان صحابہ سے متعین ہے۔

☆ عبداللہ بن مسعود کی قرأت:-

حضرت ابن جریر طبری نے حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود کی قرأت لکھی ہے "ولکن نبینا ختم النبین" یعنی آپ ایسے نبی ہیں جس نے تمام نبیوں کا

سلسلہ ختم کر دیا۔ (تفسیر ابن جریر)

☆ حضرت انس کا بیان:۔

پروردۂ کاشانہ نبوت حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے۔

''لانّ نبیّکُم خاتم الانبیاء'' بیشک تمہارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں'' (تلخیص التاریخ ج ا ص ۲۹۴)

☆ حضرت ابو زمل کا فیصلہ:۔

حضرت سیدنا ابو زمل رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک خواب بیان کیا کہ انہوں نے ایک ناقہ دیکھی جس کو حضور چلا رہے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تعبیر بیان فرمائی کہ ناقہ سے مراد قیامت ہے کہ جو ہم پر قائم ہوگی، میرے بعد کوئی نبی نہیں اور میری امت کے بعد کوئی امت نہیں'' (دلائل النبوۃ ج۹ ص ۲۶۹)

☆ حضرت حسان کے اشعار:۔

دربار نبوت کے عظیم شاعر حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ بارگاہ نبوت میں کیا خوب عرض کرتے ہیں۔

اغرُّ علیه لِلنُّبُوَّةِ خاتم''
من اللّٰہِ مشهُوْد'' یَلُوْحُ ویَشْهَدُ
نبی'' اَتَانا بعْدَ یأسٍ وّفترۃٍ
مِن الرُّسْلِ' والاَوْثانُ فِی الْاَرْضِ تُعْبَدُ

☆ تبصرہ:۔

پہلے شعر کی تشریح میں علامہ عبدالرحمٰن برقوتی لکھتے ہیں اِنَّہ' مِنْ اِخْتِصَاصِہٖ صلی اللہ علیه وسلم لِاَنَّہ' اشارۃ'' اِلٰی اِنَّہ' خَاتَمُ النَّبِیّن' یہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی عالی شان خصوصیت ہے کہ آپ آخری نبی بن کر آئے'' (شرح دیوان حسان ص ۷۸)

☆ دوسرے شعر میں بھی شان ختم نبوت واضح ہے۔ کیونکہ آپ وہ نبی محترم ہیں جو یاس اور فترت کے بعد آئے' اس وقت روئے زمین پر بتوں کی عبادت کی جاتی تھی' آپ نے سب رسولوں کے آخر میں جلوہ گر ہوکر بتوں کو تباہ و برباد کردیا۔ فترت کی تاریک گھٹائیں کافور کردیں اور یاس کے بندھن توڑ دیئے۔

☆ عبداللہ بن سرجس کا بیان:-

حضرت سیدنا عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ' کا بیان ہے۔

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ کے ساتھ گوشت اور روٹی تناول کی' یا ثرید کھایا۔ پھر میں آپ کے پیچھے مڑ گیا' پس ''ختم نبوت'' کی طرف دیکھا جو آپ کے دونوں شانوں کے درمیان' بائیں شانے کی گھنڈی کے قریب تھی' اکٹھی تھی جس پر کھرنڈ کی طرح تل تھے'' (مسلم شریف' مشکوۃ ج ۳ ص ۲۴۰)

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے بھی فرمایا ہے۔ فنظرت الیٰ خاتمہٖ پس میں نے آپ کی ختم نبوت کو مشاہدہ کیا۔ (مسلم کتاب الفضائل)

☆ نضلہ بن عمرو کا بیان:-

فاتح فارس حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے' حضرت نضلہ بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ' کو تین سو مہاجرین و انصار کیساتھ تاراج حلوان عراق کیلئے بھیجا' یہ قیدی اور غنیمتیں لئے آتے تھے' ایک پہاڑ کے دامن میں شام ہوئی' نضلہ نے اذان کہی' جب کہا اَللّٰہُ اَکْبَر ' اَللّٰہُ اَکْبَرُ'' پہاڑ سے آواز آئی اور صورت نہ دکھائی دی کہ کوئی کہتا ہے کَبَّرتَ کَبِیرًا یَانَضْلَۃُ تم نے کبیر کی بڑائی کی اے نضلہ' جب کہا اَشْھَدُ اَنَّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ' جواب آیا' اَخْلَصْتَ یَا نَضْلَۃُ اِخْلَاصًا' نضلہ تم نے خالص توحید کی۔

جب کہا' اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ' آواز آئی' نبی'' بُعِثَ لَانَبِیَّ بَعْدَہ' ھُوَ النَّذِیْرُ وَھُوَ الَّذِیْ بَشَّرَنَا بِہٖ عِیْسیٰ ابْنُ مَرْیَمَ وَعَلیٰ رَأس اُمَّتِہٖ تَقُوْمُ السَّاعَۃ' یہ نبی ہیں کہ مبعوث ہوئے' ان کے بعد کوئی نبی نہیں۔ یہی ڈر سنانے والے ہیں' یہی ہیں جن کی بشارت عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

دی تھی۔ انہی کی امت کے سر پر قیامت قائم ہوگی" (ختم النبوۃ ص ۶۰)

اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ' القوی نے یہ روایت تفصیل سے رقم فرمائی ہے، جس میں واضح طور پر لکھا ہے کہ پہاڑ سے آنیوالی آواز زریب بن برثملا کی تھی، وہ عیسیٰ علیہ السلام کے حواری تھے' اور ان کی دعا سے نبی آخر الزمان ﷺ کے ظہور نور تک زندہ رہے۔

☆ حضرت بلال کا بیان:۔

موذن رسول حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ' زمانہ جاہلیت میں ملک شام گئے' وہاں ایک اہل کتاب نے ان سے پوچھا' تمہارے یہاں کسی شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں' اس نے کہا تم ان کی صورت دیکھو تو پہچان لوگے' انہوں نے کہا ہاں' وہ انہیں ایک مکان میں لے گیا' وہاں تصاویر تھیں' ان میں حضور پرنور ﷺ کی تصویر نظر نہ آئی' پھر ایک اور اہل کتاب انہیں اپنے مکان میں لے گیا' وہاں انہوں نے حضور پرنور ﷺ کی تصویر پہچان لی۔ تصویر میں ایک شخص نے حضور پرنور ﷺ کے قدم مبارک پکڑ رکھے تھے' انہوں نے پوچھا یہ دوسرا کون ہے' وہ اہل کتاب بولا' ہر نبی کے بعد دوسرا نبی ہوا' مگر اس نبی کے بعد کوئی نبی نہیں' یہ دوسرا اس نبی کا خلیفہ ہے' گویا وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ' کی تصویر تھی' (ایضاً ص ۶۲ بحوالہ طبرانی معجم کبیر)

☆ حضرت ابن ابی اوفی کا بیان:۔

حضرت سیدنا ابن اوفی رضی اللہ عنہ' سے شہزادہ رسول حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا کہ کیا آپ نے ان کو دیکھا ہے' انہوں نے فرمایا ہاں اگر حضور ﷺ کے بعد یہ مقدر ہوتا کہ کوئی نبی ہوتو وہ زندہ رہتے" (بخاری شریف)

☆ حضرت معاذ کا بیان:۔

حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ' نے فرمایا:

"جب خیبر فتح ہوا تو رسول اللہ ﷺ سے ایک دراز گوش نے کلام کیا' حضور

نے پوچھا' تیرا نام کیا ہے' اس نے کہا یزید بیٹا شہاب کا' اللہ تعالیٰ نے میرے دادا کی نسل سے ساٹھ دراز گوش پیدا کئے' ان سب پر انبیاء کرام سوار ہوئے' مجھے یقینی توقع ہے کہ حضور مجھے اپنی سواری سے نوازیں گے کہ اب اس نسل میں میرے سوا کوئی دراز گوش نہیں اور انبیاء کرام میں حضور کے سوا کوئی نبی باقی نہیں' میں ایک یہودی کے پاس تھا' میں اسے قصداً گرا دیتا اور وہ مجھے بھوکا رکھتا اور مارتا' حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام ''یعفور'' رکھا' حضور جسے بلانا چاہتے' اسے بھیج دیتے' وہ اس آدمی کے دروازے پر سر مارتا' وہ باہر آتا تو اسے اشارے سے بتاتا کہ حضور یاد فرماتے ہیں' وصال رسول پر وہ داغ فراق برداشت نہ کرسکا اور ابوالہیثم کے کنویں میں گر کر مرگیا' (خصائص کبریٰ ج ۲ ص ۶۴' البدایہ ج ۶ ص ۱۵۱)

☆ تبصرہ:-

حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ' کے بیان سے یہی معلوم ہوا کہ

☆ جانور بھی حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کو مانتے ہیں' اور جو نہیں مانتا وہ جانوروں سے بھی بدترین ہے۔ اُولٰئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلّ'' سے بھی ظاہر ہے۔

☆ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا تصرف جانوروں پر جاری ہے۔

☆ جانور بھی حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتے ہیں اور آپ کے فراق میں جانیں قربان کردیتے ہیں' حضور کے دوستوں اور دشمنوں کو پہچانتے ہیں۔

☆ باغی انسانوں کو ان مطیع حیوانوں سے ہی کچھ سبق سیکھنا چاہیے۔

☆ انبیاء کرام کی نسبت مبارکہ معمولی چیز نہیں' یہ نسبت کسی دراز گوش کو نصیب ہو جائے تو وہ بھی زمانے سے ممتاز بن جاتا ہے۔

☆ حضرت حسن کا فیصلہ:-

حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے' خَتَمَ اللّٰهُ النَّبِيِّنَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ اٰخِرُ مَنْ بُعِثَ '' اللہ تعالیٰ نے تمام نبیوں کو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر ختم کر دیا' وہ سب سے آخر میں مبعوث ہونے والے

ہیں'' (درمنثور ج ۵)

☆ خویصہ بن مسعود کا بیان:-

حضرت سیدنا خویصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے۔
''ہم ایک جگہ موجود تھے اور ہمارے درمیان یہودی تھے' وہ ایک نبی کا ذکر کررہے تھے۔ جو مکہ مکرمہ میں مبعوث ہونے والا تھا' اسکا نام گرامی احمد ہے اور اس کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا' (دلائل النبوۃ ج ا ص ۱۷)

☆ تبصرہ:-

حضرت سیدنا خویصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بیان سے یہی معلوم ہوا کہ

☆ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی دہائی چار دانگ عالم میں پھیلی ہوئی تھی۔ ہر زبان آپ کے ذکر پاک سے تر تھی۔

☆ اہل کتاب، حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے منتظر تھے۔

☆ یہود و نصاریٰ کو تو حضور کی نبوت و رسالت کا علم یقین حاصل تھا مگر جو خود اس مقام پر فائز تھا کیا' اسے چالیس سال کے بعد اپنے مقام کی خبر ملی؟ یہاں کچھ اور لوگوں کو بھی دعوت فکر ہے۔

☆ ابوذر غفاری کا بیان:-

حضرت سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا' انبیاء کرام ایک لاکھ چوبیس ہزار ہوئے ہیں۔ اور رسول تین سو پندرہ' سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور سب سے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں' (مصنف ابن ابی شیبہ)

☆ حضرت قتادہ کا فیصلہ:-

حضرت سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ وَخَاتَمُ النَّبِیّٖنَ اَیْ اٰخِرُھُمْ حضور ہی آخری نبی بن کر آئے۔ (تفسیر ابن جریر)

☆ مغیرہ بن شعبہ کا بیان:-

حضرت سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے۔

''ہم نے بادشاہ مصر مقوقس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح و تصدیق سنی' ہم نے کہا کہ سلاطین عجم ان کی تصدیق کرتے ہیں۔ اور ان سے ڈرتے ہیں' حالانکہ ان سے کچھ رشتہ و علاقہ نہیں' اور ہم تو ان کے رشتہ دار اور ان کے ہمسائے ہیں' وہ ہمارے گھر' ہمیں دین کی طرف بلانے آئے۔ اور ہم ابھی ان کے پیرو نہ ہوئے' پھر میں اسکندریہ میں جا ٹھہرا' وہاں ہر پادری' قبطی' رومی سے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت پوچھی جو وہ اپنی کتاب میں دیکھتے تھے' ایک مجتہد پادری سے پوچھا' کیا پیغمبروں میں سے کوئی پیغمبر باقی ہے؟ اس نے کہا' ہاں وھو اخر الانبیاء وہ آخری نبی ہے' اس کے اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں' عیسیٰ علیہ السلام کو بھی اس کی پیروی کا حکم ہوا ہے' وہ نبی امی و عربی ہے اور اس کا نام گرامی احمد ہے۔ اس نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ شریفہ اور فضائل لطیفہ ذکر کیئے' اس نے مزید کہا کہ اس نبی کو وہ خصائص عطا ہوں گے جو کسی نبی کو عطا نہ ہوئے' ہر نبی اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوا اور وہ تمام انسانوں کی طرف مبعوث ہوگا' میں نے سب باتیں یاد رکھیں اور واپس آ کر مسلمان ہو گیا'' (دلائل النبوۃ ص ۲۱)

☆ ابوسعید خدری کا بیان:-

حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے۔

''میں نے مالک بن سنان رضی اللہ عنہ سے سنا کہ میں ایک روز بنی عبدالاشہل میں بات چیت کرنے گیا۔ یوشع یہودی بولا' اب وقت آ لگا ہے' کہ ایک نبی ظاہر ہوگا جس کا نام گرامی احمد ہوگا' وہ نبی حرم سے تشریف لائے گا' پھر میں نے اپنی قوم اور بنی قریظہ سے بھی اس نبی پاک کا ذکر سنا' وہاں زبیر بن باطا ایک مجمع میں کہہ رہا تھا کہ بیشک سرخ ستارہ طلوع ہوا ہے' یہ ستارہ کسی نبی کی ولادت اور ظہور پر ہی چمکتا ہے' اور اب میں احمد کے سوا کوئی نبی نہیں پاتا۔ یہ شہر انکی ہجرت گاہ ہے''
(ایضا ص ۲۲)

☆ تبصرہ:-

دو نامور صحابہ کرام حضرت سیدنا مغیرہ اور حضرت سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہما کے روشن بیانات سے یہی معلوم ہوا کہ

☆ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم تاجدار ختم نبوت بن کر آئے۔

☆ ختم نبوت کی علماء یہود نے بھی گواہی دی۔

☆ جہاں خدا کی کبریائی کا ذکر ہوتا ہے وہاں حضور کی مصطفائی کا ذکر ہوتا ہے۔ بقول حضرت اقبال

دشت میں دامن کہسار میں میدان میں ہے
بحر میں موج کی آغوش میں' طوفان میں ہے
چین کے شہر' مراکش کے بیابان میں ہے
اور پوشیدہ مسلمان کے ایمان میں ہے
چشم اقوام یہ نظارہ ابد تک دیکھے
رفعت شان رَفَعۡنَا لَکَ ذِکۡرَک دیکھے

☆ حضرت عائشہ صدیقہ کا فیصلہ:-

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے اشعار محبت کا ترجمہ دیکھئے' ہمارا بھی ایک سورج ہے اور دنیا والوں کا بھی' لیکن ہمارا آفتاب رات کو طلوع ہوتا ہے' ہم سے پہلوں کے سورج ڈوب گئے لیکن ہمارا خورشید افق کمال پر ہمیشہ درخشاں رہے گا اور غروب نہیں ہوگا' (نصاب عشق ص ۳۰)

☆ ضروری گذارش:-

ہم اپنے کرم فرماؤں کی خدمت میں یہ گذارش کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کے جملہ صحابہ کرام کا ان پر ایمان لانا ہی اس بات کی دلیل ہے کہ وہ انکو اللہ تعالیٰ کا نبی آخر اور رسول خاتم جانتے ہیں۔ مذکورہ صدر بیانات دراصل ان کم علم افراد کیلئے رقم کئے گئے ہیں جو کسی نہ کسی صورت میں

باغیان ختم نبوت کے تزویری حربوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ان افراد کو چاہیے کہ وہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا یہ حسن اعتقاد اپنی نگاہوں کا قبلہ بنا لیں۔ قرآن پاک نے بھی ان کے فکر و عمل کو تمام انسانوں کیلئے معیار حق قرار دیا ہے۔ فرمایا فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَا اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا پھر اگر وہ اس طرح ایمان لائیں جس طرح تم ایمان لائے۔ (سورۃ البقرہ آیت ۱۳۷) یہاں پر صحابہ کرام کا ایمان بطور حجت پیش کیا جا رہا ہے' اب اس امر میں کوئی شک نہیں کہ صحابہ کرام نے جس طرح اللہ رب العالمین کو معبود برحق تسلیم کیا ہے' اسی طرح حضور ختم المرسلین کو آخری نبی تسلیم کیا ہے۔ حضور نبی اعظم و آخر صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جس نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا' صحابہ کرام کی نظر میں وہ مردود ہے' دجال ہے' کذاب ہے۔ یہ روشن بیانات باغیان ختم نبوت کی پھیلائی ہوئی ریشہ دوانیوں کو نابود کرنے کیلئے حرف آخر ہیں' یہ وہ تابندہ نقوش ہیں جو آنکھوں کی تیرگی کافور کرتے ہیں اور دلوں میں روشنی کے دریچے کھولتے ہیں۔

اُولٰئِکَ اٰبَائِیْ فَجِئْنِیْ بِمِثْلِهِمْ
اِذَا جَمَعَتْنَا یَا غُلَامَ الْمَجَامِعُ

اہل وفا کے فیصلے

باب نمبر ۵

اہل وفا کے فیصلے

☆☆☆

وَرَشَادِیُ اَنُ یَّکُنُ فِیُ سَلُوَتِیُ
فَدَعُوُنِیُ لَسُتُ اَرُضٰی بِالرِّشَادِ

اس حسین و دلنشین باب میں ختم نبوت کے وفادار امتیوں کے عقائد و افکار کی کہکشاں سجائی گئی ہے' قرآن پاک نے امت محمدیہ کے اجماعی راستے کو صراط مستقیم قرار دیا ہے' فرمایا

☆ ''جس نے ہدایت واضح ہو جانے کے بعد رسول کی مخالفت کی اور مومنوں کے راستے پر نہ گامزن ہوا' ہم اسے ادھر ہی پھیر دیں گے جدھر وہ چاہتا ہے' اور ہم اسے جہنم میں جھونک دیں گے' اور وہ کیا ہی برا ٹھکانہ ہے''

یہ آیت مبارکہ بھی سنت رسول کے بعد سنت مومنین کی حقانیت بیان کر رہی ہے اور ہر مسلمان نماز میں سورۃ فاتحہ کی تلاوت کرتا ہے' جس میں صراط مستقیم کی استدعا موجود ہے' پھر قرآن پاک نے ہی صراط مستقیم کو انعام یافتہ لوگوں کا راستہ بتایا ہے۔ یعنی نبیوں' صدیقوں' شہیدوں اور نیک لوگوں کا راستہ ہی سیدھا راستہ ہے۔ اس پر چلنے والے ہی جنت آشنا ہو سکتے ہیں۔ باقی سب رستے جہنم کو جاتے ہیں۔ ہم پورے وثوق سے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جس کو بھی اپنے انعام سے نوازا ہے اسے حضور پرنور ﷺ کی ختم نبوت کے طفیل نوازا ہے۔ ختم نبوت کا انکار اور خدا کا انعام کبھی یکجا نہیں ہو سکتے۔

حضور ﷺ نے بھی اپنی امت کے اجماعی فکر و عمل کی حقانیت بیان فرمائی ہے فرمایا ''میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہو سکتی'' اور فرمایا ''سواد اعظم کی پیروی کرو جس نے اسے چھوڑ دیا وہ آگ میں جا گرا'' اور فرمایا تم پر جماعت کی پیروی فرض ہے'' اور فرمایا ''جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے''

ان ارشادات نبویہ کو سامنے رکھ کر فیصلہ کریں کہ ختم نبوت کے معاملہ میں تو امت کی جماعت اور سواد اعظم ہی متفق نہیں، دیگر گروہ بھی متفق ہیں سب ختم نبوت کو مانتے ہیں۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کرنیوالا دراصل اللہ تعالیٰ کی الوہیت کیساتھ محمد مصطفےٰ کی ختم نبوت کا پرچم بھی بلند کرتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ یہ معاملہ انتہائی نازک ہے، حضور ﷺ کو صرف نبی ماننا اور ''نبی آخر'' نہ ماننا بھی کفر خالص ہے، اس کفر خالص کی موجودگی میں الوہیت بھی کسی کام نہیں آتی۔ لہٰذا امت کے اس متفقہ عقیدے پر عمل کرنے سے ہی ساحل عافیت ہاتھ آ سکتا ہے۔ لیجئے ایمان کو جلا بخشنے کیلئے عظیم وفاداران ختم نبوت کے افکار زندہ رقم کئے جاتے ہیں۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

☆ حضرت علی بن حسین کا فیصلہ:۔

حضرت سیدنا علی بن حسین زین العابدین رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے، بِمَعْنٰی اِنَّه' اٰخِرُ النَّبِیّن 'یعنی خاتم کا معنی ہے آخری نبی'' (تفسیر ابن جریر)

☆ امام اعظم رضی اللہ عنہ کا فیصلہ:۔

سراج الامۃ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا' اس نے اپنی نبوت پر دلائل دینے کی مہلت مانگی تو حضرت امام نے فرمایا مَنْ طَلَبَ مِنْه' عَلَامَةً فَقَدْ کَفَرَ لِقَوْلِ النَّبِیْ صلی اللہ علیہ وسلم لَانَبِیَّ بَعْدِی، جس نے بھی اس کذاب سے کوئی دلیل طلب کی' وہ کافر ہو جائیگا۔ کیونکہ نبی آخر ﷺ کا ارشاد ہے ''میرے بعد کوئی نبی نہیں''

(خیرات الحسان فی مناقب النعمان)

☆ امام تفتازانی علیہ الرحمہ کا فیصلہ:۔

عقائد نسفی میں حضرت امام عمر نفسی قدس سرہ' نے لکھا کہ ''حضرت آدم علیہ السلام اول الانبیاء'' ہیں اور محمد مصطفےٰ آخر الانبیاء ہیں'' اس قول کی شرح میں امام

تفتازانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

"حضور پرنور ﷺ کا کلام وفا اور ان پر نازل ہونے والا کلام خدا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ نبیوں کے خاتم بن کر آئے اور وہ تمام انسانوں بلکہ تمام جن وانس کی طرف مبعوث ہوئے' اس سے ثابت ہوا کہ وہ آخر الانبیاء ہیں"

(شرح عقائد نسفی ص ۱۰۱)

☆ امام سیوطی علیہ الرحمہ کا فیصلہ:۔

حضرت سیدنا امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ کا فرمان ہے۔ "اس پر تمام امت کا اجماع ہے کہ حضور ﷺ جمیع انسانوں اور جنوں کی طرف مبعوث ہوئے"

(خصائص کبریٰ ج ۲ ص ۱۸۸)

☆ حضرت مولانا رومی کا فیصلہ:۔

نازش تصوف حضرت مولانا جلال الدین رومی قدس سرہ' کا فرمان ہے۔

در کشاد و ختمہا تو خاتمی در جہان روح بخشا عالمی

بہر ایں خاتم شداست اوکہ وجود مثل اونے بود نے خواہند بود

چونکہ در صنعت برد استاد دست

نے تو گوئی کتم صنعت برتو است

☆ شیخ عماد الدین اموی کا فیصلہ:۔

حضرت شیخ عماد الدین اموی علیہ الرحمہ کا فرمان ہے "حضرت محمد ﷺ سب انبیاء کرام کے سردار اور آخری نبی ہیں" (حیات القلوب ج ۲ ص ۴)

☆ امام ابومحمد بغوی علیہ الرحمہ کا فیصلہ:۔

حضرت سیدنا امام ابومحمد حسین بغوی قدس سرہ کا فرمان ہے "ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین 'یعنی اللہ نے حضور پر نبوت ختم فرمادی۔

ابن عامر اور عاصم نے خاتم کو تا کی فتح کے ساتھ قرأت فرمایا ہے' اس کا

مطلب ہے نبیوں میں آخری نبی" (تفسیر معالم التنزیل ج۵ ص ۲۱۸)

☆ علامہ ابن منظور افریقی کا فیصلہ:۔

حضرت علامہ جمال الدین ابن منظور افریقی علیہ الرحمہ کا فرمان ہے' خاتم القوم کا معنی ہے آخر القوم' (لسان العرب ج۲ ص۱۱)

☆ امام ابن جریر طبری علیہ الرحمہ کا فیصلہ:۔

حضرت سیدنا امام محمد بن جریر طبری قدس سرہ' کا فرمان ہے۔
"خاتم النبین کا معنی ہے آخری نبی (تفسیر ابن جریر ج۱۲ ص ۲۲)

☆ امام عبداللہ نسفی علیہ الرحمہ کا فیصلہ:۔

حضرت سیدنا امام عبداللہ بن احمد نسفی کا فرمان ہے۔
"اور خاتم النبین میں تا فتح کے ساتھ' جس کا معنی نبیوں میں آخری نبی ہے' (تفسیر مدارک ج۳ ص ۲۳۴)

☆ امام معین الدین کاشفی کا فیصلہ:۔

حضرت سیدنا امام معین الدین واعظ کاشفی علیہ الرحمہ کا فرمان ہے۔
"وخاتم النبین ومہر پیغمبراں یعنی بدو مہر کردہ شد' در نبوت و پیغمبری بدو ختم کر دہ اند وخاتم بمعنی آخر نیز است' یعنی اوست آخرالانبیاء بنور ظہور' چنانچہ اول ایشاں بود بہ ظہور نور' وہ کان اللہ وہست خدائے تعالیٰ بکل شیٔ علیماً بہر چیزے دانا' پس میداند کہ کیست سزاوار آنکہ نبوت بروختم شود' (تفسیر حسینی)

☆ امام ابن کثیر علیہ الرحمہ کا فیصلہ:۔

حضرت سیدنا امام ابن کثیر علیہ الرحمہ کا فرمان ہے۔
"وخاتم النبین' تو اس آیت میں یہ نص صریح ہے کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور اگر کوئی نبی نہیں ہوسکتا تو رسول بطریق اولیٰ نہیں ہوسکتا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور اس کے رسول اکرم ﷺ نے اپنی سنت متواترہ

میں خبر دی ہے کہ حضور کے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا' تا کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ جو شخص بھی حضور کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے گا' وہ کذاب ہے' بہتان تراش ہے' دجال ہے' گمراہ ہے' گمراہ کرنے والا ہے' خواہ وہ آگ جلا کر دکھائے اور شعبدہ بازی کرے اور طرح طرح کے جادو اور طلسمات وغیرہ کا مظاہرہ کرے۔ یہ سب کچھ عقل والوں کے نزدیک گمراہی ہے۔ ایسے شعبدے اسود عنسی' اور مسیلمہ کذاب کے ہاتھوں پر ظاہر ہوئے جنہیں عقل والا معلوم نہیں کرسکتا مگر میرے نزدیک یہی دلیل کافی ہے کہ وہ دونوں کذاب ہیں۔ گمراہ ہیں' اللہ دونوں پر لعنت کرے' اور اسی طرح قیامت تک ہر مدعی نبوت پر لعنت کرے'' (تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۴۹۳)

☆ امام فخر الدین رازی کا فیصلہ:۔

حضرت سیدنا امام فخر الدین رازی قدس سرہ' کا فرمان ہے۔

'' وخاتم النبین'' اور اس کا معنی ہے کہ ایسا نبی جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو' یہ اس لئے ہے کہ اگر پہلا نبی بیان و نصیحت میں سے کچھ چھوڑ دے تو بعد والا نبی اسے حاصل کرلیتا ہے' اور جو آخری نبی ہے وہ اپنی امت پر زیادہ مہربان اور زیادہ ہدایت دینے والا اور زیادہ سخاوت کرنے والا ہے' وہ ایسے والد کی طرح ہے جس کا بیٹا اس کے سوا اور کوئی نہ ہو' اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وکان اللہ بکل شیئ علیما یعنی اللہ ہر چیز کو جانتا ہے اس علم میں یہ بھی شامل ہے کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں'' (تفسیر کبیر ج ۶ ص ۷۸۶)

☆ شیخ عبدالقادر جیلانی کا فیصلہ:۔

حضور غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ' کا فرمان ہے۔

'' روافض نے یہ بھی کہا کہ حضرت علی نبی ہیں ان پر اللہ کی اسکے فرشتوں کی اور تمام مخلوق کی لعنت ہو' وہ کفر میں جم گئے اور اسلام و ایمان کو ہاتھ سے جانے دیا۔ اللہ تعالیٰ' انبیاء کرام اور قرآن کا انکار کیا' ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں اس شخص سے جس نے یہ عقیدہ اختیار کیا'' (اکفار الملحدین ص ۴۲)

☆ امام علی خازن علیہ الرحمہ کا فیصلہ:۔

حضرت سیدنا امام علی بن محمد خازن علیہ الرحمہ کا ارشاد ہے۔

''خاتم النبین کا معنیٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور پرنورﷺ پر نبوت کو ختم فرما دیا۔ ان کے بعد کوئی نبوت نہیں، اور نہ کوئی آپکے ساتھ نبی ہوسکتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اگر آپ کے بعد کوئی نبی پیدا کرنا چاہتا تو آپ کیلئے ایسا بیٹا پیدا کرتا جو بعد میں نبی ہوتا، اور جب اللہ تعالیٰ نے حکم فرما دیا کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں تو آپ کو ولد مذکر عطا نہیں کیا جو بالغ آدمی ہوتا، و کان اللّٰہ بکل شیئ علیما کا معنیٰ ہے کہ یہ بات علم خدا میں شامل ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں'' (تفسیر خازن ج۵ص ۲۱۸)

☆ امام زمخشری کا فیصلہ:۔

حضرت امام جار اللہ زمخشری کا فرمان ہے۔

''آپ کا اگر کوئی بیٹا مرد بالغ ہوتا تو نبی ہوتا، ایسا نہیں ہوا، اسلئے کہ آپ تمام نبیوں کے خاتم ہیں۔ روایت میں ہے کہ حضور پرنورﷺ نے ابراہیم کی وفات پر فرمایا اگر یہ زندہ رہتا تو نبی ہوتا، پس اگر کوئی کہے کہ حضور آخری نبی کیسے ہوئے حالانکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانے میں نازل ہوں گے۔ میں کہتا ہوں کہ آپ کے آخری نبی ہونے کا یہ مطلب ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ سے پہلے نبی ہو چکے ہیں۔ وہ نازل ہوکر شریعت محمدی پر عمل کریں گے، آپ کے قبلہ کی طرف نماز ادا کریں گے، گویا وہ آپ کے امتی بن کر آئیں گے' (تفسیر کشاف ج۳ص ۲۳۹)

☆ امام ابن حجر کا فیصلہ:۔

حضرت سیدنا امام احمد ابن حجر عسقلانی کا فرمان ہے۔

''وَاِنَّ اللّٰهَ خَتَمَ بِهِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاَكْمَلَ بِهِ شَرَائِعَ الدِّيْن''

اور اللہ تعالیٰ نے حضورﷺ کے آنے سے تمام رسولوں کو ختم فرمایا اور انکے

ساتھ ہی احکام دین کو مکمل کر دیا' (فتح الباری شرح بخاری ج ۱۴ ص ۳۱۴)

☆ امام سید مرتضٰی زبیدی کا فیصلہ:۔

حضرت علامہ محمد مرتضٰی زبیدی علیہ الرحمہ کا بیان ہے' خاتم' قوم آخری شخص کو کہتے ہیں' قول خدا خاتم النبین اس معنی میں ہے' (تاج العروس ج ۸ ص ۲۶۷)

☆ امام عبدالوہاب شعرانی کا فیصلہ:۔

حضرت سیدنا امام عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ' کا فرمان ہے۔

'' خوب جان لے کہ اللہ تعالٰی نے محمد مصطفٰے ﷺ کے بعد مخلوق کیلئے دروازہ نبوت بند کر دیا ہے' (الیواقیت ج ۲ ص ۷۲) فرماتے ہیں' ''اگر کوئی مدعی شریعت عاقل ہوتو اس کی گردن اڑا دیں گے اور کوئی پاگل ہوتو اسے چھوڑ دیں گے' (ایضا)

☆ محدث عبدالرؤف مناوی کا فیصلہ:۔

حضرت امام محدث عبدالرؤف مناوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

'' مہر نبوت کی نبوت کی طرف اضافت اسلئے ہے کہ وہ نبوت کے اختتام کی نشانی ہے' کیونکہ کسی چیز پر مہر اس وقت ہی لگتی ہے جب وہ ختم ہو جائے' (شرح شمائل)

☆ امام یوسف نبھانی کا فیصلہ:۔

حضرت سیدنا امام یوسف نبھانی کا فرمان ہے۔

'' جو شخص بھی محمد مصطفٰے ﷺ کے بعد نبوت کا دعویدار ہو' اور اپنی شریعت کا اعلان کرے' وہ شریعت' ہماری شریعت محمدی کے موافق ہو یا مخالف دونوں طرح برابر ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے گا'' (جواہر البحار ج ۲ ص ۴۱۵)

☆ امام محی الدین ابن عربی کا فیصلہ:۔

امام المکاشفین حضرت سیدنا ابن عربی علیہ الرحمہ کا فرمان ہے۔

''محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم وہ اخر الوجود ہیں جنہوں نے (نبوت کا) دائرہ ختم کر دیا' (تفسیر ابن عربی) اور فرماتے ہیں ''نبوت مرتفع ہوچکی ہے' امر ونواہی کا دروازہ بند ہوگیا۔ اب جو نبی اکرم کے بعد دعویٰ کرے کہ وہ مدعی شریعت ہے خواہ وہ ہماری شریعت کے موافق ہو یا مخالف' (وہ کافر ہے) اور فرماتے ہیں ''حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لفظ نبی کا اطلاق کسی اور پر کرنا جائز نہیں'' (ایضاً ج۲ ص ۷۶)

☆ امام احمد قسطلانی کا فیصلہ:۔

حضرت سیدنا امام شہاب الدین احمد قسطلانی علیہ الرحمہ کا فرمان ہے۔

''انا العاقب کا معنی ہے کہ تمام انبیاء کرام کے بعد آنے والا' آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا' خاتم النبین کا مطلب ہے آخری نبی' یعنی وہ نبی جس نے تمام نبیوں کو ختم کر دیا' یا جس کے آنے سے تمام انبیاء کرام کا سلسلہ ختم ہوگیا' اور بعض نے فرمایا کہ جس کے بعد کوئی نبی نہیں' حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ختم نبوت کے منافی نہیں' کیونکہ وہ آپ کے دین پر ہوں گے' خاتم النبین سے مراد یہی ہے کہ آپ ہی آخری نبی ہیں'' (ارشاد الساری ۶ ص ۲۱)

☆ امام محمد زرقانی کا فیصلہ:۔

حضرت سیدنا امام محمد بن عبد الباقی زرقانی علیہ الرحمہ کا فرمان ہے۔

''حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بھی خصوصیت ہے کہ آپ انبیاء و مرسلین کے خاتم ہیں' جیسا کہ اللہ کریم نے فرمایا ولکن رسول اللّٰہ و خاتم النبین' اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ آخری نبی ہیں۔ جس نے ان کا سلسلہ ختم فرما دیا یا آپ کے ساتھ ان کا سلسلہ ختم کر دیا گیا' امام احمد' ترمذی' حاکم نے صحیح اسناد کیساتھ نقل فرمایا جو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے' بیشک رسالت و نبوت منقطع ہوچکی' پس میرے بعد کوئی رسول اور کوئی نبی نہیں ہے' یا فرمایا وہ جس کے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔ وہ اپنی امت پر سب سے زیادہ مہربان ہے' جیسے بیٹے کیلئے باپ ایک ہے ویسے حضور اپنی امت کیلئے ایک ہی نبی ہیں۔ نزول عیسیٰ سے کوئی استحالہ نہیں پیدا ہوتا اسلئے کہ وہ آپ کے دین پر عمل کریں گے' اس کے ساتھ یہی مراد برحق

ہے کہ آپ ﷺ ہی اللہ کے آخری نبی ہیں'' (زرقانی ج۵ ص ۲۶۷)

☆ امام شہاب الدین تورپشتی کا فیصلہ:-

حضرت سیدنا امام شہاب الدین تورپشتی حنفی کا فرمان ہے۔

''یہی درست ہے کہ حضور ﷺ تمام پیغمبروں کے بعد تشریف لائے' انکے زمان (ظاہری) میں یا اس کے بعد تا قیامت کوئی اور نبی نہیں ہوسکتا' اگر کوئی اس میں شک کرے اور یہ کہے کہ انکے بعد کوئی نبی تھا یا نبی ہے یا ہوسکتا ہے یا یہ کہے کہ اسکا امکان ہے' تو وہ کافر ہے۔ ایمان کی درستی کی یہی شرط ہے کہ محمد مصطفےٰ ﷺ کو آخری نبی مانا جائے۔ (معتمد فی المعتقد)

☆ امام عبدالشکور سالمی کا فیصلہ:-

حضرت امام عبدالشکور سالمی علیہ الرحمہ کا فرمان ہے۔

''روافض کہتے ہیں کہ دنیا نبی سے خالی نہیں رہے گی' انکا یہ عقیدہ کفر ہے' کیونکہ اللہ نے فرمایا وخاتم النبین'' جو شخص ہمارے زمانہ میں دعوی نبوت کرے وہ کافر ہے۔ (تمہید)

☆ قاضی عیاض مالکی کا فیصلہ:-

حضرت سیدنا امام قاضی عیاض مالکی کا فرمان ہے۔

''یعنی اس طرح وہ بھی کافر ہے جو ہمارے نبی ﷺ کے زمانے میں کسی کی نبوت کا ادعا کرے جیسے مسیلمہ کذاب و اسود عنسی یا حضور کے بعد کسی کی نبوت مانے' اس لئے کہ قرآن و حدیث میں حضور کے خاتم النبین ہونے کی تصریح ہے' تو یہ شخص اللہ و رسول کو جھٹلاتا ہے ...... یہ سب کے سب کفار ہیں' نبی ﷺ کی تکذیب کرنے والے اس لئے کہ حضور اقدس ﷺ نے خبر دی کہ حضور خاتم النبین ہیں اور خبر دی کہ حضور کے بعد کوئی نبی نہیں اور اپنے رب عزوجل سے خبر دی کہ وہ حضور کو خاتم النبین اور تمام جہان کی طرف رسول بتاتا ہے اور امت نے اجماع کیا کہ یہ آیات و احادیث اپنے معنی پر ظاہر ہیں' جو کچھ ان سے مفہوم

ہوتا ہے' خدا اور رسول کی یہی مراد ہے' نہ ان میں کچھ تاویل ہے نہ تخصیص' تو کچھ شک نہیں کہ یہ سب طائفے بحکم اجماع امت و بحکم حدیث و آیت بالیقین کافر ہیں'' (ختم النبوۃ ص ۸۸ بحوالہ شفا عیاض ونسیم الریاض)

☆ امام شاطبی کا فیصلہ:۔

حضرت امام شاطبی علیہ الرحمہ نے فرمایا حضور کے بعد ہر مدعی نبوت اور مدعی عصمت' کافر' مرتد اور واجب القتل ہے' اس فتویٰ پر اجماع امت ہے'' (اعتصام ج ۲ ص ۲۶۳)

☆ امام سفارینی کا فیصلہ:۔

حضرت امام سفارینی علیہ الرحمہ کا فرمان ہے۔

''جو آدمی کہے کہ نبوت کوشش سے حاصل ہوسکتی ہے وہ زندیق ہے۔ اس کا قتل واجب ہے۔ ہمارے نبی اللہ کے آخری نبی ہیں'' (شرح عقائد سفارینی ص ۲۵۷)

☆ امام راغب اصفہانی کا فیصلہ:۔

امام لغت حضرت سیدنا راغب اصفہانی علیہ الرحمہ کا فرمان ہے۔

''اور نبی اکرم ﷺ خاتم النبین اس لئے ہیں کہ آپ نے نبوت کو ختم کر دیا ہے۔ یا آپ کی تشریف آوری سے نبوت مکمل ہوگئی ہے اور بعض نے فرمایا کہ جسکے ساتھ مہر لگائی جائے' اس کے معنی بھی یہی ہیں کہ اس کو منقطع کرنے والا' (مفردات ص ۱۴۲)

☆ امام ابو ابراہیم بخاری کا فیصلہ:۔

حضرت سیدنا ابو ابراہیم بخاری کا ارشاد ہے۔

''حضور پرنور ﷺ کے بعد کسی قسم کا نبی نہیں پیدا ہوسکتا' (شرح تعرف ج ۱ ص ۱۴)

☆ امام علی قاری کا فیصلہ:۔

حضرت سیدنا امام علی قاری قدس سرہ الباری کا فرمان ہے۔

''وَدَعْوَى النُّبُوَّةِ بَعْدَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفْر'' بِالْاِجْمَاعِ ''
یعنی ہمارے نبی اکرم ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کفر ہے' اس پر اجماع امت ہے'' (شرح فقہ اکبر ص ۲۰۲)

☆ امام محمود آلوسی کا فیصلہ:-

حضرت سیدنا امام محمود آلوسی علیہ الرحمہ کا فرمان ہے۔
'' حضور انور ﷺ کا آخری نبی ہونا وہ مسئلہ ہے جس پر آسمانی کتابیں ناطق ہیں' حضور کی سنت (احادیث) شاہد ہیں اور اس پر تمام امت کا اجماع ہے' اس کے خلاف دعویٰ کرنے والا کافر ہے' اگر وہ توبہ نہ کرے تو اسے قتل کر دیا جائے'' (روح المعانی ج ۷ ص ۶۸)

☆ امام مسلم کا فیصلہ:-

سند المحدثین حضرت امام مسلم علیہ الرحمہ نے صحیح مسلم میں باب باندھا ہے' ذِكْرُ كَوْنِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ' اسکے تحت حدیث پاک لکھی ہے۔ جئت فختمت الانبیاء' میں نے آخر میں آکر انبیاء کا سلسلہ ختم کر دیا'' (مسلم شریف ج ۲ ص ۲۴۸)

☆ امام ابن حجر مکی کا فیصلہ:-

حضرت سیدنا امام ابن حجر مکی قدس سرہ القوی کا فرمان ہے۔
'' جس شخص کا اعتقاد ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کے بعد بھی کسی پر وحی نازل ہوسکتی ہے تو وہ مسلمانوں کے اجماع کے مطابق کافر ہے'' (فتاویٰ ابن حجر مکی) آپ اعلام بقواطع الاسلام' میں فرماتے ہیں کہ اجماعی مسئلے کا انکار کفر ہے''

☆ امام محمد غزالی کا فیصلہ:-

سید المحققین حضرت امام محمد غزالی قدس سرہ' العالی کا فرمان ہے۔
'' تمام انبیاء کرام کے بعد ہمارے نبی اکرم ﷺ کو مبعوث کیا گیا اور حضور

کی نبوت کو وہ درجہ کمال عطا کیا گیا کہ اب اس پر زیادتی محال ہے اسی لئے حضور کو خاتم الانبیاء کہا جاتا ہے کہ آپکے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا''

☆ آیت خاتم النبین میں نہ کوئی تخصیص ہے نہ کوئی تاویل ہے اور جو کوئی اس میں کسی قسم کی تخصیص کرے اس کا کلام ہذیان ہے یہ تاویل اس کو کافر کہنے سے نہیں روکتی کیونکہ اس نے ایسی آیت کا انکار کیا جس پر امت کا اجماع اور اتفاق ہے کہ وہ ماول اور مخصوص نہیں ہے'' (کتاب الاقتصاد کیمیائے سعادت ص ۶۱)

☆ ''تمام امت مرحومہ نے لفظ خاتم النبین سے یہی سمجھا ہے کہ حضور اقدس ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور نہ کوئی رسول ہوگا اور تمام امت نے یہی مانا ہے کہ اس میں اصلاً کوئی تاویل یا تخصیص نہیں جو شخص اس لفظ کے عموم اور استغراق کو نہ مانے بلکہ اسے کسی تخصیص کی طرف پھیرے اس کی بات مجنون کی بات ہے اسے کافر کہنے کی کوئی ممانعت نہیں کہ اس نے نص قرآنی کو جھٹلایا جس کے بارے میں امت کا اجماع ہے کہ اس میں نہ کوئی تاویل ہے اور نہ کوئی تخصیص ہے' (کتاب الاقتصاد ص ۱۱۴)

☆ فتاویٰ عالمگیریہ کا فیصلہ:۔

فتاویٰ عالمگیریہ میں محققین فقہ کی جماعت نے متفقہ فیصلہ صادر کیا ہے۔

''یعنی اگر کوئی یہ کہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور یا کہے کہ میں پیغمبر ہوں اور مراد یہ لے کہ میں کسی کا پیغام پہنچانے والا ایلچی ہوں تو بھی کافر ہو جائے گا''

(فتاویٰ عالمگیریہ ج ۲ ص ۲۶۳)

☆ امام عبدالسلام کا فیصلہ:۔

حضرت امام عبدالسلام بن ابراہیم مالکی علیہ الرحمہ کا فرمان ہے۔

''ہمارے رب نے حضور پرنور ﷺ کی ذات پر تمام انبیاء کرام کا سلسلہ ختم فرما دیا جیسا کہ فرمایا وخاتم النبین ختم نبوت سے ختم رسالت بھی لازم آتی ہے''

(اتحاف المرید ص ۱۲۶)

☆ اہل لغت کا فیصلہ:-

لغت عربی کے ماہرین نے لفظ خاتم کا معنی آخر ہی کیا ہے۔

☆ لسان العرب میں ہے ''خَاتِمُهُمْ وَخَاتَمهُمْ اٰخِرُهُمْ''

☆ قاموس میں ہے ''وَالْخَاتِمُ وَاٰخِرُ الْقَوْمِ كَالْخَاتَمِ وَمِنْهُ قَوْلُه تعالٰى وَخَاتَمَ النَّبين اىْ اٰخِرُهُمْ''

☆ '' تاج العروس' میں ہے' وَمِنْ اَسْمَاءِ ہٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْخَاتِمُ وَالْخَاتَمُ وَهُوَ الَّذِىْ خَتَمَ النُّبوَّةَ بِمُجِيْئِهٖ''

☆ مفردات میں ہے وَخَاتَمَ النَّبِيِّنَ لِاَنَّه' خَتَمَ النُّبُوَّةَ اىْ تَمَّمَهَا بِمُجِيْئِهٖ''

ان تمام عبارات کا یہی مفہوم ہے کہ حضور انور ﷺ کے اسم خاتم کا معنی آخر ہے'

☆ ابن سیدہ نے المحکم میں لکھا ہے' وَخَاتِمُ كُلِّ شيىٍ وخاتمته' عاقبته' وآخرہ' (لسان العرب)

☆ مجمع البحار میں ہے' خاتم النبوة اى شيى يدل علٰى انه لانبى بعده' (مجمع البحار ج۱ ص ۳۲۹)

☆ صحاح العربیہ میں جوہری نے لکھا ہے' والخاتم والخاتم ...... آخرہ' ومحمد ﷺ خاتم الانبیاء علیہم السلام۔

☆ ابوالبقا نے کلیات میں لکھا ہے ''لان الخاتم اخر القوم'' (کلیات ص ۳۱۹)

☆ منتہی الارب میں ہے ''خاتم کصاحب مہر و انگشتری وآخر ہر چیزے وپایان آں وآخر قوم''

☆ صراح میں ہے ''خاتمة الشسیٰ اٰخره' ومحمد خاتم الانبیاء''

☆ امام ربانی کا فیصلہ:-

حضرت سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ' النورانی کا فرمان ہے۔

''محمد رسول اللہ ﷺ تمام نبیوں کے خاتم اور آپ کا دین تمام ادیان کا ناسخ ہے۔ اور آپ کی کتاب پہلی کتب سے بہترین ہے، آپکی شریعت کا ناسخ کوئی نہیں ہوگا۔ اور قیامت تک یہی شریعت رہے گی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو نزول فرمائیں گے وہ بھی آپ کی شریعت ہی پر عمل کریں گے اور آپ کے امتی کی حیثیت سے رہیں گے'' (دفتر دوم مکتوب ٦٧)

☆ شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا فیصلہ:۔

حضرت سیدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ القوی کا فرمان ہے۔

''حضور پرنور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے، لوگ آپکے زمانہ میں محشور ہوں گے، تو یہ مضمون آپ کے آخری نبی ہونے کی دلیل ہے'' (مدارج النبوۃ)

☆ امام عبدالرشید بخاری:۔

حضرت سیدنا امام عبدالرشید بخاری علیہ الرحمہ کا فرمان ہے۔

''اور اگر کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا اور جس نے اس سے معجزہ طلب کیا تو وہ کافر ہے، بعض فقہا کے نزدیک اگر اس نے اظہار عجز و رسوائی کیلئے معجزہ طلب کیا تو کافر نہیں ہوگا'' (خلاصۃ الفتاویٰ)

☆ امام احمد خفاجی کا فیصلہ:۔

حضرت سیدنا امام احمد شہاب الدین خفاجی علیہ الرحمہ کا فرمان ہے۔

''جو شخص بھی حضور پرنور ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کریگا، ہم اسے کافر کہیں گے، آپ ﷺ آخری نبی بن کر آئے۔ اس پر قرآن و حدیث کی نص ہے۔ پس اب نبوت کا دعویٰ کرنا اللہ اور اس کے رسول کو جھٹلانا ہے'' (نسیم الریاض)

☆ شیخ عبدالعزیز محدث دہلوی کا فیصلہ:۔

امام الہند حضرت سیدنا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہ کا فرمان ہے۔

'' حضور محمد مصطفےٰ ﷺ رسول ہیں اور تمام نبیوں میں آخری نبی ہیں''

(میزان العقائد)

☆ اعلیٰ حضرت امام بریلوی کا فیصلہ:۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی قدس سرہ' کے دور میں فتنہ قادیانیت پوری طرح سر اٹھا رہا تھا۔ آپ اپنے عہد کے مجدد تھے' آپ نے دیگر فتنوں کی طرح اس فتنے کی سرکوبی کا بھی فیصلہ فرمایا اور ''خنجر رضا'' سے پرخچے اڑا دیئے' آپ نے حضور خاتم المرسلین ﷺ کی شان ختم نبوت کو دلائل قاہرہ سے ثابت فرمایا اور دجال وقت مرزا قادیانی کی ''انگریزی نبوت'' سے خبردار کیا۔ نیز آپ نے انکار ختم نبوت کی ابتداء کرنے والے نام نہاد علماء کی بھی خوب خبر لی۔ آپ کا فرمان کتنا ایمان افروز ہے۔

'' اللہ عزوجل سچا اور اس کا کلام سچا۔ مسلمان پر جس طرح لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه ماننا اللہ سبحانہ' وتعالیٰ کو احد وصمد لاشریک لہ جاننا فرض اول ومناط ایمان ہے یونہی محمد رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبین ماننا' ان کے زمانے میں خواہ' ان کے بعد کسی نبی جدید کی بعثت کو یقیناً قطعاً محال و باطل جاننا فرض اجل وجزئے ایقان ہے۔ ولکن رسول اللہ وخاتم النبین نص قطعی قرآن ہے۔ اس کا منکر' نہ منکر بلکہ شبہ کرنے والا نہ شاک کہ ادنیٰ ضعیف احتمال خفیف سے تو ہم خلاف رکھنے والا قطعاً اجماعاً کافر ملعون مخلد فی النیران ہے' نہ ایسا کہ وہی کافر ہو بلکہ جو اس کے عقیدہ ملعونہ پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ جانے وہ بھی کافر' جو اس کے کافر ہونے میں شک وتردد کو راہ دے وہ بھی کافر بین الکافر جلی الکفران ہے'' (ختم نبوت ص٦)

'' مرزا کے مسیح ومثل مسیح ہونے میں اصلاً شک نہیں مگر لا واللہ' نہ مسیح کلمۃ اللہ علیہ صلوٰۃ اللہ بلکہ مسیح دجال علیہ اللعن والنکال'' (السوء العقاب ص٦)

'' السوء العقاب'' میں آپ نے مرزا قادیانی کے ''دس کفر'' ثابت کر کے اسے کافر قرار دیا ہے اور ساری ''قادیانی ذریت'' کی تکفیر فرمائی ہے۔ اور اس کے بارے میں اسلامی احکام واضح فرمائے ہیں۔ انکے بائیکاٹ کا حکم نافذ کیا ہے۔

آپ نے علماء کرام کی تصریحات کے مطابق لکھا ہے کہ "یہ لوگ دین اسلام سے خارج ہیں اور ان کے احکام بعینہٖ مرتدین کے احکام ہیں' اور شوہر کے کفر کرتے ہی عورت نکاح سے فوراً نکل جاتی ہے۔ اب اگر اسلام لائے' اپنے اس قول و مذہب سے بغیر توبہ کئے یا بعد اسلام وتوبہ عورت سے بغیر نکاح جدید کئے اس سے قربت کرے' زنائے محض ہو' جو اولاد ہو یقیناً ولد الزنا ہو" (ایضاً ص ۲۱)

"مرزا کے پیرو اگرچہ خود ان اقوال انجس الابوال کے معتقد بھی نہ ہوں۔ مگر جبکہ صریح کفر وہ کھلے ارتداد دیکھتے سنتے پھر مرزا کو امام و پیشوا و مقبول خدا کہتے ہیں' قطعاً یقیناً سب مرتد ہیں' سب مستحق نار" (ایضاً ص ۲۰)

☆ امام ابن اثیر جذری کا فیصلہ:۔

حضرت امام محمد ابن ائیر جذری علیہ الرحمہ نے بھی خاتم کا معنی آخر کیا ہے" (نہایہ ج ۲ ص ۱۰)

☆ علامہ احمد جیون کا فیصلہ:۔

اور نتیجہ دونوں صورتوں (خاتم کی تا بالفتح وبالکسر) میں ایک ہی ہے یعنی آخری' مدارک نے قرأت عاصم کیساتھ تفسیر آخر ہی فرمائی اور بیضاوی نے دونوں قرأتوں کی یہی تفسیر کی ہے' (تفسیر احمدی)

☆ امام ابوحیان اندلسی کا فیصلہ:۔

حضرت امام ابوحیان اندلسی قدس سرہ' کا فرمان ہے۔

"حضور سرور عالم ﷺ سلسلہ نبوت کو ختم فرمانے والے ہیں' یعنی آپ ﷺ سب سے آخر میں تشریف لائے' آپ کے بعد کسی کو نبوت پر فائز نہیں کیا جائے گا" (تفسیر بحرالمحیط ج ۷ ص ۲۳۲)

☆ امام نظام الدین نیشاپوری کا فیصلہ:۔

حضرت امام نیشاپوری قدس سرہ' کا فرمان ہے۔

"حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا' حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آخری زمانہ میں آنا اس کے منافی نہیں' کیونکہ وہ ان انبیاء کرام میں سے ہیں جو آپ سے پہلے مبعوث ہو چکے ہیں۔ اب وہ آپکی پیروی کرنے کیلئے آئیں گے" (تفسیر غرائب القرآن ج ۱۰ ص ۱۵)

☆ امام ترمذی کا فیصلہ:-

حضرت امام ترمذی علیہ الرحمہ نے جامع ترمذی شریف میں باب باندھا ہے۔ باب ذھبت النبوۃ' (ترمذی ج ۲ ص ۴۵)

☆ علامہ شوکانی کا فیصلہ:-

حضرت علامہ قاضی شوکانی نے لکھا ہے۔

"خاتم کا معنی ہے کہ آپ ﷺ نے سلسلہ نبوت کو ختم فرما دیا"

(تفسیر فتح القدیر ج ۴ ص ۲۸۵)

☆ امام قرطبی مالکی کا فیصلہ:-

حضرت امام قرطبی مالکی علیہ الرحمہ کا فرمان ہے۔

"خاتم زبر کے ساتھ ہو تو معنی ہے کہ انبیاء کرام کا سلسلہ آپ پر ختم ہو گیا' اور جمہور کے نزدیک خاتم کی تا زیر کیساتھ ہے۔ جس کا معنی ہے آپ نے سلسلہ نبوت کو ختم کر دیا۔ یعنی آپ سب نبیوں کے آخر میں تشریف لائے" (تفسیر قرطبی ج ۷ ص ۹۶)

☆ امام بیضاوی شافعی کا فیصلہ:-

حضرت سیدنا امام بیضاوی شافعی علیہ الرحمہ کا فرمان ہے۔

"حضور نبی معظم ﷺ انبیاء کرام میں سب سے آخری نبی ہیں' آپ نے سلسلہ نبوت کو ختم کر دیا اور نبوت پر مہر لگا دی' حضرت عیسیٰ کا آنا آپ کی نبوت میں قادح نہیں' وہ حضور پرنور ﷺ کے متبع کی حیثیت سے آئیں گے" (انوار

التنزیل ج۲ ص ۲۴۷)

☆ امام حافظ الدین نسفی کا فیصلہ:۔

حضرت امام حافظ الدین نسفی علیہ الرحمہ کا فرمان ہے۔
''خاتم النبین کا معنی ہے کہ حضور پرنور ﷺ سب نبیوں میں آخری نبی ہیں' آپ کے بعد کوئی نبی نہیں بن سکتا۔ عیسیٰ علیہ السلام تو آپ سے پہلے نبیوں میں سے ہیں' وہ دوبارہ آئیں گے اور شریعت محمدی پر عمل کریں گے۔ اور امت محمدی کے ایک فرد ہوں گے'' (تفسیر نسفی ج۳ ص ۳۰۶)

☆ امام ابن نجیم کا فیصلہ:۔

حضرت سیدنا امام ابن نجیم علیہ الرحمہ کا فرمان ہے۔
''اگر کوئی انبیاء کرام کا فرمان (کلمہ شک کیساتھ کہے مثلاً) اگر ان کا فرمان حق اور سچ ہے۔ تو وہ آدمی بھی کافر ہو جاتا ہے' اسی طرح اب جو کوئی یہ کہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں' تو وہ آدمی بھی کافر ہو جاتا ہے'' (بحر الرائق شرح کنز الدقائق)

☆ امام ابو جعفر احمد طحاوی کا فیصلہ:۔

امام الفقہ حضرت سیدنا امام ابو جعفر احمد طحاوی کا فرمان ہے۔
''حضور پرنور ﷺ کے بعد ہر قسم کا دعوی نبوت' بغاوت اور نفس کی اطاعت ہے'' (العقیدۃ السّلفیہ ص ۱۴)
''حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ' اللہ کے بندے اور اس کے نبی اور محبوب ہیں اور آخری نبی ہیں' انبیاء و مرسلین کے سردار ہیں'' (شرح الطحاویہ ص ۱۰۲)

☆ امام شہاب الدین الکردری کا فیصلہ:۔

حضرت امام شہاب الدین الکردری کا علیہ الرحمہ کا فرمان ہے۔
''حضور پرنور ﷺ پر ایمان لانے کا تقاضا ہے کہ ہم اعتقاد رکھیں کہ آپ آج بھی ہمارے رسول ہیں' اور انبیاء و رسل کے سلسلہ کو ختم فرمانے والے ہیں' جو

آدمی یہ کہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں مگر آخری رسول نہیں تو وہ آدمی مسلمان نہیں'' (فتاویٰ بزازیہ کتاب السیر ج ٦)

☆ امام عبدالغنی نابلسی کا فیصلہ:-

حضرت امام عبدالغنی نابلسی قدس سرہ' کا فرمان ہے۔

''ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کی نبوت کو جائز ماننا قرآن کی تکذیب ہے' کیونکہ قرآن تصریح فرما چکا ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم' اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں'' (فتاویٰ رضویہ بحوالہ شرح الفرائد ج٦ ص ٥٧)

☆ علامہ ثناء اللہ مظہری کا فیصلہ:-

حضرت امام ثناء اللہ مظہری قدس سرہ' کا فرمان ہے۔

''حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے سلسلہ نبوت کو ختم فرما دیا' اب آپ کے بعد کوئی نبی نہیں'' (تفسیر مظہری ج ٧ ص ٣٥٠)

☆ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کا فیصلہ:-

حضرت امام الہند الشاہ ولی اللہ دہلوی قدس سرہ' کا فرمان ہے۔

''حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبین ہیں' اللہ تعالیٰ نے حضور پر سلسلہ نبوت ختم فرما دیا' آپکے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا' حضور کی دعوت تمام جن و انس کیلئے عام ہے۔ آپ سب انبیاء سے افضل ہیں' ختم نبوت کی خصوصیت کے لحاظ سے بھی اور ایسے ہی اور خصائص کے اعتبار سے بھی'' (العقیدۃ الحسنہ ص ٢٨)

''ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا کو ختم کرنے والے ہوئے اس لئے ممکن نہیں کہ ان کے بعد کوئی نبی پایا جائے'' (تفہیمات الٰہیہ ج ٢ ص ١٣٧)

☆ امام ابن حزم اندلسی کا فیصلہ:-

حضرت امام ابن حزم ظاہری علیہ الرحمہ کا بیان ہے۔

''جو یہ کہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی آئے گا' اس کے کافر ہونے میں

دو مسلمانوں کا بھی اختلاف نہیں" (الملل والنحل ج ۳ ص ۲۴۹)

☆ امام ابوسعود محمد عمادی کا فیصلہ:۔

حضرت امام ابوسعود عمادی علیہ الرحمہ کا فرمان ہے۔
"خاتم النبین کا معنی ہے حضور انور ﷺ تمام انبیاء کرام کے آخر میں مبعوث ہوئے اور آپ نے سلسلہ نبوت پر مہر لگا دی" (تفسیر ابی سعود ج ۴ ص ۱۰۴)

☆ امام عبدالکریم جیلانی کا فیصلہ:۔

حضرت امام عبدالکریم جیلانی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب الانسان الکامل ص ۵ پر لکھا ہے "اَلصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّانَبِیَّ بَعْدَہٗ"

☆ حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی اور رد قادیانیت:۔

قطب العصر، تحریک ختم نبوت کے مجاہد کبیر حضرت اعلیٰ پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی نے اپنے عہد کے کذاب مرزا قادیانی کا ہر میدان میں مقابلہ کیا۔ حضرت پیر صاحب قدس سرہ، حرم شریف میں قیام فرمانا چاہتے تھے کہ وہاں حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمہ نے انہیں بتاکید مراجعت کا حکم دیا اور فرمایا:

"ہندوستان میں عنقریب فتنہ برپا ہونے والا ہے، لہٰذا تم ضرور اپنے ملک ہندوستان میں واپس چلے جاؤ، بالفرض اگر آپ ہند میں خاموش ہو کر بھی بیٹھ جائیں گے تو پھر بھی وہ فتنہ ترقی نہ کر سکے گا، پس ہم حضرت حاجی صاحب کے اس کشف کو اپنے یقین کی رو سے مرزا قادیانی کے فتنہ سے تعبیر کرتے ہیں"

(مقالات مرضیہ ص ۱۰۴)

حضرت حاجی صاحب علیہ الرحمہ کی پیشنگوئی کے مطابق آپکی مساعی جمیلہ نے فتنہ قادیانیت کی سازشوں پر پانی پھیر دیا۔ ۱۳۱۷ھ/۱۹۰۰ میں آپ نے شمس الہدایہ لکھ کر حیات مسیح پر زبردست دلائل قائم کئے۔ مرزا قادیانی ان دلائل کا

جواب تو نہ دے سکا البتہ مناظرے کا چیلنج دے دیا۔ ۲۵ جولائی ۱۹۰۰ کی تاریخ برائے مناظرہ طے پائی۔ حضرت پیر صاحب اور علماء کی بہت بڑی جماعت مقررہ تاریخ پر شاہی مسجد لاہور میں پہنچ گئی' لیکن مرزا قادیانی کو سامنے آنے کی جرأت نہ ہوسکی' اس خفت کو مٹانے کیلئے ۱۵ دسمبر ۱۹۰۰ء کو سورۃ فاتحہ کی تفسیر ''اعجاز المسیح'' کے نام سے عربی زبان میں شائع کی' جسکے بارے میں مرزا قادیانی یہ تاثر دے رہا تھا کہ یہ الہامی تفسیر ہے۔ حضرت پیر صاحب نے ۱۹۰۲ء میں ''سیف چشتیائی' لکھ کر شائع فرما دی' جس میں مرزا صاحب کی عربی دانی کی قلعی کھول دی اور قادیانی دعوؤں کی دھجیاں بکھیر دیں' یہ کتاب آج تک لاجواب ہے'' (مہر منیر ص ۲۰۶)

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ قبلہ عالم گولڑوی علیہ الرحمہ نے فتنہ قادیانیت کی سرکوبی فرما کر اسلامیان برصغیر پر بہت بڑا احسان فرمایا ہے' آپ کو اپنے عہد کا مجدد بھی کہا جاتا ہے۔

☆ امیر ملت علی پوری اور رد قادیانیت:۔

شیخ الطریقہ' امام الشریعۃ حضرت سیدنا پیر جماعت علی شاہ علی پوری قدس سرہٗ نے ردقادیانیت میں تاریخی کردار ادا فرمایا۔ آپ تحریک ختم نبوت اور تحریک پاکستان کی روح رواں تھے۔ آپ نے نارووال' سیالکوٹ' لاہور کے علاقوں میں میرزائی ذریت کے اثر ونفوذ کو تباہ حال کردیا۔ اس محمدی شیر کی للکار کے چند مناظر دیکھے اور ایمان تازہ کیجئے۔

'' ہم نے مرزا کا بہت انتظار کیا ہے لیکن وہ سامنے نہیں آیا' پیشگوئی کرنا میری عادت نہیں' لیکن میں بتا دیتا ہوں کہ مرزا کا خدائی فیصلہ ہوچکا ہے' خدا کے فضل وکرم سے وہ میرے مقابلے میں نہیں آئے گا' کیونکہ میرا نبی سچا ہے' اور میں صدق دل سے اس نبی کا غلام ہوں' آپ دیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ چوبیس گھنٹوں کے اندر اندر اپنے حبیب پاک ﷺ کے صدقے میں ہمیں اس جھوٹے نبی سے نجات عطا فرمائے گا''

''مرزا قادیانی عنقریب ذلت و رسوائی کی موت مرے گا' اور تم اسکی موت اپنی آنکھوں سے دیکھو گے' میری پیشنگوئی کو مرزا کی پیشنگوئی کی طرح مت سمجھنا''

''اگر وہ بارہ برس تک ٹھہر سکتا ہے تو ہم چوبیس برس کا ڈیرا جمائیں گے مگر مرزا کا تو خدائی فیصلہ ہو چکا ہے''

حضرت امیر ملت عظیم مبلغ اسلام تھے' آپ کے دست حق پرست پر ہزاروں مرزائیوں' عیسائیوں اور ہندوؤں نے اسلام قبول کیا۔

☆ علامہ محمد اقبال اور رد قادیانیت:۔

عظیم مفکر اسلام اور شاعر مشرق حضرت علامہ محمد اقبال علیہ الرحمہ نے اسلامیان عالم کے مردہ دلوں میں حرارت پیدا کرنے کیلئے آفاقی کلام لکھا اور اپنے دور کے بڑے بڑے فتنوں سے قوم وملت کو روشناس کرایا۔ آپ کا فرمان ہے۔

☆ ''میں اس باب میں کوئی شک و شبہ اپنے دل میں نہیں رکھتا کہ یہ ''احمدی'' اسلام اور ہندوستان دونوں کے غدار ہیں'' (مجلۃ الحقیقہ ستمبر ۲۰۰۱ء)

میں نہ عارف نہ مجدد نہ محدث نہ فقیہ — مجھ کو معلوم نہیں کیا ہے نبوت کا مقام
عصر حاضر کی شب تار میں دیکھی میں نے — یہ حقیقت کہ ہے روشن صفت ماہ تمام
وہ نبوت ہے مسلماں کیلئے برگ حشیش
جس نبوت میں نہیں قوت و شوکت کا پیام

غدار وطن اس کو بتاتے ہیں برہمن — انگریز سمجھتا ہے مسلماں کو گداگر
پنجاب کے ارباب نبوت کی شریعت — کہتی ہے کہ یہ مومن پارینہ ہے کافر
آوازۂ حق اٹھتا ہے کب اور کدھر سے
مسکیں دلم ماندہ دریں کشمکش اندر

عصر من پیغمبرے ہم آفرید — آنکہ در قرآں بجز خود را ندید
تن پرست وجاہ مست وکم نگاہ — اندرونش بے نصیب ازلا الہ
در حرم زاد وکلیسارا مرید — پردۂ ناموس مارا پر درید

دامن او گرفتن ابلہی است سینہ او از دل روشن تہی است
الحذر از گرمی گفتار او الحذر از حرف پہلو دار او
شیخ او لرد فرنگی را مرید گرچہ گوید از مقام بایزید
گفت دیں را رونق از محکومی است زندگانی از خودی محرومی است

دولت اغیار را رحمت شمرد
رقصہا گرد کلیسا کرد و مرد

☆ حضرت میاں شرقپوری اور رد قادیانیت:۔

حضرت اعلیٰ، شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری علیہ الرحمہ ایک نابغہ عصر شخصیت کے حامل تھے، آپ نے اپنے عہد میں اسلامیان برصغیر کی راہنمائی کا فریضہ انجام دیا، آپ نے قادیانیت کو بیخ وبن سے اکھاڑنے کیلئے تاریخ ساز خدمات انجام دیں۔صرف ایک واقعہ ملاحظہ فرمائیں۔

"پیر کرم شاہ صاحب سکنہ بھوپن کلاں نزد حافظ آباد اعلیٰ حضرت میاں صاحب شرقپوری کے مریدین باصفا میں سے تھے، انہوں نے مولف سے بیان کیا کہ ایک زمیندار مردان علی نامی، صاحب ثروت تھا، مگر تھا بڑا آزاد خیال، نیچری قسم کے اعتقادات رکھتا تھا۔ مرزائیت کی طرف مائل تھا اور وقتاً فوقتاً قادیان بھی جایا کرتا تھا۔ ایک بار کسی شخص کیساتھ اعلیٰ حضرت شرقپوری کی خدمت میں ایک مسئلہ لے کر حاضر ہوا۔ اس کی نیت یہ تھی کہ اگر اعلیٰ حضرت شرقپوری سے بھی یہ عقیدہ حل نہ ہوا تو قادیان جا کر مرزا غلام احمد کی بیعت کرلوں گا، پیر کرم شاہ کا بیان ہے کہ وہ میاں صاحب کی صرف ایک نگاہ سے اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھا اور اپنی زبان سے کہنے لگا، مرزا جھوٹا، مرزا جھوٹا، مرزا جھوٹا، اس اقرار کے بعد جب وہ ہوش میں آیا تو فوراً اپنے خیالات فاسدہ سے تائب ہوا، (خزینہ کرم ص ۵۲۱)

☆ حضرت خواجہ غلام فرید اور رد قادیانیت:۔

فخر الواصلین حضرت خواجہ غلام فرید تاجدار کوٹ مٹھن شریف ۔نے بھی اپنے دور کی عظیم شخصیات کے شانہ بشانہ فتنہ قادیانیت کو جہنم واصل کیا۔ آپ کا فرمان

ہے۔

'' قادیانی فرقہ ناری اور جہنمی ہے۔ حضور سرور کائنات ﷺ پر نبوت ختم ہوچکی ہے۔ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا'' (مجلۃ الحقیقہ ستمبر ۲۰۰۱ء)

☆ مولانا ابوالحسنات اور تحریک ختم نبوت:۔

مفسر شہیر، غازی کشمیر حضرت علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد لاہوری قدس سرہ، نے تحریک ختم نبوت میں نہایت قابل قدر کردار ادا فرمایا، جب پاکستان میں تمام مسالک کے علماء نے متحدہ مجلس عمل ۱۹۵۳ء میں قائم کی تو آپ کو اس کا صدر بنایا گیا، آپ نے خواجہ ناظم الدین کی حکومت سے مطالبہ کیا کہ قادیانی وزیر خارجہ ظفر اللہ کو برطرف کیا جائے اور مرزائیوں کو قانونی طور پر غیر مسلم قرار دیا جائے۔ خواجہ صاحب نے اپنے پاس آنے والے قائدین وفد کو گرفتار کرلیا، جس کے نتیجے میں ملک گیر تحریک ختم نبوت کا آغاز ہوا۔ حضرت علامہ ابوالحسنات قادری اور دیگر زعماء کو سکھر جیل میں منتقل کر دیا گیا۔ وہاں جیل میں آپ کو خبر ملی کہ اکلوتے فرزند مولانا سید خلیل احمد قادری کو تحریک ختم نبوت میں حصہ لینے پر پھانسی کی سزا دے دی گئی، تو آپ نے بے ساختہ کہا،

'' الحمد للہ! اللہ تعالیٰ نے میرا یہ معمولی ہدیہ قبول فرما لیا'' (الیواقیت المہر یہ ص ۷۸)

ردقادیانیت میں آپ نے ایک کتاب ''مرزائیت پر تبصرہ'' بھی لکھی۔ الغرض آپ جیسی مخلص شخصیات کی برکتوں سے قادیانیوں کو ۱۹۷۴ء میں ''غیر مسلم اقلیت'' قرار دیا گیا، آپ واقعی تحریک ختم نبوت کی جان تھے۔

☆ حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری کا فیصلہ:۔

مفسر قرآن حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری علیہ الرحمہ کا فرمان ہے۔

'' جب کوئی چیز اپنی انتہا کو اور آخر کو پہنچ جائے تو عرب کہتے ہیں۔ ختم الشی یختمہ، اور ہر چیز کے آخر کو خاتم کہتے ہیں۔ مثلاً سورت کی آخری آیت کو خاتمہ السورۃ کہیں گے، خَتَّامُ الْقَوْمِ خَاتِمُھُمْ وَخَاتَمُھُمْ، ان لفظوں کا معنی

ہے، قوم کا آخری فرد، حضور ﷺ اس معنی میں خاتم الانبیاء ہیں، خاتم اور خاتم حضور کے اسماء میں سے دو اسم ہیں۔ قرآن کریم میں خاتم النبین کا جو لفظ ہے اس کا معنی ہے سب سے آخر میں آنے والا'' (ضیاء القرآن سورۃ الاحزاب)

☆ حضور نقش لاثانی اور تحریک ختم نبوت:۔

شہنشاہ لاثانی علی پوری قدس سرہ القوی کے جانشین حضرت پیر سید علی حسین شاہ نقش لاثانی کسی تعارف کے محتاج نہیں، آپ کی دینی، سیاسی اور معاشرتی مساعی جمیلہ زبان زد عام ہیں، آپ نے ''ختم نبوت یوتھ فورس'' کے نوجوانوں کی حوصلہ افزائی فرمائی اور واشگاف لفظوں میں فرمایا، تم ختم نبوت کی عزت و ناموس پر قربان ہو جاؤ، اس میں تمہاری کامیابی ہے، آپ نے اپنے لاکھوں مریدین کے دلوں میں ختم نبوت کی محبت و اہمیت کو اجاگر فرمایا اور قادیانیت سے شدید نفرت دلائی۔ خطیب تحریک ختم نبوت حضرت مولانا افتخار الحسن فیصل آبادی، حضرت مولانا غلام حسین گوجروی، حضرت مولانا غلام رسول گل فیصل آبادی، حضرت علامہ پروفیسر محمد حسین آسی، جیسے لوگ آپ کے تربیت یافتہ ہوئے۔ جو خرمن قادیانیت پر برق خاطف بن کر گرے۔

☆ دیگر زعماء اہل سنت:۔

اہل سنت و جماعت کے جلیل القدر علماء و مشائخ کا کردار نہایت تابناک ہے۔ انہوں نے پاکستان بنایا اور پاکستان میں اٹھنے والے ہر خوفناک فتنے کے سامنے سیسہ پلائی دیوار بن گئے۔ قادیانیوں کے خلاف ختم نبوت کے پروانے اس انداز سے سرگرم عمل ہوئے کہ زمانہ آج بھی انکی سرفروشیوں کو یاد کرتا ہے۔
حضرت مولانا مفتی عبداللہ ٹونکی، حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی، حضرت علامہ احمد سعید کاظمی، حضرت مولانا فیض الحسن شاہ آلومہاری، مولانا اصغر علی روحی، مولانا امام الدین رائے پوری، مولانا محمد شریف کوٹلوی، مولانا محمد سردار احمد لائل پوری، مولانا غلام احمد دستگیر، مولانا عبدالغفور ہزاروی، مولانا محمد عمر اچھروی جیسے تاجداران سخن نے ملک وقوم کو اس فتنے سے بچانے کیلئے کوئی دقیقہ فروگذاشت

نہ کیا' پھر مولانا الشاہ احمد نورانی کے تاریخی کردار کو کون فراموش کرسکتا ہے' جناب محبوب رسول قادری رقمطراز ہیں۔

'' مولانا شاہ احمد نورانی کی اس تاریخی قرارداد کے نتیجے میں (جو ۳۰ جون ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی میں پیش کی گئی تھی) تاریخ ساز فیصلہ پوری مسلم برادری کا سرفخر سے بلند کرگیا اور تب سے اب تک قادیانی ذریت ماتم کناں ہے اور اپنے باطل نظریات کی سزا بھگت رہی ہے'' (مجلۃ الحقیقہ ستمبر ۲۰۰۱ء ختم نبوت نمبر)

مولانا نورانی کے رفیق دیرینہ حضرت مجاہد ملت مولانا عبدالستار خان نیازی ختم نبوت پر قربان ہونے والے عظیم انسان تھے' آپ کو سزائے موت بھی سنائی گئی۔ مگر ان جانبازان اسلام کو موت سے کیا ڈر ہوگا جو رسول اللہ کے نام پر فدا ہونے کیلئے پیدا ہوئے۔

ہر کہ عشق مصطفٰے سامان اوست
بحرو بردر گوشۂ دامان اوست

حضرات شعراء کے فیصلے

باب نمبر۶

حضرات شعراء کے فیصلے

☆☆☆

یَا خَاتَمَ الرُسُل الْمُبَارِکِ صِنوَةً
صَلَّی علَیْکَ مُنَزِّلُ الْقُرآنِ
(حضرت سیدہ زہرا)

کہا جاتا ہے کہ ''الشعراء تلامیذ الرحمٰن'' شاعر حضرات رحمٰن کے شاگرد ہوتے ہیں' ہماری نظر میں شاعری بھی دراصل وہی قابل قدر ہے جس میں کوئی پیغام پوشیدہ ہے۔ محض لب و رخسار' کی باتیں تو ضیع اوقات کا باعث ہو سکتی ہیں' قوم و ملت کی بیداری کا پیش خیمہ نہیں۔ جب ملت اسلامیہ مختلف ادوار میں فتنوں کا شکار ہوئی تو شاعری کی مقصدیت و افادیت سے آشنا اور اس نعمت سے مالا مال لوگوں نے اپنے حسن کلام سے مردہ تنوں میں روح پھونک دی' ان کے رقت اثر لفظوں نے صور اسرافیلی کا کام دکھایا' کیا زمانہ مولانا رومی' مولانا جامی' شیخ سعدی' حافظ شیرازی کی معجز بیانیوں کو فراموش کر سکتا ہے' کیا اقبال وظفر کی زمزمہ پردازیاں ختم ہونے والی چیزیں ہیں' جب برصغیر پاک و ہند میں انگریزوں کے سبز قدم آئے تو انہوں نے ایمانیان ہند کے جسم کو ہی نہیں روح کو بھی تسخیر کرنا شروع کر دیا' انکی خودی اور غیرت ملی کو چیلنج کرنے لگے' مسلمان بدل رہے تھے' تہذیب بدل رہی تھی' تمدن بدل رہا تھا' لباس و زبان میں تبدیلی آ رہی تھی' عقیدوں میں تغیر آ رہا تھا۔ انہوں نے غلامان اسلام کو اپنا غلام بنانے کیلئے کئی محاذ کھول رکھے تھے' اس وحشتناک ماحول میں چند شعرائے اسلام نے اپنے کلام و بیان سے ملت کے عروق مردہ میں جان ڈال دی' حضرت اکبرالٰہ آبادی' حضرت علامہ محمد اقبال' حضرت ظفر علی خان اور حضرت حفیظ جالندھری جیسے ملی شاعروں کا نام آفتاب نیمروز کی طرح درخشاں ہے۔

آج بھی غیر مذہبی تمدن عام ہے' انگریز جانے کے باوجود ہمارے فکر وشعور میں پروان چڑھ رہا ہے۔ نئی نسل اس کی عادات و خصائل کی دلدادہ نظر آتی ہے۔ اس کی تہذیب کے گہرے اثرات لوگوں کی لوح دل پر نقش ہو رہے ہیں' افسوس اسلام' اپنے چھپن اسلامی ملکوں میں ایک پردیسی کی زندگی گزار رہا ہے۔ بڑے بڑے مذہبی گھرانوں کی اولاد بے راہروی کا شکار ہو رہی ہے' دنیا داروں کا ذکر ہی کیا؟

ان حالات سے قادیانی راہزن خوب فائدہ اٹھا رہے ہیں' کاش ٹی' وی کے ہوش ربا مناظر سے جان چھڑا کر کوئی ان ملی شاعروں کے کلام و بیان سے روشنی مانگے' ہم کتنی عجیب بات لکھ رہے ہیں' قوم کے پاس تو قرآن پڑھنے کیلئے وقت نہیں ظفر و اقبال کے دیوان کون پڑھے' یہ پوری قوم کیلئے لمحہ فکر ہے۔

اس باب میں چند شہرہ آفاق شعراء کا ایمان افروز اور شیطان سوز کلام پیش کیا جاتا ہے' شاید اچھے دلوں سے نکلنے والی کوئی آواز' کسی کے مضراب دل پہ ٹھوکر لگا کر سوئے ہوئے نغمات جاں کو بیدار کر دے اور اس میں احساس زیاں کی کسک نمودار ہو جائے۔ اس باب میں ان اشعار کا انتخاب کیا گیا ہے جن میں حضور ﷺ کی ختم نبوت کا بالخصوص ذکر پاک موجود ہے۔ چند بزرگ صوفیہ کا کلام بھی اس موضوع پر شامل تحریر ہے۔ پڑھیے اور ایمان تازہ کیجئے۔

☆ حضرت امام زین العابدین

قُرْاٰنُه' بُرْهَانُنَا فَسُخًا لِاَدْيَانٍ مَّضَتْ

اِذْ جَآءَ نَا اَحْكَامُه' كُلَّ الصُّحُفُ صَارَ الْعَدَمْ

ترجمہ: ان کا قرآن ہمارے لئے دلیل کا حل ہے۔ جس نے سابقہ ادیان کو منسوخ کر دیا۔ اس کے احکام آئے تو پچھلے صحائف معدوم ہو گئے۔

☆ مولانا احمد رضا خان بریلوی

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی　　سب سے بالا و والا ہمارا نبی

بزم آخر کا شمع فروزاں ہوا　　نور اول کا جلوہ ہمارا نبی

بجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی
قرنوں بدلی رسولوں کی ہوتی رہی
چاند بدلی سے نکلا ہمارا نبی

☆ علامہ محمد اقبال

ہو بندۂ آزاد اگر صاحب الہام ہے اس کی نگہ فکر و عمل کیلئے مہمیز
اس کے نفس گرم کی تاثیر ہے ایسی ہو جاتی ہے خاک چمنستان شرر آمیز
اس مرد خود آگاہ وخدا مست کی صحبت دیتی ہے گداؤں کو شکوہ جم و پرویز
محکوم کے الہام سے اللہ بچائے
غارت گرا قوام ہے وہ صورت چنگیز

☆ مولانا ظفر علی خان

اکملت لکم پڑھ کے زبان عربی میں ظلی و بروزی کی نبوت کو مٹا دوں
ہے جن کو محمد کی مساوات کا دعویٰ مثوہ جہنم کی وعید ان کو سنا دوں
کچھ فرق بروز اور تناسخ میں نہیں ہے انکار ہو جن کو انہیں اقرار کرا دوں
اسلام سے جس قوم کو ہے کچھ بھی محبت
میں اس کیلئے راہ میں آنکھوں کو بچھا دوں

☆ اکبر الہ آبادی

ابھرے ہیں عیب ان کے اور خوبیاں دبی ہیں
بے دین اگر نہیں ہیں تو شیخ جی غبی ہیں
اپنی ہوس کے آگے ملت کو چھوڑ بھاگے
اور کہہ دیا کہ ہم تو اس عہد کے نبی ہیں

☆ جناب شورش کاشمیری

طاعت رب العلیٰ، عشق محمد مصطفےٰ رہروان دین پیغمبر کی بنیادیں ہیں دو

بیسوا کا عارض گلگوں ہے زعم سلطنت ۔۔۔ دامن فرمان روائی خون ناحق سے نہ دھو

سید الکونین کی پھٹکار اس ملعون پر
جس کے دل میں ہے نبوت کا تصور گومگو

☆ جناب علی اصغر چشتی

آ تجھ کو بتاؤں کہ بہت خوار ہے مرزا ۔۔۔ ابلیس کے پھندے میں گرفتار ہے مرزا
فرعون کو جس نفس نے دریا میں ڈبویا ۔۔۔ اس نفس خبیثہ کا پرستار ہے مرزا
شیطاں کی غلامی میں ملی جس کو نبوت ۔۔۔ رسوائے زمانہ وہ سیہ کار ہے مرزا
گرگٹ کی طرح رنگ بدلنا پڑا جس کو ۔۔۔ پھر بھی رہا ناکام وہ مکار ہے مرزا

ساقی نے دیئے جام جو چشتی کو مسلسل
پی پی کے کہا اس نے کہ مردار ہے مرزا

☆ جناب منتظر درانی

وہ کاذب ہے اکذب ہے جھوٹا نبی ہے ۔۔۔ وہ جھوٹا ہے مہدی وہ شطاں جلی ہے
کبھی ہے بروزی کبھی ہے وہ ظلی ۔۔۔ حقیقت میں انگریز کا ہے مصلی
مسیلمہ طلیحہ کا ہے وہ برادر ۔۔۔ وہ دریائے کذب و ریا کا شناور
وہ بیگم محمدی پہ مرتا رہا ہے ۔۔۔ سدا اس کی فرقت میں جلتا رہا ہے
فقط ٹیچی ٹیچی ہے پیغام اس کا ۔۔۔ جہنم کے ماتھے پہ ہے نام اس کا

☆ جناب عارف صحرائی

پالا پڑا ہے فتنوں سے امت کو جس قدر
دیں کے خلاف برپا کیا سب ہی نے غدر
اس حد تلک نہ کوئی بھی بڑھ پایا آج تک
فتنہ ہے قادیان کا سب سے عجیب تر
برطانوی نبی تیری پرواز خوب ہے
دیں میں نقب لگائی ہے ایمان لوٹ کر

الحاد کی بنیاد کو ڈھانے کا عزم ہے ربوہ ہو قادیان ہو یا ہو کوئی نگر

☆ جناب ناشر حجازی

ترے ہی واسطے حق نے کیئے ہیں بحر و بر پیدا
ستارے اور قمر پیدا، گلستاں اور شجر پیدا
فدا ہے جان میری عظمت ختم نبوت پر
کچل دوں گا خلاف اس کے، کہیں ہو فتنہ گر پیدا
کیا انگریز نے تھا دامن ملت کو صد پارہ
خدا کے فضل سے اب ہو رہے ہیں بخیہ گر پیدا
شہیدان وفا کا خون ضائع ہو نہیں سکتا
کہ ملت کے صدف میں ہو رہے ہیں پھر گہر پیدا

☆ جناب فیروز فتح آبادی

نبی کی عزت و حرمت پہ مرنا عین ایماں ہے
سر مقتل بھی ان کا ذکر کرنا عین ایماں ہے
ڈراتا ہے ہمیں دار و رسن سے کیوں ارے ناداں
نبی کے عشق میں سولی پہ چڑھنا عین ایماں ہے
جو فتنہ ملت بیضا کی بنیادوں سے ٹکرائے
میرے نزدیک اس کا سر کچلنا عین ایماں ہے
چلا ہوں سوئے مقتل پھر لگائے جان کی بازی
قضا سے مسکراتے کھیل جانا عین ایماں ہے

☆ جناب میر ناسک

لگائی جب سے مغنی نے ساز پر مضراب
مچلتے اشک ہیں آنکھوں میں جان ہے بے تاب
یہ بانکپن جو ازل سے ملا شہیدوں کو

شفق میں لعل بدخشاں ہیں گل میں مے نایاب
تہی ہیں بادۂ حب نبی سے سب کے سبو
نہ سر اٹھاتے کبھی ورنہ دشمن و کذاب
وہ آگ لالہ و گل کی رگوں نے کب پائی
تپش سے جسکی ہیں ناسک کے جان و دل بے تاب

☆ سید امین گیلانی

ختم رسل کے بعد پیمبر غلط غلط — نازل ہو اب کتاب کسی پر غلط غلط
ہے باعث نجات فقط مصطفےٰ کی ذات — ہو اور کوئی شافع محشر غلط غلط
نشہ' یہ معرفت کا کہیں سے نہ مل سکا
تجھ سا کوئی ہو ساقی کوثر غلط غلط

☆ جناب ازھر درانی

حشر تک ماتم کریگی سرزمین قادیاں — کیوں لیا تو نے جنم اس پر لعین قادیاں
فتنہ دجال جس کی تو نے رکھی تھی بنا — اسکا مدفن بن رہی ہے اب زمین قادیاں
جاگ اٹھے ہیں پاسبان دین ختم المرسلیں
اب مٹا کر چین لیں گے جگ سے دین قادیاں

☆ جناب مظفر وارثی

اظہار میں باطن کی حقیقت نہیں ہوتی
مرزائی کا دل ہوتا ہے صورت نہیں ہوتی
آئین کی رو سے مسلمان نہیں ہیں
تاویل کی محتاج شریعت نہیں ہوتی
مرعوب کسی دعوے سے ہوتا نہیں قانون
انصاف کی آواز میں لکنت نہیں ہوتی
چپ رہتا مظفر تو گنہگار ٹھہرتا — سچ کہنے سے توہین عدالت نہیں ہوتی

☆ شیخ سلیمان بجیری

خَتمٌ عَلٰی کُلِّ ذِیْ التَّکلِیفِ مَعرِفَۃُ
اَلْاَنبِیَاءِ عَلَی التَّفْضِیلِ قَدْ عُلِمُوْا
فِیْ تِلْکَ حُجَّتُنَا مِنْھُمْ ثَمَانِیَۃٌ
مِنْ بَعْدِ عَشْرٍ وَّ یَبْقٰی سَبْعَۃٌ وَّھُمْ
اِدْرِیْسُ وَھُوْدٌ شُعَیْبٌ صَالِحٌ وَکَذَا
ذُوالْکِفْلِ اٰدَمُ بِالْمُخْتَارِ قَدْ خُتِمُوْا

1 ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ ان انبیاء کرام کا عرفان حاصل کرے جن کے اسماء گرامی قرآن میں موجود ہیں۔

2 ہماری حجت پچیس انبیاء کرام ہیں جن میں سات کے اسماء گرامی یہ ہیں۔

3 حضرت ادریس، ہود، شعیب، صالح، ذوالکفل، آدم اور محمد مصطفٰے پر سب کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے۔ یعنی حضور احمد مختار، مدنی تاجدار ﷺ آخری نبی بن کر آئے۔

☆ مولانا عبدالرحمٰن جامی

خاتم الانبیاء والرسل است دیگراں ہمچو جزو اوچو کل است
وزپئے او رسول دیگر نیست بعد ازاں ہیچ کس پیمبر نیست
چوں در آخر زماں بقول رسول کند از آسماں مسیح نزول
پیرو دین و شرع او باشد تابع اصل و فرع او باشد
دیں ہمہ شرع و دین او داند
ہمہ کس را بدین او خواند

☆ مولانا نظامی گنجوی

کنت نبیاً کہ علم پیش برد ختم نبوت بمحمّد سپرد

☆ پروفیسر محمد حسین آسی

شاہ کونین، شہنشاہ رسالت بھی ہیں
فاتح و خاتم ادوار نبوت بھی ہیں
نائب حضرت حق، مالک دین و دنیا
خازن و قاسم ہر دولت و نعمت بھی ہیں
وجہ تخلیق ہیں یہ خواجہ لولاک لما
جان مخلوق بھی ہیں، شان ہدایت بھی ہیں
ان کے دربار سے کوئی نہیں خالی پھرتا
مرجع خلق بھی، مختار بھی، رحمت بھی ہیں

☆ غلام مصطفیٰ مجددی

نبی اعظمؐ، رسول آخر، محمدؐ، احمدؐ، شفیع و حاشر
تمام جس پر ہوئی نبوت وہ خاتمیت کا کنز ظاہر
وہ آئینہ جمال مولا وہ جلوۂ اختیار قادر
جو منکر ختم مرسلیں ہے جہان محشر میں ہوگا خاسر
مجھے لحد کی سزا کا غم کیا میرا نبی ہے جو میرا ناصر
اسی کی آمد کے منتظر تھے قیام ہستی کے سب مظاہر
اسی کی خوشبو سے کھل رہے ہیں زمانے بھر کے حسین مناظر
وہ جس کے نطق و بیاں سے سہمے یہودی، کاھن، مجوسی، ساحر
غلام کیوں کر بیاں کریں گے
ثنائے خواجہ ہے حد سے باہر

☆ حضرت غلام مصطفیٰ عشقی

یَا شَفِیعَ الْوَرٰی سَلَامٌ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ الْھُدٰی سَلَامٌ عَلَیْکَ
خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ سَلَامٌ عَلَیْکَ سَیِّدُ الْاَصْفِیَاءِ سَلَامٌ عَلَیْکَ

☆ مولانا جلال الدین رومی

سید و سرور محمد نور جاں — بہتر و مہتر شفیع مذنباں
با محمد نور عشق پاک جفت — بہر عشق اورا حق لولاک گفت
پس کرمہائے الٰہی بیں کہ ما — آمدیم آخر زماں در انتہا
منتہی در عشق اوچوں بود فرد — پس مرا درز انبیاء تخصیص کرد
آخرین قرنہا پیش از قرون — در حدیث است آخرون السابقون
چون بآزادی نبوت ہادی است — مومناں را ز انبیاء آزادی است

مکمل از پیغمبر ایام خویش
تکیہ کم کن برفن وبر کام خویش

☆ علامہ واعظ کاشفی

توئی شاہ ایوان ختم الرسل — توئی ماہ تابان ہادی السبل
بہ پیش تو آدم چوخاکے براہ — زشرم تو یوسف چو آبے بچاہ

توئی شاہ دیں جملہ خیل تواند
تو مقصود و اینہا طفیل تواند

☆ مولانا سعدی شیرازی

ہمہ انبیاء در پناہ تواند — مقیم در بارگاہ تواند
تو ماہ منیری ہمہ اختراند — تو سلطان ملکی ہمہ چاکراند

☆☆☆

آں ذات خداوند کہ مخفی ست بعالم — پیدا وعیاں است بچشمان محمد
توریت کہ برموسیٰ و انجیل کہ برعیسیٰ — شد محو بیک نقطۂ فرقان محمد

یک جاں چہ کند سعدی مسکیں کہ دوصد جاں
سازیم فدائے سگِ دربانِ محمد

(صلی اللہ علیہ وسلم)

☆ علامہ جان محمد قدسی

مرحبا سید مکی مدنی العربی دل وجاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی
نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را برتر از آدم و عالم تو چہ عالی نسبی
چشم رحمت بکشا سوئے من انداز نظر
اے قریشی لقبی، ہاشمی و مطلبی

☆ حضرت خواجوی کرمانی

الحمد للّٰہ الذی خلق السمٰوٰت العُلٰی
اَوحی الی من لاح من آیاتہٖ نور الھدیٰ
بشنوز مرغ از شاخ گل کامی بیشوانِ سبل
صلوا علی ختم الرسل، اعنی نبی المصطفیٰ

☆ مرزا اسد اللہ غالب

حق جلوہ گرز طرز بیان محمد است آرے کلام حق بہ زبان محمد است
ورخود زنفس مہر نبوت سخن ورد آں نیز نامور زنشان محمد است
غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گذاشتیم
کاں ذات پاک مرتبہ دان محمد است

☆ میاں محمد بخش جہلمی

نور محمد روشن آہا آدم جدوں نہ ہویا اول آخر، دویں پاسے اوہو مل کھلویا
موسیٰ خضر نقیب انہاندے اگے بھجن راہی اوہ سلطان محمد والی مرسل ہور سپاہی

☆ جناب ماہر القادری

رسول مجتبیٰ کہیئے، محمد مصطفیٰ کہیے
خدا کے بعد بس وہ ہیں پھر اس کے بعد کیا کہیے
شریعت کا ہے یہ اصرار ختم الانبیاء کہیے

محبت کا تقاضا ہے کہ محبوب خدا کہیے
محمد کی نبوت دائرہ ہے نور وحدت کا
اسی کو ابتدا کہیے اسی کو انتہا کہیے

☆ صوفی غلام مصطفےٰ تبسم

رخشندہ ترے حسن سے رخسار یقیں ہے
تابندہ ترے عشق سے ایماں کی جبیں ہے
چمکا ہے تری ذات سے انساں کا مقدر
تو خاتم دوراں کا درخشندہ نگیں ہے

☆ جناب جلیل نقوی

میری جانب بھی ہو اک نگاہ کرم اے شفیع الوریٰ، خاتم الانبیاء
آپ نور ازل، آپ شمع حرم آپ شمس الضحیٰ خاتم الانبیاء
اے رسول خدا، خاتم الانبیاء
رہبر حق نما، خاتم الانبیاء
(صلی اللہ علیہ وسلم)

☆ محدث ابن جوزی

هو صفوة الباری وخاتم رسله وامینه المخصوص منه بفضله
لادر درالشعران لم امله فی مدح احمد لؤلؤا منظوما
صلوا علیه وسلموا تسلیماً

حکایات ختم نبوت

باب نمبر ۷

حکایات ختم نبوت

☆☆☆

لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب
گنبد آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب

ایام عالم اور تاریخ اسلام کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں بہت سی ایمان افروز حکایات اور واقعات موجود ہیں جن سے حضور پرنور تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی شان ظاہر ہوتی ہے۔ آیئے ان نورانی حکایات کا مطالعہ کر کے دل و جان کو جلا بخشیں۔

☆ ابوالبشر کو سکون مل گیا:۔

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد عالی شان ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام ملک ہندوستان میں نازل ہوئے تو ان کو بہت پریشانی لاحق ہوئی۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور انہوں نے اذان پڑھی، اللہ اکبر' اللہ اکبر' اشھد ان لا الہ الا اللہ' اشھد ان لا الہ الا اللہ' اشھد ان محمد رسول اللہ' اشھد ان محمد رسول اللہ' حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ محمد کون ہیں؟ انہوں نے عرض کیا ''اٰخِرُ وُلْدِکَ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ' یعنی نبیوں میں آپ کے سب سے آخری لخت جگر کا نام ہے' (کنز العمال ج ۶ ص ۱۱۴)

یہ نام کوئی کام بگڑنے نہیں دیتا
بگڑے بھی بنا دیتا ہے یہ نام محمد

☆ آخری خطبہ میں امت کو وصیت:۔

حضرت سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ حجۃ الوداع کا موقع تھا' رسول

صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت سے مخاطب تھے'

''اے لوگو! نہ میرے بعد کوئی نبی ہوگا اور نہ تمہارے بعد کوئی امت ہوگی خبردار! اپنے رب تعالیٰ کی عبادت کرتے رہو' پانچ نمازیں ادا کرتے رہو' رمضان کے روزے رکھتے رہو' اپنے مالوں کی زکوٰۃ خوش دلی سے دیتے رہو' اپنے خلفاء اور حکام کی اطاعت کرتے رہو تو اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے'

(حاشیہ مسند امام احمد ج ۲ ص ۳۹۱)

☆ قاب قوسین کی گفتگو:-

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ' کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مجھے آسمان پر لے جایا گیا تو مجھے میرے رب نے اتنا قریب کیا کہ قاب قوسین کا فاصلہ درمیان میں رہ گیا' یا اس سے بھی کم' اور آواز دی اے میرے حبیب' اے محمد! میں نے عرض کیا اے میرے رب' میں حاضر ہوں' فرمایا' کیا تجھے یہ غم ہے کہ میں نے تمہیں آخری نبی بنایا ہے' میں نے عرض کیا' نہیں میرے پروردگار' پھر فرمایا اے میرے حبیب! کیا تمہیں اپنی امت کا غم ہے کہ میں نے اسے آخری امت بنایا ہے' میں نے عرض کیا' نہیں میرے پروردگار' پھر فرمایا۔ اپنی امت کو میرا اسلام کہنا اور کہنا کہ میں نے تمہیں آخری امت بنایا ہے''

(کنز العمال ج ۲ ص ۱۱۲' دیلمی شریف)

☆ مسیلمہ کذاب ہے:-

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' فرماتے ہیں کہ مسیلمہ کذاب کے بارے میں چومیگوئیاں ہو رہی تھیں' پھر ایک دن حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا اور حمد کے بعد فرمایا' جس شخص کے بارے میں تم اپنی رائے دے رہے ہو۔ وہ تیس کذابوں میں سے ایک کذاب ہے جو دجال اکبر سے پہلے نکلیں گے'' (مشکل الاثار ص ۱۰۴ ج ۴)

یاد رہے کہ مسیلمہ نامی ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا اور اپنی جھوٹی نبوت کو پروان چڑھانے کیلئے اس نے قبائل عرب کو گمراہ کرنا شروع کر دیا' حضور نبی

اکرم رسول آخر صلی اللہ عیہ وسلم نے اپنی زبان رسالت سے اسے کذاب کا نام دیا جو آج تک زبان زد عام ہے' حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ' اس کے خلاف علم جہاد بلند کیا اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی قیادت میں لشکر روانہ کیا' بہت تاریخی جنگ ہوئی جس میں حضرت وحشی رضی اللہ عنہ نے اپنے نیزے اس کذاب کو واصل جہنم کر دیا' معلوم ہوا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر مدعی نبوت' کذاب ہے اور اجماع صحابہ کے مطابق واجب القتل ہے۔

بزم جہاں میں حاضر و ناظر میرا رسول
ہر ابتلا میں حامی و ناصر مرا رسول
وہ جو نہ ہو تو حیطہ ممکن ہو ناتمام
خلق خدا میں اول و آخر مرا رسول

☆ امت مسلمہ کی مثال:۔

حضرت سیدنا عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میری امت کی مثال اس طرح ہے جیسے کوئی باغ والا اپنے باغ کا پورا پورا حق ادا کرے' اس کی گولیں خوب گہری کرے' اس کی بنیادیں درست کرے' اور اس کے درختوں کی شاخیں ٹھیک کرے' پھر ایک سال اس کے پھل ایک لشکر کو کھلائے اور دوسرے سال دوسرے لشکر کو تو شاید وہ لشکر جو آخر میں کھائے گا اسکے پھل اچھے ہوں گے' اور انکے خوشے لمبے ہوں گے' ذات کبریا کی قسم جس نے مجھے دین حق کے ساتھ مبعوث فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام (نازل ہوکر) میری امت میں اپنے حواریوں جیسے لوگ پائیں گے" (کنزالعمال ج ٦ ص ٢٢٥)

معلوم ہوا کہ حضور آخری نبی ہیں' یہ امت آخری امت ہے' اور حضرت عیسیٰ حضور کے امتی بن کر آئیں گے۔

☆ عرش پہ تازہ دھوم دھام:۔

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' کا بیان ہے کہ شب اسریٰ کے دولہا' حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معراج کی رات' فرشتوں نے حضرت جبریل امین سے

پوچھا کہ آپ کیساتھ کون ہیں؟ حضرت جبریل نے جواب دیا۔

"اللہ کے رسول اور تمام نبیوں میں آخری نبی حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ ہیں، پھر آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ارشاد فرمایا، میں نے تمہیں اپنا محبوب بنایا ہے، اور تورات میں بھی لکھا ہے کہ محمد اللہ کے محبوب ہیں، اور میں نے تمہیں سب مخلوق کی طرف نبی بنا کر مبعوث کیا ہے، اور آپ کی امت کو اولین و آخرین بنایا ہے، اور میں نے تمہاری امت کو اس طرح رکھا ہے کہ اس کیلئے کوئی خطبہ جائز نہیں، جب تک وہ سچے دل سے یہ گواہی نہ دے کہ تم میرے بندے ہو اور میرے رسول ہو، اور میں نے تمہیں خلقت کے لحاظ سے اول اور بعثت کے لحاظ سے آخر بنایا ہے، اور تمہیں سبع مثانی (سورۃ فاتحہ) عطا فرمائی ہے، جو پہلے کسی نبی کو نہ عطا کی گئی، اور سورۃ بقرۃ کی آخری آیات مبارکہ دی گئیں، جو اپنے کسی نبی کو نہ دی گئیں، اور میں نے تمہیں فاتح اور خاتم بنایا ہے" (مجمع الزوائد ص ۲۷)

گر جملہ ذرات جہاں دیدہ شود
ممکن بنود کہ درخیالت بیند

☆ خلیل اللہ کو بشارت سنائی گئی:۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو حضرت ہاجرہ علیہا السلام کیساتھ جانے کا حکم دیا گیا تو آپ کو براق پر سوار کرایا گیا، جب براق کسی عمدہ، میٹھی اور نرم زمین پر سے گزرتا تو آپ فرماتے ہیں، جبرئیل یہاں اتر جاؤ، مگر جبریل انکار کر دیتے، جب مکہ مکرمہ کی زمین آگئی تو جبریل رک گئے، اور کہا کہ اے خلیل اللہ یہاں اتر جایئے، آپ نے فرمایا، عجیب بات ہے، جبریل نے کہا، ہاں اسی جگہ آپ کے شہزادے اسماعیل علیہ السلام کی نسل سے نبی امی پیدا ہوں گے، جن کے ذریعے کلمہ علیا مکمل ہو جائے گا" (خصائص کبریٰ ص ۹)

☆ ماہان نے گواہی دی:۔

حضرت سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ، جب یرموک پہنچے تو رومی لشکر کے

سردار نے ایک قاصد بھیجا' قاصد نے کہا کہ میں شام کے حاکم ماہان کی طرف سے آیا ہوں۔ انہوں نے کہا ہے کہ آپ ہمارے پاس اپنی جماعت کے کسی عقل مند ترین آدمی کو بھیجیں' تاکہ ہم اس سے گفتگو کریں۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ' نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ' کو منتخب فرمایا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ' تشریف لے گئے' دوران گفتگو ماہان نے کہا کہ کیا تمہارے رسول نے تمہیں یہ خبر دی ہے کہ انکے بعد کوئی اور رسول بھی آئے گا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں بلکہ یہ خبر دی ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا' اور خبر دی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی ان کے وجود کی بشارت سنائی' ماہان رومی نے یہ سن کر کہا' ہاں میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بشارت دی ہے'' (ایضا ج۲ ص۴۸۴)

☆ آخری امت:۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''معراج کی رات مجھ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا' آپ آج کی رات اپنے رب سے ملاقات کرنیوالے ہیں' آپ کی امت آخری امت ہے' اور سب سے زیادہ کمزور ہے۔ اس لئے اگر آپ کچھ کر سکتے ہیں تو اپنی امت کیلئے سہولت طلب کیجئے' (خصائص کبریٰ ج۱ ص۱۶۲) اسی طرح روایت ہے کہ معراج کی رات حضرت ابراہیم حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام نے کہا السلام علیک یا اول' السلام علیک یا آخر' السلام علیک یا حاشر (زرقانی ج۶ ص۴۰)

☆ سلسلہ نبوت کو ختم کرنے والے:۔

حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ' فرماتے ہیں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا کہ آپ کا رب ارشاد فرماتا ہے' اگر ہم نے آدم کو صفی اللہ بنا کر منفرد کیا ہے تو آپ کو تمام انبیاء کرام میں آخری نبی بنا کر بھیجا ہے' اور ہم نے کوئی مخلوق ایسی پیدا نہیں کی جو آپ سے زیادہ محبوب ہو۔
(خصائص کبریٰ ج۲ ص۱۹۳)

☆ گلاب کا پھول:-

حضرت سیدنا ابوالحسن علی بن عبداللہ ہاشمی کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ ہندوستان کے بعض شہروں میں گیا۔ میں نے ایک گاؤں میں سیاہ گلاب کا پودا دیکھا، اس پر گلاب کا بڑا پھول کھلتا تھا جس کی خوشبو نہایت عمدہ اور رنگ سیاہ ہوتا تھا، اس پر سفیدی سے لکھا ہوا تھا لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ ابوبکر الصدیق عمر الفاروق، مجھے یہ دیکھ کر بہت حیرت ہوئی، اور یہ خیال آیا کہ یہ مصنوعی ہے، کسی نے لکھ دیا ہے، مگر جب میں نے اس کے دوسرے غنچے کو دیکھا، جو ابھی کھلا نہیں تھا، تو اس کے اندر بھی یہی لکھا تھا۔ میں نے دیکھا کہ اس شہر کے سب لوگ پتھروں کی عبادت کرتے تھے۔ کوئی اللہ تعالیٰ کو جانتا تک نہیں تھا"

(خصائص کبریٰ ج ۱ ص ۸)

اس روایت سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کے بعد حضرت صدیق اکبر اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کا مقام ہے، جب وہ نبی نہیں ہو سکتے تو کسی مسیلمہ، اسود اور قادیانی کی کیا اوقات ہے کہ انہیں نبی تسلیم کیا جائے؟ حضور پرنور ﷺ نے متعدد احادیث مبارکہ میں اپنی سنت مبارکہ، اصحاب باصفا کے طریقہ حسنہ اور اہل بیت کرام کے اسوۂ کاملہ کی اتباع کا حکم دیا، اگر کسی نبی کی گنجائش ہوتی تو ضرور اس کے بارے میں بھی ارشاد فرما دیتے، زبان نبوت نے صاف صاف بتا دیا کہ اب نبوت کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔

☆ ام ایمن رونے لگیں:-

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا تو ایک روز حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے فرمایا آؤ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کی زیارت کریں، حضور پرنور ﷺ بھی ان کی زیارت کیلئے جایا کرتے تھے، حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم تینوں وہاں گئے تو حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا ہمیں دیکھ کر گریہ زن ہوئیں، ان دونوں حضرات نے فرمایا "اے ام ایمن! حضور ﷺ کیلئے وہی بہتر ہے جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ

کیلئے مقدر ہو چکا ہے' حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے فرمایا یہ تو میں بھی جانتی ہوں کہ آپ کیلئے وہی بہتر ہے جو اللہ تعالیٰ کے ہاں بہتر ہے۔ لیکن میں تو اس بات پر گریہ زن ہوں کہ آسمانی خبریں آنا بند ہو چکیں'' (کنز العمال ج۴ ص ۴۸)

☆ حضرت صدیق اکبر کا خطبہ:-

حضور ﷺ کا وصال ہوا تو تمام صحابہ کرام فرط غم سے نڈھال تھے' حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تو آپ کے وصال کا انکار کر رہے تھے' اس موقع پر سراپا استقامت' رازدان حریم نبوت حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کیا ارشاد فرمایا:

''بَابِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ قَدْ بَلَغَ مِنْ فَضِیْلَتِکَ عِنْدَہٗ' اَنْ بَعَثَکَ اٰخِرَ الْاَنْبِیَاءِ وَذَکَرَکَ فِیْ اَوَّلِھِمْ فَقَالَ تَعَالٰی اِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَھُمْ وَمِنْکَ وَمِنْ نُّوْحٍ

میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' آپ کی فضیلت اللہ تعالیٰ کے ہاں اس مقام پر فائز ہے کہ آپ کو سب انبیاء کرام کے بعد مبعوث فرمایا' اور آپ کا ذکر پاک سب سے پہلے فرمایا' جیسا کہ ارشاد ربانی ہے' جب ہم نے انبیاء سے عہد لیا' اور آپ سے اور حضرت نوح سے'' (مواہب لدنیہ ج۲ ص ۴۹۶)

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے خطبہ سے درج ذیل نکات معلوم ہوئے۔

☆ حضور پرنور ﷺ سب انبیاء کرام سے افضل و اکرم ہیں۔
☆ حضور پرنور ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔
☆ حضور پرنور ﷺ کا ذکر سب پر مقدم ہے۔
☆ حضور پرنور ﷺ کے وصال مبارک کے بعد بھی یارسول اللہ کہہ کر پکارنا جائز ہے۔
☆ حضور پرنور ﷺ اپنے غلاموں کی فریاد کو سماعت فرماتے ہیں۔
☆ حضور پرنور ﷺ ذائقہ موت چکھنے کے بعد زندہ جاوید ہیں۔
☆ ان عقائد پر سب صحابہ کرام کا اجماع ہے۔

☆ حضرت علی المرتضیٰ کا درود پاک:-

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے شاگرد رشید حضرت سلامہ تابعی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ آپ حضور نبی اکرم رسول اعظم پیغمبر آخر صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ان الفاظ میں درود پاک عرض کیا کرتے تھے' اور یہی الفاظ ہمیں سکھایا کرتے تھے۔

'' اَللّٰھُمَّ وَاحِیُ المد حوَات وَبَارِئُ المَسْبُوکَاتِ اجْعَلْ شَرَ اُلفَ صَلٰوتِکَ وَنَوَامِیَ بَرَکَاتِکَ وَرَافَۃَ رَحْمَتِکَ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ الْفَاتِحِ لِمَا اُغْلِقَ وَالْخَاتِمُ لِمَا سَبَقَ ''

یعنی اے اللہ زمینوں اور آسمانوں کو پیدا کرنیوالے اپنے عبد خاص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتیں نازل فرما جو بند دروازوں کو کھولنے والے اور نبوت کو ختم فرمانے والے ہیں' (شفاء شریف)

☆ سب سے پہلے حرف بلیٰ کہا:-

حضرت امام ابو جعفر محمد بن علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے۔

'' جب اللہ تعالیٰ نے بنی آدم علیہ السلام کی پشتوں سے انکی اولاد کو نکالا اور ان سے خطاب فرمایا 'اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ' کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں' سب سے پہلے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا' بلیٰ کیوں نہیں' اسلئے وہ تمام انبیاء کرام سے پہلے اور بعثت میں آخری نبی بنے' (خصائص کبریٰ ج ا ص ۳)

اے مظہر اسم قل ھو الحق
نام تو زنام اوست مشتق
تو سایہ نور کرد گاری
کز روز ازل بزرگواری
ہر کس کہ قدم نہد براہت
در پردہ در آید پناہت
بکشائے کف امید واری
تا حاجت عالمے براری

☆ نجم آرزو طلوع ہو گیا:-

حضرت سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

''میں آخری شب ایک ٹیلے پر موجود تھا کہ یکا یک بلند آواز سنی جس سے زیادہ بلند آواز میں نے کبھی نہ سنی تھی' دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ ایک یہودی ہے' جو مدینہ کے ٹیلے پر مشعل لئے ہوئے بیٹھا ہے۔ اس کو دیکھ کر لوگ جمع ہو گئے' لوگوں نے پوچھا کہ کیا ہوا؟ کیوں چیخ رہے ہو۔ اس نے کہا کہ یہ ستارہ احمد طلوع ہو چکا ہے' یہ ستارہ ہمیشہ نبوت کے ساتھ طلوع ہوتا ہے' اور انبیاء کرام میں احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی باقی نہیں رہا جو مبعوث نہ ہوا ہو'' (دلائل النبوۃ ص ۱۷)

تیرے آنے سے وہ نجم آرزو روشن ہوا — زندگی مہکی' جہان جستجو روشن ہوا

☆ کلیم اللہ کی حسرت:-

حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کرم میں التجا کی کہ اے میرے پروردگار! میں نے تورات کی الواح میں ایک ایسی امت کا مشاہدہ کیا ہے جو پیدائش میں سب سے آخری امت ہے اور جنت میں سب سے پہلے داخل ہوگی۔ یا اللہ! وہ امت مجھے عطا کر دے' اللہ تعالیٰ نے فرمایا' اے موسیٰ! وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہے۔ (تفسیر ابن جریر طبری)

اے بہار عاشقاں دیدار تو
وے گل و گلزار جاں رخسار تو
باغ وبستانم سر کوئے تو بس
سنبل و ریحاں' سمن بوئے تو بس

☆ تورات کے دو ورق:-

کتب سماوی کے عالم حضرت سیدنا کعب احبار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میرے والد گرامی تورات کے سب سے بڑے عالم تھے' وہ جو کچھ جانتے تھے مجھ پر ظاہر کر دیتے تھے۔ جب ان کا وقت وصال قریب ہوا تو مجھے بلایا اور فرمایا' بیٹا'

تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ مجھے جو علم حاصل ہوا وہ میں نے تمہیں بتا دیا۔ لیکن دو ورق ابھی تک تم پر ظاہر نہیں کئے۔ ان دو ورقوں میں ایک نبی پاک کا ذکر ہے، جس کی بعثت کا زمانہ بالکل قریب آ گیا ہے۔ میں نے اس لئے یہ ورق تم پر ظاہر نہ کئے تھے کہ کہیں تم کسی کذاب کو ہی نبی موعود نہ سمجھ لو، اور اس کی اطاعت نہ کرنے لگو، وہ دو ورق میں نے اس طاق میں بند کر دیئے ہیں'' میں نے طاق سے دو ورق نکالے اور دیکھا کہ ان میں یہ کلمات لکھے ہوئے تھے مُحَمَّد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ لَانَبِیَّ بَعْدَہٗ، محمد اللہ کے رسول ہیں اور آخری نبی ہیں۔ ان کے بعد کوئی نبی نہیں' (تفسیر در منثور ج ۳ ص ۱۲۲)

آمد رسولے در چمن کیں طبل را پنہاں مزن
جانم فدا اے عاشقاں امروز جاں افشاں کنیم

☆ آخری امت کی نشانیاں :-

حضرت عمرو بن حکم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میرے آباؤ اجداد میں ایک ورق نسلاً بعد نسلٍ بطور وراثت، محفوظ چلا آ رہا تھا، یہاں تک کہ اسلام ظاہر ہو گیا۔ جب حضور نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں جلوہ گر ہوئے تو آپ کی خدمت میں وہ ورق پیش کیا گیا، اس ورق پر یہ تحریر رقم تھی۔

'' اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع اسی کا قول حق ہے۔ اس میں اس امت کا ذکر ہے جو سب کے آخر میں ظاہر ہو گی۔ اس آخری امت کے لباس اطراف کو لٹکے ہوں گے، وہ اپنی کمروں پر تہبند باندھے گی، اور دشمنوں سے مقابلہ کرنے کیلئے دریاؤں میں اترے گی، اس امت کو ایک ایسی نماز ملے گی، جو قوم نوح کو نصیب ہوتی تو کبھی طوفان سے ہلاک نہ ہوتی، اور اگر قوم عاد کو ملتی تو وہ کبھی ہوا سے تباہ نہ ہوتی، اور اگر قوم ثمود کو میسر آتی تو وہ کبھی آواز سے ملیا میٹ نہ ہوتی''

جب یہ ورق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پڑھا گیا تو آپ اس کا مضمون سن کر بہت خوش ہوئے' (خصائص کبریٰ ج ۱ ص ۱۶)

حکمت کن ز حکم لم یزل او ۔۔۔ اول الفکر آخر العمل او

☆ ایک موحد کی شہادت:۔

زید ابن عمرو بن نفیل اہل کتاب کے بہت بلند پایہ عالم تھے، دور جہالت میں بھی توحید کے علمبردار تھے، حضور ﷺ کی ولادت باسعادت سے پہلے وفات پاگئے۔ وہ حضور نبی آخر ﷺ کے کمالات و حالات کا ذکر کیا کرتے تھے، انہوں نے ایک واقعہ بیان فرمایا ہے۔

''میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین کی طلب میں تمام شہروں کی سیر کی، اور جس یہودی، نصرانی اور مجوسی سے بھی پوچھا تو اس نے یہی جواب دیا کہ یہ دین تم سے آگے ظہور پذیر ہوگا، اور وہ نبی آخر ﷺ کے اوصاف بیان کرتے جو میں نے تم سے بیان کئے ہیں اور یہ بھی کہتے کہ ان کے بعد کوئی پیغمبر نہیں آئے گا'' (خصائص کبریٰ ج ا ص ۲۵)

در سایۂ نبوت و ظل رسالت
سکان خاک نوبت امن او اماں زدہ

☆ نام محمد کا سبب:۔

حضرت خلیفہ بن عبیدہ رضی اللہ عنہ نقل فرماتے ہیں کہ میں نے ایک دن محمد بن عدی سے پوچھا کہ تمہارے باپ نے تمہارا نام محمد کیسے رکھا، انہوں نے کہا کہ یہی سوال میں نے اپنے باپ سے کیا تھا تو اس نے جواب دیا کہ

''ہم قبیلہ بنوتمیم کے چار افراد شام کے سفر پر روانہ ہوئے۔ ایک میں تھا۔ دوسرا سفیان بن مجاشع بن آدم، تیسرا یزید بن عمرو بن ربیعہ اور چوتھا اسامہ بن مالک بن خندف تھا ہم ملک شام میں ایک تالاب پر اترے، تالاب کے کنارے پر درخت موجود تھے، ہمیں دیکھ کر ایک پادری ہمارے قریب آیا اور اس نے پوچھا کہ تم لوگ کون ہو؟ ہم نے کہا کہ ہم قبیلہ مضر کی ایک جماعت سے ہیں، اس نے کہا، تمہارے قبیلہ میں سے بہت جلد ایک نبی مکرم مبعوث ہوگا، تم جلدی ان کی طرف جاؤ اور دین کا حصہ اس سے وصول کرو تاکہ تمہیں ہدایت نصیب ہو جائے۔ یاد رکھو وہ آخری نبی ہے۔ ہم نے پوچھا اس نبی مکرم کا نام مبارک کیا

ہے۔ اس نے بتایا ''محمد'' جب ہم وہاں سے واپس ہوئے تو اتفاقاً ہم چاروں کے ہاں بیٹے پیدا ہوئے۔ ہم سب نے اپنے اپنے بیٹے کا نام محمد رکھا کہ شاید اس کا بیٹا ہی نبوت پر فائز ہو جائے'' (خصائص کبریٰ ج۱ ص۲۳)

چراغ روشن از نور خدائی
جہاں را دادہ از ظلمت رہائی
طراز خاتمت نقش نگینش
کلید نہ فلک در آستینش

☆ ایک ترازو کا ذکر:۔

حضرت سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پرنور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میرے سامنے ایک ترازو لائی گئی اور مجھے اس کے پلڑے میں رکھ دیا گیا جبکہ میری ساری امت کو دوسرے پلڑے میں رکھ دیا گیا' تو میں وزن میں ساری امت سے بڑھ گیا' اسکے بعد میری جگہ ابوبکر صدیق کو رکھ دیا گیا' وہ بھی ساری امت سے بڑھ گئے' ان کے بعد عمر فاروق کو رکھ دیا گیا' وہ بھی ساری امت سے بڑھ گئے' اس کے بعد وہ ترازو آسمان پر اٹھائی گئی' (کنز العمال ج۶ ص۱۴۳)

اس روایت سے معلوم ہوا کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر اور حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہما' حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بلند ترین مقام پر فائز ہیں' اگر اتنے بلند ترین مقام پر فائز انسان منصب نبوت پر فائز نہیں ہو سکتے تو پھر اسفل و ارذل انسان کی ہفوات پر کون کان دھرے' الحق حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم ہی ختم نبوت کے تاجدار بن کر تشریف لائے۔

چونکہ احمد نہاد پابہ جہاں
بتمامی زپا فتاد بتاں

☆ جبریل امین کا مشاہدہ:۔

حضرت ابن غنم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا جبریل امین علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے' آپ کا بطن مبارک شق

کیا اور کہا حضور پرنور نور علی نور ﷺ کا قلب مبارک وسیع ہے، جس میں دو کان ہیں جو سننے والے ہیں اور دو آنکھیں ہیں جو دیکھنے والی ہیں، یہ ہیں محمد ﷺ جو اللہ کے رسول ہیں، ان کے بعد کوئی نبی نہیں، اور لوگوں کو جمع کرنے والے (حاشر) ہیں'' (خصائص کبریٰ ج ۱ ص ۶۵)

اسی طرح کی ایک روایت حضرت یونس بن میسرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے سرکار عالی وقار ﷺ نے فرمایا میرے پاس ایک فرشتہ نور کا طباق لے کر حاضر ہوا، پھر اس نے میرے پیٹ کو چاک کیا اور اس میں سے ایک لوتھڑا لے کر اسے طباق میں غسل دیا۔ اور اس پر کوئی چیز چھڑکی، پھر اس نے کہا، آپ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی نہیں، آپ ہی حاشر ہیں، (ایضاً ج ۱ ص ۲۵)

☆ قیامت کا ایک منظر:۔

قیامت پھر قیامت ہے، پہاڑ گالوں کی صورت اڑ رہے ہوں گے، آسمان ریزہ ریزہ ہو رہے ہوں گے، زمینوں کی دھجیاں بکھر رہی ہوں گی، سورج، چاند اور ستاروں کی قندیلیں جھڑ رہی ہوں گی، ہر کوئی ایک ایک نیکی کی تلاش میں سرگرداں ہوگا، گردنیں بوجھل ہوں گی، پیشانیاں عرق ریز ہوں گی، قدموں میں ڈگمگاہٹ ہوگی، نظروں میں گھبراہٹ ہوگی، حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ قیامت کے اس ہولناک منظر میں ایک امید گاہ کی طرف اشارہ فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمام مخلوق خدا جمع ہو کر آئے گی اور عرض کرے گی، اے اللہ کے پیارے نبی محمد مصطفٰے! اللہ تعالیٰ نے آپ سے نبوت شروع فرمائی اور آپ پر ہی ختم فرمائی، آپ پر لگنے والے اگلے پچھلے الزاموں کو دور کیا، آپ ہماری شفاعت فرمائیے''
(فتح الباری شرح بخاری ج ۱۱ ص ۳۷۸)

اس روایت سے معلوم ہوا کہ

☆ حضور پرنور ﷺ ہی دنیا میں آخری چارہ گر ہیں اور آخرت میں آخری نگہبان ہیں۔

☆ حضور پرنور ﷺ مخلوق کے باذن اللہ مشکل کشا ہیں،

☆ حضور پرنور ﷺ کی بارگاہ' بارگاہ خدا کی مظہر ہے'

☆ محشر میں اپنے بیگانے حضور پرنور ﷺ کی ختم نبوت کا اقرار کریں گے' وہ اقرار اپنوں کے تو کام سنوارے گا مگر بیگانوں کو کوئی فائدہ نہ دے گا کیونکہ وہاں کے اقرار کیلئے یہاں کا اقرار ضروری ہے۔

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں سے قیامت میں اگر مان گیا

☆ تاجدار ختم نبوت سے وفا کرو جو قیامت کی وحشتوں میں سہارا بنیں گے' وہاں کسی قادیانی کا سکہ نہیں چلے گا' سیاح لامکانی کا سکہ چلے گا'

زاں دلبر یگانہ ہر کس خبر نہ دارد
گوہر شناس داند در یتیم مارا

☆ غیب کی خبر دی:-

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ' کا بیان ہے کہ مخبر صادق ﷺ نے فرمایا عنقریب ایک فتنہ پیدا ہوگا' صحابہ کرام نے عرض کی' اس سے بچنے کا طریقہ کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا' اللہ کی کتاب' جس میں ہم سے پہلے لوگوں کے حالات ہیں' آنے والوں کی خبریں ہیں اور تمہارے تنازعات کے فیصلے ہیں' وہ قول فیصل ہے' مذاق نہیں ہے' جو ظالم اس کو ترک کر دے گا' اللہ اسے ہلاک کر دے گا' اور جو اس کے سوا کہیں اور جا کر ہدایت تلاش کرے گا اللہ اسے گمراہ کر دے گا' (ترمذی' احمد)

اب کون نہیں جانتا کہ قرآن' اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے اور اسکے آخری نبی پر نازل ہوئی ہے' لہٰذا اس کے احکام کو چھوڑ کر کسی "جعلی و بروزی نبی" کے منہ کی طرف دیکھنا کفر و ضلالت نہیں تو اور کیا ہے' یہ کتاب پاک تو ختم نبوت کی سب سے بڑی گواہ ہے۔

برآمد اختر دولت بطالع مسعود
زمطلع شرف ایں ماہ من چو روئے نمود

☆ تذکرہ چند دجالوں کا:-

امت مرحومہ میں فتنہ انگیزیوں کے بازار گرم کرنے کیلئے ہر دور میں کچھ دجال و کذاب پیدا ہوتے رہے جن کی نحوست سے بندگان خدا نے پناہ مانگی رہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ ان جھوٹے مدعیان نبوت کا انجام نہایت عبرتناک ہوا' ختم نبوت کے مستانوں نے دن کے عزائم کو خاک میں ملا کر رکھ دیا۔

ابھی زندہ ہیں پروانے شبستان محمد کے
ہوا سے چھین لیں گے حوصلہ شمعیں بجھانے کا

آیئے چند پیکران فریب کا حال دیکھئے' تاکہ معلوم ہو سکے کہ نبوت و رسالت کو للکارنے والوں کا انجام کیا ہوتا ہے

جو تیرے در سے یار پھرتے ہیں
دربدر یونہی خوار پھرتے ہیں

۱ مسیلمہ کذاب بنوحنیف کے وفد کیساتھ مدینہ منورہ آیا' مسلمان ہونے کے بعد اس نے ختم نبوت سے غداری کی اور مرتد ہو گیا' حضور ﷺ نے اسے کذاب کا نام دیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ' کے دور میں اس نے لشکر جمع کر لیا تو صحابہ کرام نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ' کے زیر کمان اس کو شکست فاش دی' حضرت وحشی رضی اللہ عنہ' نے اسے واصل جہنم کیا' وہ ہمیشہ اسکے قتل کو حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ' کے قتل کا کفارہ سمجھتے رہے' اس کے ساتھ ہی اس کی جھوٹی نبوت بھی ختم ہو گئی۔

۲ اسود عنسی' نے صفا کے علاقہ میں اپنی جھوٹی نبوت کی تحریک چلائی' یہ شخص بہت شعبدہ باز تھا۔ دو شیطان اسکے تابع تھے جن کے ذریعے لوگوں کے سامنے عجائبات کا مظاہرہ کیا کرتا تھا۔ اس کا گدھا اس کو سجدہ کرتا تھا' نجران کے ایک گروہ کو اس نے اپنے مکروفریب میں مبتلا کر دیا۔ حضور پرنور ﷺ کے وصال مبارک سے ایک روز پہلے فیروز دیلمی نے اسے قتل کر دیا۔

۳ طلیحہ بن خویلد' قبیلہ بنو اسد کا فرد تھا' اس نے خیبر کے نزدیک اپنی ''جھوٹی نبوت'' کی تحریک چلائی' غطفان کے لوگوں نے اسے تقویت دی' بعد

ازاں اس نے اپنے جیسے کذابوں کے خلاف' مسلمانوں کی کامیاب فتوحات دیکھ کر حوصلہ ہار دیا' کہتے ہیں کہ اس نے توبہ کر کے اسلام قبول کر لیا تھا۔ (کتاب المحاسن ج ا ص ۶۴)

۴ سجاح بنت سوید' عورت نے نبوت کا دعویٰ کیا' یہ عورت بھیڑیے پر سواری کرتی تھی۔ اس نے مسیلمہ کذاب کے ساتھ شادی کرلی اور اپنی ''جھوٹی نبوت'' اس جھوٹے کے سپرد کر دی' دونوں کی شادی کا حق مہر یہ قرار پایا کہ نماز عصر معاف کر دی جائے' اس نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں توبہ کرلی اور مسلمان ہوگئی۔

۵ مختار ثقفی' نے یزیدیوں سے اہل بیت اطہار کا انتقام لیا اور عالم اسلام کی ہمدردیاں حاصل کر کے انکا ناجائز فائدہ اٹھایا' حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے ہمیشہ اس سے کوئی سروکار نہ رکھا' کیونکہ آپ اس کذاب کی بری نیت سے آگاہ تھے' اس نے دعویٰ کیا کہ مجھے پر وحی نازل ہوتی ہے۔ یہ جب کوئی خط لکھتا تو ان الفاظ سے آغاز کرتا ''من مختار رسول اللّٰہ' اللہ کے رسول مختار کی طرف سے'' اس نے بلاد اسلامیہ پر قبضہ کر کے بہت شورش برپا کر دی'

۶ حارث نے خلیفہ عبدالملک بن مروان کے دور میں نبوت کا دعویٰ کیا' خلیفہ وقت نے علماء وقت سے فتویٰ لیکر اس کو قتل کیا اور تختہ دار پر لٹکا دیا' حضرت قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں' بہت سے خلفاء سلاطین نے ایسے مدعیان نبوت کیساتھ یہی معاملہ کیا ہے' اور علماء وقت نے ان کے اس فعل کے صحیح ہونے پر اجماع فرمایا ہے' لہٰذا جو آدمی ایسے مدعیان نبوت کے کفر میں مخالفت کرے وہ خود کافر ہے' (شفا شریف)

۷ خلیفہ ہارون الرشید کے زمانے میں ایک کذاب نے کہا میں نوح ہوں' کیونکہ حضرت نوح علیہ السلام کی عمر ساڑھے نو سو سال تھی' باقی پچاس سال پورے کرنے کیلئے میں آیا ہوں' خلیفہ وقت نے علماء کرام کے فتویٰ کی رو سے اسے قتل کروایا اور عبرت کیلئے تختہ دار پر لٹکا دیا۔

۸ بہبود نامی شخص نے خلیفہ معتمد باللہ کے زمانے میں ''دعویٰ نبوت'' کیا'

بہت فتنہ ساز انسان تھا' اس نے عراق کے پر رونق شہر کو آگ لگا کر تباہ کر دیا' اس کا دعویٰ تھا کہ خدا نے مجھے رسول بنایا ہے اور علم غیب دیا ہے'

۹ یحییٰ بن زکرویہ' قرامطہ کا سردار تھا' بہت چالباز اور جدت پسند تھا' اس نے اپنی شعبدہ بازیوں سے لوگوں کو دھوکہ دیا اور اسلامی سلطنت میں فتنے کی آگ بھڑکا دی' عباسیہ کیلئے ہمیشہ خطرہ بن کر رہا'

۱۰ حسین بن زکرویہ' یحییٰ کا چھوٹا بھائی تھا' اس نے اپنے بھائی کے دعویٰ کو خاندانی میراث کے طور پر استعمال کیا' اور اپنی جعلی نبوت' سے مخلوق خدا کو گمراہ کرنے لگا' قرامطہ کے عقائد و نظریات' امت محمدیہ کیلئے بہت گمراہ کن تھے' یہ دونوں بھائی عبرتناک موت کا شکار ہوئے۔

۱۱ ابوطاہر قرمطی' بھی اسی سلسلہ ناپاک کی ایک کڑی تھا' اس کذاب نے حجر اسود کو اکھاڑنے کی کوشش کی مگر سخت ناکام ہوا۔

۱۲ عیسیٰ بن مہرویہ' نے بھی جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا' اس نے کہا کہ قرآن میں ''مدثر'' میرا القب ہے' شام میں اس کا کاروبار عروج پر تھا' آخرکار قتل ہو کر عبرتناک موت کا شکار ہوا۔

۱۳ ابن علی شلمغانی' کا لقب ابن ابی العراق بھی تھا' اس نے الوہیت و نبوت کی صفات کا دعویٰ کیا' مسلمانوں نے اسے سولی پر لٹکا دیا۔

۱۴ مطیع باللہ کے زمانے میں ایک نوجوان نے نبوت کا دعویٰ کیا اور روحوں کے تناسخ کا عقیدہ پھیلایا' اس کا دعویٰ تھا کہ اس کے جسم میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روح داخل ہو گئی ہے۔

۱۵ حاکم معزالدولہ کے زمانے میں ایک کذاب نے جبریل ہونے کا دعویٰ کیا' مسلمانوں نے اسے خوب ذلیل کیا۔ آخر خائب و خاسر ہو کر مرا۔

۱۶ خلیفہ مستظہر کے زمانے میں ایک دجال نے نبوت کا دعویٰ کیا' اس نے خط نہاوند میں اپنے جال پھیلائے' اسے بھی قتل کر دیا گیا'

۱۷ ارض مغرب میں ایک کذاب پیدا ہوا جس نے کہا میرا نام ''لا'' ہے' اور لا نبی بعدی کا دراصل مفہوم یہ ہے کہ میرے بعد ''لا'' نبی ہوگا' یہ کذاب بھی

اپنے دعویٰ سمیت جہنم واصل ہوگیا۔

۱۸ غازاری جادوگر نے نبوت کا دعویٰ کیا جسے ابو جعفر بن زبیر نے قتل کر دیا۔

۱۹ استادسیس نامی شخص نے خراسان میں دعویٰ کیا تو تین لاکھ آدمیوں نے اس کی ''جعلی نبوت'' کی بیعت کی' آخر کار ستر ہزار مرتدین کے ساتھ منصور مہدی کے ہاتھوں قتل ہوگیا۔

۲۰ دامیہ عورت نے سوڈان میں نبوت کا دعویٰ کیا جسے وہاں کے مسلمانوں نے فنا فی النار کر دیا۔

۲۱ یوشینا نامی شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا جسے آخر میں پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔

۲۲ ایک خراسانی بدنصیب نے نبوت کا دعویٰ کیا' نہایت بدشکل تھا اس لئے چہرہ چھپائے رکھتا تھا' اس کا نظریہ تھا کہ خدا نبیوں میں حلول کرتا ہے' لہٰذا مجھ میں بھی حلول کئے ہوئے ہے' اس نے خودکشی کر کے اپنے باطل ہونے کا آپ ہی اعلان کر دیا۔

۲۳ عثمان بن نہیک کے بارے میں ابومسلم خراسانی کے ماننے والوں کا ایک گروہ یہ اعلان کرتا تھا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی روح اس میں حلول ہوگئی ہے' یہ تناسخ کے قائل تھے' ان سب کذابوں کو منصور نے ہلاک کر دیا۔

۲۴ ابوالطیب متنبّی مشہور شاعر ہوا ہے' اس نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا تو مسلمانوں نے قتل کر دیا۔ اس کا دیوان بہت مشہور ہے۔

۲۵ بہاء اللہ نے ایران میں دعویٰ کیا' بہائی فرقے کے لوگ آج بھی اسے اپنا مذہبی پیشوا مانتے ہیں۔

۲۶ مغل بادشاہ اکبر نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا' اسکے درباری شاعر نے اس پر خوب طنز کیا ہے' کہ ہمارے شاہ نے اس سال نبوت کا دعویٰ کیا ہے' اگلے سال خدا نے چاہا تو خدا ہونے کا دعویٰ کرے گا' اکبر بھی انجام بد کا شکار ہو کر مر گیا' اس کے عہد میں حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ نے تحریک ختم نبوت کی قیادت فرمائی اور ختم نبوت کے عقیدے کی حفاظت فرمائی۔

۲۷ مرزا غلام احمد قادیانی نے انگریزوں کی شہ پر اپنی نبوت کی دوکان

چمکائی اور مہدی، مسیح، نبی، رسول بلکہ خدا ہونے کے دعوے کئے، مرزا قادیانی کی ذریت آج بھی ملت اسلامیہ کیلئے بہت بڑا خطرہ بنی ہوئی ہے، بلکہ حضرت علامہ اقبال کے مطابق ''یہودیت کا چربہ'' ہے، قادیانی مذہب کے دور میں علماء ملت نے بھرپور کردار ادا کیا، مناظرے، مباہلے کئے اور اس کی ہنڈیا چوراہے میں پھوڑ کر رکھ دی، تاریخ شاہد ہے کہ قادیانی کذاب بھی اپنے پیشرو کذابوں کی طرح بلکہ ان سے بھی زیادہ عبرتناک اور وحشت ناک موت کا شکار ہوا۔

اللہ اکبر کذاب آتے رہے، اپنی موت آپ مرتے رہے، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا آفتاب آج بھی صداقتوں کی شعاعیں تقسیم کر رہا ہے، ورفعنا لک ذکرک کی شان وعظمت چشم عالم پر اور عیاں ہوتی جارہی ہے۔

فرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا، عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا
مٹ گئے، مٹتے ہیں، مٹ جائیں گے اعدا تیرے
نہ مٹا ہے، نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

☆ صنم سربسجود ہو گئے:-

حضرت سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں ولادت مصطفیٰ کی رات کعبہ میں تھا، میں نے بتوں کو دیکھا کہ سب بت اپنی اپنی جگہ سے سربسجود سر کے بل گر پڑے ہیں اور دیوار کعبہ سے یہ آواز آرہی ہے، مصطفیٰ اور مختار پیدا ہوا، اسکے ہاتھ سے کفار ہلاک ہوں گے، اور کعبہ بتوں کی عبادت سے پاک ہوگا، اور وہ اللہ کی عبادت کا حکم دے گا جو حقیقی بادشاہ اور سب کچھ جاننے والا ہے،

(ضیاء النبی ج۲ ص۳۲)

تیری آمد تھی کہ بیت اللہ مجرے کو جھکا
تیری ہیبت تھی کہ ہر بت تھرتھرا کے گر گیا

☆ حضرت شیما کی لوریاں:-

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم عالم بچپن میں حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے کاشانہ

سعادت میں پرورش حاصل کر رہے تھے' انکی صاحبزادی حضرت شیما رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کو لوریاں سنایا کرتی تھی' ایک لوری کے الفاظ ملاحظہ فرمائیے۔

يَا رَبَّنَا اِبْقِ لَنَا مُحَمَّداً حَتّٰى اَرَاهُ يَافِعاً وَامْرَداً
ثُمَّ اَرَاهُ سَيِّداً مُسَوَّداً وَاكبِتْ اَعَادِيَهِ مَعاً وَالْحُسَّدَا
وَاعْطِه' عِزّاً يَدُوْمُ اَبَداً

اے میرے رب! میرے بھائی محمد کو ہمارے لئے سلامت رکھ' یہاں تک کہ میں آپ کو جواں گھبرو دیکھوں' یہاں تک کہ میں آپ کو اپنی قوم کا سردار دیکھوں جس کی سب اطاعت کر رہے ہوں اس کے دشمنوں اور حاسدوں کو ذلیل و رسوا کر' اور انہیں وہ عزت عطا فرما جو تا ابد باقی رہے' (ضیاء النبی ج ۲ ص ۷۰ بحوالہ سیرت دحلان ج ۱ ص ۶۳)

وصف آں در دہاں نمی گنجد
شرح آں در بیاں نمی گنجد

☆ سیدہ آمنہ اور ختم نبوت:۔

حضور سرکار ابد قرار ﷺ اپنی والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا کے ہمراہ یثرب تشریف لائے' ان کی کنیز حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا بھی ساتھ تھی'

''یہ مختصر سا قافلہ حضور کے جد امجد حضرت عبدالمطلب کے ننہال بنو عدی بن نجار کے ہاں جا اترا' اور ایک ماہ تک وہاں مقیم رہا۔ مہینہ بھر کے قیام کے دوران جو واقعات رو پذیر ہوئے' سرکار دو عالم ﷺ ہجرت کے بعد جب یہاں تشریف لائے تو بسا اوقات حضور ان یادوں کو تازہ فرمایا کرتے تھے' جب اس مکان کو دیکھتے جہاں اپنی پیاری ماں کیساتھ رہائش فرمائی تھی تو فرماتے **ھھنا نزلت ابی امی واحسنت العوم فی بئر بنی عدی النجار**' یعنی اس مکان میں' میں اپنی والدہ کیساتھ اترا تھا اور میں نے بنی عدی بن نجار کے تالاب میں تیرنے کی مہارت حاصل کی تھی' (سیرت دحلان ج ۱ ص ۶۵)

اس مختصر قیام کے دوران ایک یہودی نے حضور کو دیکھا تو پوچھا یا غلام اما

اسمک اے بچے تمہارا نام کیا ہے؟ میں نے کہا میرا نام احمد ہے' پھر اس نے میری پیٹھ کی طرف دیکھا' پھر میں نے اسکو یہ کہتے سنا' ھذا نبی ھذہ الامۃ' یہ اس امت کا نبی ہے' پھر وہ اپنے یہودی علماء کے پاس گیا اور انہیں جا کر یہ بتایا' میری والدہ کو بھی اس کا پتہ چل گیا' ان کے دل میں یہود کی طرف سے طرح طرح کے اندیشے پیدا ہونے لگے' ام ایمن کہتی ہیں کہ میں نے ان یہودیوں کو جو حضور کو دیکھنے کیلئے یکے بعد دیگرے آتے تھے' یہ کہتے سنا' ھو نبی ھذہ الامۃ وھذہ دار ھجرۃ' وہ اس امت کا نبی ہے اور یہ جگہ ان کی دار ہجرت بنے گی' ان اندیشوں کے باعث حضرت آمنہ نے یہاں ٹھہرنا مناسب نہ سمجھا اور مکہ جانے کی تیاری شروع کر دی' ہم مدینہ سے روانہ ہوئے اور جب ابوا کے مقام پر پہنچے تو آپ کی طبیعت ناساز ہوگئی' ابونعیم نے دلائل النبوۃ میں اسما بنت رھم سے روایت کیا ہے' انہوں نے کہا کہ میری ماں حضرت آمنہ کی وفات کے وقت حاضر تھی' آپ نے اپنی بالین کے قریب اپنے فرزند کو دیکھا تو یہ اشعار پڑھے۔

بارک اللہ فیک من غلام

ان صح ما ابصرت فی المنام

فانت مبعوث الی الانام تبعث فی الحل والحرام

تبعث فی التحقیق والاسلام دین ابیک البر ابراھام

فاللہ انھاک عن الاصنام

والا توالیھا مع الاقوام

یعنی میں نے خواب میں دیکھا ہے اگر وہ صحیح ہے تو آپ تمام لوگوں کی طرف نبی بنا کر بھیجے جائیں گے' حل اور حرام سب جگہ آپ نبی ہوں گے' آپ کو اپنے باپ ابراہیم کے دین اسلام پر مبعوث کیا جائے گا' میں آپ کو بتوں سے خدا کا واسطہ دے کر روکتی ہوں کہ آپ دوسری قوموں کیساتھ مل کر ان کی دوستی نہ کریں' اس کے بعد آپ نے فرمایا ''ہر زندہ موت کا مزہ چکھے گا' ہر نئی چیز پرانی ہو جائے گی اور ہر بڑی چیز فنا ہو جائے گی' میں تو جا رہی ہوں لیکن میرا ذکر ہمیشہ باقی رہے گا میں نے ایک پاکباز بچہ جنا ہے' (ضیاء النبی ج۲ص۷۷)

روشنائی دل از ذکر میسر گردو
لیکن آں ذکر کہ بافکر مقرر گردو
ذکر نور لیت کہ گرہ دل و جان شعلہ زند
ظاہر و باطن ازاں نور منور گردد

☆ سفر شام کی داستان:-

حضور پرنور ﷺ کی عمر مبارک بارہ سال ہوئی تو آپ کے چچا حضرت ابوطالب نے تجارتی سفر کی تیاری فرمائی' وہ جب روانہ ہونے لگے تو آپ نے ان کے اونٹ کی نکیل پکڑ کر اصرار کیا' میرے چچا جان! آپ مجھے کس کے سپرد کر کے جا رہے ہیں' میرا باپ اور ماں دنیا میں موجود نہیں۔ چنانچہ حضرت ابوطالب آپ کو ساتھ لے جانے پر تیار ہو گئے۔ کئی دنوں کے بعد قافلہ بصریٰ پہنچا' وہاں عیسائی راہبوں کی خانقاہ کے قریب قیام کیا۔ وہاں ایک راہب بحیریٰ کے نام سے مشہور تھا۔ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کے علوم و معارف کا وارث تھا۔ قریش کے تجارتی قافلے اس راہ سے گزرا کرتے تھے مگر وہ کبھی ان سے گفتگو کرنے کا روادار نہیں تھا' لیکن اب اس نے دیکھا کہ اس تجارتی قافلے میں ایک نوخیز بچہ ہے جس کے سرانور پر ایک بادل کا ٹکڑا سایہ فگن ہے۔ پھر اس نے دیکھا کہ ایک درخت کے نیچے قافلہ بیٹھا ہے۔ درخت کے سائے میں کوئی جگہ نہیں بچی تو وہ نوخیز بچہ دھوپ میں بیٹھ گیا۔ اور درخت نے فوراً جھک کر اپنا سایہ اس پر پھیلا دیا۔ بحیریٰ نے جب یہ منظر دیکھا تو اسے خیال آیا کہ جس نبی صادق و امین کے منتظر ہیں' کہیں یہ وہی تو نہیں' چنانچہ اس نے خود چل کر اہل کارواں کو کھانے کی دعوت دی۔ ایک شخص نے اعتراض بھی کیا کہ پہلے تو آپ نے کبھی توجہ نہیں دی' آج ہماری عزت افزائی فرما رہے ہیں۔ اس تفاوت کا کیا سبب ہے' اس نے اس شخص کی بات ٹال دی۔ قافلے کے سارے افراد اس کی دعوت پر گئے مگر اسے وہ جان عالم نظر نہ آیا جس کی خاطر یہ سارا اہتمام کیا گیا تھا' اس نے اہل کارواں سے پوچھا' آپ لوگوں میں سے کوئی رہ تو نہیں گیا؟

انہوں نے بتایا، سب لوگ آ گئے ہیں، صرف ایک بچہ پیچھے رہ گیا ہے۔ اسے ہم خیموں اور اونٹوں کی حفاظت کیلئے چھوڑ آئے ہیں۔ اس نے اصرار کیا کہ اسے بھی ضرور بلاؤ، حضور ﷺ کے چچا حضرت حارث بن عبدالمطلب، آپ کو لینے گئے۔ جب حضور تشریف لائے تو راہب کو قرار آ گیا۔ جب سب قافلے والے فارغ ہو گئے تو وہ آزمانے کیلئے حضور کے پاس آیا اور کہا

"میں آپ سے لات وعزیٰ کے واسطے سے سوال کرتا ہوں، آپ سے جو سوال کروں اس کا صحیح جواب دیں گے"

اس نے آزمانے کیلئے لات وعزیٰ کی قسم کھائی تھی۔ حضور پرنور ﷺ نے فرمایا

"مجھے لات وعزیٰ کے حوالے سے کوئی سوال نہ پوچھئے، خدا کی قسم جتنی مجھے ان سے نفرت ہے کسی سے نہیں"

بحیریٰ راہب نے کہا "تو میں اللہ تعالیٰ کے واسطے سے عرض کرتا ہوں کہ جو سوال کروں اس کا جواب صحیح دیا جائے گا، حضور پرنور ﷺ نے فرمایا۔ ہاں اب آپ کا جو دل چاہے سوال کیجئے، اس کا صحیح جواب دوں گا، پھر وہ آپ سے نیند اور بیداری کے بارے میں پوچھتا رہا۔ آپ جو ارشاد فرماتے وہ اس کی تصدیق کرتا کیونکہ نبی آخرالزماں کے بارے میں صفات واوصاف اس کے پاس موجود تھے، آخر میں اس نے آپکی پشت مبارک سے کپڑا ہٹایا، وہاں اس نے "ختم نبوت" کو بعینہٖ اس صورت میں دیکھا جو اس کے پاس تھی، بے ساختہ اس نے جھک کر "ختم نبوت" کو چوم لیا۔ جن اہل قافلہ نے یہ منظر دیکھا، وہ کہنے لگے کہ اس راہب کے دل میں حضرت محمد ﷺ کی بہت قدر و احترام ہے، بحیریٰ نے حضرت ابوطالب سے پوچھا، اس بچے سے آپ کا کیا رشتہ ہے؟ آپ نے کہا، یہ میرا بیٹا ہے، اس نے کہا، یہ آپ کا بیٹا نہیں، اور نہ اس کا باپ زندہ موجود ہے، حضرت ابوطالب نے کہا، یہ میرا بھتیجا ہے، اس نے کہا، اس کا باپ کہاں ہے؟ آپ نے جواب دیا، یہ ابھی شکم مادر میں تھا کہ اس کا باپ دنیا سے چلا گیا تھا، اس نے کہا، اب آپ نے سچی بات کہی ہے، اس کی والدہ کہاں ہے؟ آپ نے

کہا۔ تھوڑی دیر ہوئی ہے، وہ بھی انتقال فرما گئی ہے۔ پھر اس نے آپ سے کہا، آپ اس بھتیجے کو لے کر واپس چلے جائیں اور یہودیوں سے ہر وقت ہوشیار رہیں۔ اگر انہیں ان حالات کا علم ہوگیا، جن کا مجھے علم ہوا ہے تو وہ اسے ضرور نقصان پہنچائیں گے، آپ کے بھتیجے کی بڑی شان ہوگی، یہ چیز ہماری کتابوں میں مکتوب ہے، میں نے آپ کو حقیقت حال سے آگاہ کرنے کا فرض ادا کر دیا ہے، ایک روایت میں ہے کہ بحیریٰ سے صراحتاً انہیں بتا دیا

هٰذَا سَيِّدُ الْمُرْسَلِيْنَ، هٰذَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، هٰذَا ايَبْعَثُهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِيْنَ، یہ سارے جہانوں کے سردار ہیں، یہ رب العالمین کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں رحمت العالمین بنا کر مبعوث فرمائیگا، (سیرت دحلان ج ا ص ۹۸)

حضرت ابوطالب وہیں سے حضور پرنور علیہ وسلم صلی اللہ کو لے کر واپس مکہ آ گئے۔ روض الانف میں ہے کہ وہاں سے جلدی ملک شام پہنچے، اپنے کاروبار سے فارغ ہوکر واپس مکہ آئے، معلوم ہوا کہ بعثت ختم نبوت سے پہلے بھی اسی مراد کون و مکاں کی بشارتیں سرگرم تھیں۔

عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ، فرش پہ طرفہ دھوم دھام
کان جدھر بھی لگایئے تیری ہی داستان ہے
وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا، وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی، جان ہے تو جہان ہے

☆ راہب نسطورا سے ملاقات:-

پہلے سفر شام کے تقریباً تیرہ سال بعد حضور پرنور علیہ وسلم صلی اللہ حضرت سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا مال تجارت لے کر ملک شام کی طرف روانہ ہوئے، ان کا غلام میسرہ آپ کے ہمرکاب تھا، جس خانقاہ میں راہب بحیریٰ سے ملاقات ہوئی تھی، اب اسی جگہ راہب نسطورا سے ملاقات ہوئی، نسطورا نے میسرہ سے پوچھا، یہ شخص کون ہے جو اس درخت کے نیچے تشریف فرما ہے، میسرہ نے کہا یہ ایک قریشی نوجوان ہے۔ راہب نے حضور کی زیارت کی اور مزید قریب ہوگیا، سر

مبارک اور قدمین شریفین کو بوسہ دیا اور کہا

''میں آپ پر ایمان لایا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ آپ وہی ہیں جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے تورات میں کیا ہے' پھر جب اس نے مہر نبوت دیکھی تو اسے چوم لیا اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں' نبی امی ہیں' جن کی آمد کی بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی ہے''

میسرہ نے جب راہب کی یہ بات سنی ہوگی تو حیران رہ گیا ہوگا' راستہ میں اس نے یہ ایمان پرور منظر تو بار بار دیکھا تھا کہ جب بھی دھوپ تیز ہو جاتی تھی' تو دو فرشتے حضور پر سایہ کر دیتے تھے'' (خاتم النبیین ج ا ص ۱۵۹)

چوز نگارز آئینہ دل زدود
جمال حقیقت بکلی نمود

☆ کاھن سطیح کی بشارتیں:-

زمانہ جاہلیت میں اہل عرب کہانت پر بہت اعتماد کرتے تھے' غیبی امور میں جنوں کی بتائی ہوئی باتوں کو کہانت کہا جاتا تھا' یہ پیشہ عرب میں بہت مشہور تھا۔ اللہ بزرگ و برتر نے اپنے محبوب نبی آخر الزماں ﷺ کی حقانیت وصداقت کے تذکرے عرب کے کاہنوں اور ساحروں کی زبان پر بھی جاری کر دیئے تاکہ اس کی حجت تمام ہو جائے۔ عربوں کی تاریخ میں شق بن انمار اور سطیح بن ماذن بہت نامور کاہن گزرے ہیں۔ امام ابن کثیر علیہ الرحمہ نے لکھا ہے کہ سطیح بن ماذن بہت طویل العمر انسان تھا۔ کسی نے اس کی عمر سات سو سال لکھی' کسی نے پانچ سو سال اور کسی نے تین سو سال بیان کی ہے' (السیرۃ النبویہ ج ا ص ۲۲۱)

علماء سیرت نے کاہن سطیح کی تجربہ کاری' قیافہ شناسی' بلند نظری اور زود فہمی کا بہت ذکر کیا ہے۔ یہ عجیب وغریب خوابوں کی تعبیر بتانے میں بھی مہارت کاملہ رکھتا تھا' آیئے اس کی چند بشارات کا ذکر کرتے ہیں۔

(۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ کاہن سطیح

مکہ مکرمہ میں آیا اور امراء قریش نے اس سے ملاقات کی، سردار عرب قصی کے فرزند عبد شمس اور عبد مناف بھی موجود تھے انہوں نے بطور امتحان اس سے کچھ سوالات کئے۔ اس نے درست جوابات دیئے۔ پھر دریافت کیا کہ آخر زمانہ میں کیا ہوگا، اس نے کہا "مجھے اللہ نے الہام کیا ہے۔ اے عرب کے لوگو! تم بوڑھے ہو چکے ہو، تمہاری اور عجمیوں کی بصیرتیں یکساں ہو چکی ہیں۔ تمہارے پاس علم و فکر مفقود ہے، تمہاری اولاد میں عقل و دانش کے شناور پیدا ہوں گے، وہ طرح طرح کے علم حاصل کریں گے، بتوں کو توڑ دیں گے، عجمیوں کو قتل کر دیں گے اور بھیڑوں بکریوں کو تلاش کریں گے، مجھے ہمیشہ رہنے والے خدا کی قسم! اس شہر مقدس سے ایک نبی ہدایت نمودار ہوگا جو لوگوں کو سچائی کی طرف بلائے گا، یغوث اور فند کے بتوں کو مسترد کرے گا، ان کی عبادت سے بیزاری کا اعلان کرے گا، اور اس رب کی عبادت کرے گا جو ایک ہے" (السیرۃ النبویہ ج ا ص ۲۱۹)

(۲)

کسریٰ ایران نوشیروان عادل کو ہولناک خواب آیا، قصر ابیض میں زلزلہ آیا ہے، چودہ کنگرے زمین بوس ہو گئے ہیں، ایران کے تاریخی آتش کدے کی آگ بجھ گئی ہے، بادشاہ نے صبح اٹھ کر دربار عام میں یہ خواب سنایا اور اپنی بے قراری کا ذکر کیا، ایران کے قاضی اعظم موبذان نے کہا، بادشاہ سلامت رہے، میں نے بھی ایک خوفناک خواب دیکھا ہے، سرکش اونٹ اور عربی گھوڑے دریائے دجلہ کو عبور کر کے ہمارے ملک میں پھیل گئے ہیں، بہرحال ان خوابوں کی تعبیر معلوم کرنے کیلئے بادشاہ نے عبدالمسیح بن عمرو غسانی کو کاہن سطیح کے پاس بھیجا، اس نے عبدالمسیح کو نہایت فصیح عبارت میں ان خوابوں کی تعبیر بتائی۔

"اے عبدالمسیح جب تلاوت کثرت سے کی جائے گی، اور عصا والا ظاہر ہوگا، اور ساوہ کی وادی بہنے لگے گی، ساوہ کا بحیرہ خشک ہو جائے گا، فارس کی آگ بجھ جائیگی تو یہ شام سطیح کا نہیں رہے گا، اور محل کے گرنے والے کنگروں کی تعداد کے مطابق ان کے بادشاہ اور ملکات تخت نشین ہونگی، ہر آنے والی چیز آ کر رہتی ہے۔

(ضیاء النبی ج ا ص ۷۶ ملخصا بحوالہ ابن کثیر)

(۳)

یمن کے حکمران ربیعہ بن نصر نے خواب دیکھا اور بھول گیا کہ کیا دیکھا ہے کاھن سطیح نے اسے بتایا کہ اے بادشاہ تو نے بھڑکتے شعلے اور انگارے دیکھے ہیں جو تاریکی میں نکلے اور سرزمین تہامہ میں آ گرے، اور وہاں ہر کھوپڑی والی چیز کو ہڑپ کر گئے' بادشاہ نے کہا! اسے سطیح تو نے بالکل صحیح بتایا ہے' اب اس کی تعبیر بھی بیان کرو' اس نے کہا! اے بادشاہ میں حلفیہ بیان کرتا ہوں کہ تیرے ساٹھ ستر سال بعد تیرے ملک میں اہل حبشہ کی حکومت ہوگی' ستر پچھتر سال کے بعد ان کی حکومت بھی ختم ہو جائے گی۔ ذی یزن کی اولاد انہیں یمن سے جلاوطن کر دے گی' بادشاہ نے پوچھا کیا ان کی حکومت ہمیشہ رہے گی' اس نے کہا نہیں' بادشاہ نے پوچھا' انہیں کون ختم کرے گا' اس نے کہا'

''ایک نبی جو پاک نہاد ہوگا' جسکی طرف خداوند بزرگ کی طرف سے وحی نازل ہوگی''

بادشاہ نے پوچھا' وہ کس کے قبیلے سے ہوگا' اس نے کہا وہ غالب بن فہر بن مالک کی اولاد سے ہوگا' اس کی قوم کی حکومت زمانے کے آخر تک باقی رہے گی' بادشاہ نے پوچھا کیا زمانے کی انتہا بھی ہے' اس نے کہا بیشک وہ دن جب اولین و آخرین کو جمع کیا جائے گا' نیکوکار اس میں سعادت مند ہوں گے اور بدکار شقی اور بدبخت ہوں گے' (ملخصا ضیاء النبی ج ا ص ۴۷۴ بحوالہ الروض الانف' سیرت ابن ہشام ص ۲۹)

وجودش زدریائے رحمت نشاں — کہ رحمت براں ابر دریا فشاں
فروخوانده دیباچہ غیب را — رقم کرده توقیع لاریب را
ہمہ لوح محفوظ درشان او — سیاه و سفید جہاں زان او
زباغ رخش ہست بستاں گلئی — دراں باغ روح الامیں بلبلی

رخ از نور غیرت برا فروختہ
علوم لدنی درآ موختہ

حضرت علامہ ابن خلدون نے بھی کاھن سطیح کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ

سارے واقعات درجہ شہرت کو پہنچے ہوئے ہیں'' (مقدمہ ابن خلدون ص ۱۸۹)

☆ اس کی قاہر ریاست :-

خطیب بغدادی نے اپنی سند کیساتھ یہ حدیث روایت کی ہے کہ حضور ﷺ کی والدہ حضرت بی بی آمنہ نے فرمایا کہ جب حضور اقدس ﷺ پیدا ہوئے تو میں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑی بدلی آئی جس میں روشنی کے ساتھ گھوڑوں کے ہنہنانے اور پرندوں کے اڑنے کی آواز تھی' اور کچھ انسانوں کی بولیاں بھی سنائی دیتی تھیں۔ پھر ایک دم حضور ﷺ میرے سامنے سے غیب ہوگئے اور میں نے سنا کہ ایک اعلان کرنے والا اعلان کر رہا ہے کہ محمد ﷺ کو مشرق و مغرب میں گشت کراؤ اور ان کو سمندروں کی بھی سیر کراؤ تا کہ تمام کائنات کو ان کا نام' ان کا حلیہ انکی صفت معلوم ہو جائے۔ اور ان کو تمام جاندار مخلوق یعنی جن و انس' ملائکہ اور چرندوں اور پرندوں کے سامنے پیش کرو' اور انہیں حضرت آدم علیہ السلام کی صورت' حضرت شیث علیہ السلام کی معرفت' حضرت نوح علیہ السلام کی شجاعت' حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خلت' حضرت اسماعیل علیہ السلام کی زبان' حضرت اسحاق علیہ السلام کی رضا' حضرت صالح علیہ السلام کی فصاحت' حضرت لوط علیہ السلام کی حکمت' حضرت یعقوب علیہ السلام کی بشارت' حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شدت' حضرت ایوب علیہ السلام کا صبر' حضرت یونس علیہ السلام کی اطاعت' حضرت یوشع علیہ السلام کا جہاد' حضرت داؤد علیہ السلام کی عصمت اور حضرت دانیال علیہ السلام کی محبت' حضرت الیاس علیہ السلام کا وقار' حضرت یحیٰ علیہ السلام کی عصمت اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زہد عطا کر کے ان کو تمام پیغمبروں کے کمالات اور اخلاق حسنہ سے مزین کر دو' اسکے بعد وہ بادل چھٹ گیا' پھر میں نے دیکھا' آپ ریشم کے سبز کپڑے میں لپٹے ہوئے ہیں۔ اور اس کپڑے سے پانی ٹپک رہا ہے۔ اور کوئی منادی اعلان کر رہا ہے کہ واہ وا! کیا خوب محمد ﷺ کو تمام دنیا پر قبضہ دے دیا گیا' اور کائنات عالم کی کوئی چیز باقی نہ رہی جو ان کے قبضہ اقتدار اور غلبہ اطاعت میں نہ ہو' اب میں نے چہرۂ انور کو دیکھا تو چودھویں

کے چاند کی طرح چمک رہا تھا اور بدن سے پاکیزہ مشک کی خوشبو آرہی تھی، پھر تین شخص نظر آئے، ایک کے ہاتھ میں چاندی کا لوٹا دوسرے کے ہاتھ میں سبز زمرد کا طشت، تیسرے کے ہاتھ میں ایک چمک دار انگوٹھی تھی، انگوٹھی کو سات مرتبہ دھو کر اس نے حضور ﷺ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت لگا دی، پھر حضور ﷺ کو ریشمی کپڑے میں لپیٹ کر اٹھایا اور ایک لمحہ کے بعد مجھے سپرد کر دیا، (زرقانی ج ا ص ۱۱۳)

عرش تا فرش ہے جس کی زیر نگیں
اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام
فتح باب نبوت پہ بے حد درود
ختم دور رسالت پہ لاکھوں سلام

☆ حبشہ کے عیسائیوں کی خواہش:۔

حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، جب محمد ﷺ دو سال کے ہوئے اور آپ کی واپسی کا وقت آیا، میں آپ کو آپ کی والدہ محترمہ کے پاس لے گئی تاکہ ان کے سپرد کر دوں، لیکن میں یہ نہیں چاہتی تھی کہ یہ خیر و برکت ہم سے جدا ہو، ہم نے کہا کہ ہم نے کسی بچہ کو اس بچہ سے زیادہ بابرکت نہیں دیکھا اور مکہ کی گرمی اور وباء سے ہمیں خطرہ ہے اس لئے آپ حضور کو دوبارہ ہمارے حوالے کر دیں، جناب آمنہ رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ کو پھر ہمارے سپرد کر دیا اور ایک سال تک حضور ﷺ پھر ہمارے پاس رہے ایک دن ہم حبشہ کے عیسائیوں کے پاس سے گزرے، انہوں نے محمد ﷺ کو دیکھا، پھر آپ کی طرف تیز تیز نظروں سے دیکھنے لگے، اور اپنے کاموں کو چھوڑ کر آپ کے متعلق پوچھ گچھ کرنے لگے۔ انہوں نے آپ کے دونوں کندھوں کے متعلق کچھ تامل کیا، اور آپ کی آنکھوں کی سرخی کو دیکھا، پھر مجھ سے پوچھا، کیا تیرے اس بچے کو آنکھ میں درد ہے میں نے کہا، نہیں انہوں نے کہا جتنا مال لینا چاہتی ہو لے لو، تمھارے ہزار ہا احسان ہم لینے کو تیار ہیں یہ بچہ ہمیں دے دو تاکہ ہم اسے حبشہ

لے جائیں کیونکہ اس کی شان بہت بلند ہوگی، ہم نے اپنی کتابوں میں اس طرح لکھا پایا ہے کہ ایک ایسا پیغمبر باقی ہے جس کا مقام پیدائش مکہ میں ہوگا اور ہمارا خیال ہے وہ تشریف لے آیا ہے یا تشریف لانے کے نزدیک ہے، حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں مجھے ان سے بہت خوف آیا اور وہاں سے حضور کو لیکر آدھی رات کے وقت ہی چل پڑی۔ (شواہد النبوۃ ص ۶۴)

محمد وہ کتاب کون کا طغرائے پیشانی
محمد وہ حریم قدس کا شمع شبستانی
مبشر جس کی بعثت کا ظہور عیسیٰ مریم
مصدق جس کی عظمت کا لب موسیٰ عمرانی

☆ نجران کے پادری کی گواہی:-

ایک دن حضرت عبدالمطلب حجرے میں بیٹھے ہوئے تھے اور نجران کا پادری جو ان کا دوست تھا، ان کے سامنے بیٹھا ہوا تھا، اور کہہ رہا تھا کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے آخری پیغمبر علیہ السلام کی صفات جمیلہ ہماری کتابوں میں موجود ہیں، اس کی ولادت کا زمانہ یہی ہے۔ ابھی یہ بات کرنے بھی نہ پایا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں آ گئے، پادری نے آپ کو دیکھا اور خاص کر آپ کی چشم رحمت، پشت مبارک اور قدم ہمایوں کو احتیاط سے دیکھا، پھر کہا، میں نے جس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا ہے، وہ یہی ہیں، یہ کس کے فرزند ہیں، جناب عبدالمطلب بولے، وہ میرے بیٹے کا بیٹا ہے۔ ابھی وہ شکم مادر میں ہی تھے کہ ان کے والد کی وفات واقعہ ہوگئی، حضرت عبدالمطلب نے اپنے بیٹے سے کہا اپنے بھائی کے بیٹے کی حفاظت کرنا'' (شواہد النبوۃ ص ۷۳)

☆ وہ دانائے سبل ختم رسل:-

امیر المومنین حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن مسجد قباء میں ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کر رہے تھے۔ آپ نے اپنا چہرہ اقدس ہماری طرف کیا اور دیکھا کہ ایک اعرابی شتر سوار سر پر سیاہ عمامہ اور تلوار گلے میں حمائل کر کے

منہ سر باندھے پہاڑ سے نیچے آ رہا ہے۔ آپ نے فرمایا' جو میں دیکھتا ہوں' دیکھ رہے ہو؟ ہم نے عرض کی اے رسول خدا ﷺ آپ داناتر ہیں' آپ نے فرمایا' اعرابی قلہ کوہ سے نیچے آرہا ہے۔ ممکن ہے عبداللہ خفاف ہو' ابھی حضور ﷺ نے اپنی بات پوری بھی نہ کی تھی کہ وہ مسجد کے دروازہ پر پہنچ گیا اپنے اونٹ کو باندھا اور آستین فشاں اور دامن کشاں حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوگیا۔ حضور علیہ السلام کو نبوت کی مبارک باد دی' حضور ﷺ نے فرمایا لافص اللہ فاک ولا اذل اباک' پھر اس نے حضور علیہ السلام سے بات کرنے کی اجازت چاہی' آپ نے اجازت بخشی' کہنے لگا' اے رسول خدا صلی اللہ علیک وسلم ہم اپنی قوم کے چند افراد حضر موت کے سفر کو چلے رات چاندنی تھی' اور ہم چاند کی روشنی میں راستہ بھول گئے' اچانک چاند چھپ گیا اور ہم ایک پرخطر وادی میں پہنچ گئے۔ اور وہیں ٹھہر گئے ابھی پوری طرح منزل بھی نہ کی تھی کہ اچانک ایک شور وشین اٹھا' یہ شور وغوغا اونٹوں اور بکریوں کی آوازوں' گھوڑوں کی ہنہناہٹ' عورتوں کی فریاد' بچوں کی گریہ زاری اور کتوں کے بھونکنے سے پیدا ہوا تھا۔ اچانک ہاتف نے آواز دی' بارک اللہ الیمامہ' بخدا قیامت نزدیک آ گئی ہے۔ اور ایک پیغمبر ﷺ مبعوث ہوا ہے۔ جو تمام بتوں کو توڑ دے گا' اور ادیان باطلہ کو معطل کر دے گا' سعید و نیک بخت وہی شخص ہے جو آپکی متابعت کرے اور بدبخت وہ ہے جو آپ کی مخالفت میں سعی وکوشش کرے۔ ہم نے کہا اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے تم کون ہو؟ کہنے لگا میں تکلان جن ہوں' میں نے پوچھا کہ یہ آوازیں کیسی تھیں' کہنے لگا یہ جن لوگ ہیں جو پیغمبر قریش پر ایمان لے آئے ہیں' اسکے بعد سلسلہ کلام منقطع ہوگیا' صبح ہوئی تو ہم صحرا میں آئے۔ سفر کے دوران ہم نے ایک شخص کو دور سے دیکھا' میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا تم ٹھہرو' میں جا کر دیکھتا ہوں' وہ کون ہے' میں گھوڑے پر سوار ہوکر' تلوار گلے میں حمائل کئے اس کی طرف چلا' میں نے ایک خمیدہ کمر بوڑھا زمین کھودتے دیکھا' جب اس نے میرے گھوڑے کے ٹاپوں کی آواز سنی تو اس نے اپنا سر اٹھایا مجھ پر ایک ہیبت طاری ہوگئی' میں نے قرآن پاک کی آیات سے تعوذ کیا' اور حضور پر صلوٰۃ وسلام

بھیجا، پھر میں نے کہا اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے ہم مسافر ہیں اور راستہ بھول گئے ہیں، ہمیں پناہ دیجئے یا کچھ مشروبات جن سے ہماری پیاس بجھے یا رہنمائی کیجئے، اس نے کہا، میرا کوئی گھر یا سائبان نہیں جس میں تمہیں پناہ دوں اور نہ ہی میرے پاس دودھ یا پانی ہے جو تمہیں پلا سکوں، وہ راہ جو تمہیں درپیش ہے، اس پہاڑ کے فلاں غار سے چلے جاؤ۔ پھر میں نے پوچھا، آپ کون ہیں؟ اس نے کہا، میں عبد کلال بن یغوث الحمیری ہوں، میں نے کہا تمہاری قوم کا کیا بنا کہنے لگا کئی ہزار سال سے اس کی کوئی خبر نہیں، میں قبیلہ بنی حاذن میں ٹھہرا ہوا ہوں، جن میں ایک بوڑھا ہے جو کہتا ہے میری عمر پندرہ سو برس ہے۔ اس نے مجھے خبر دی کہ اس وادی میں قوم عاد کا ایک دریا تھا جو اب بند ہو گیا ہے اور اب میں تین سو سال سے زمین کھود رہا ہوں تا کہ اس دریا کو ڈھونڈ نکالوں، لیکن اس کا کوئی نشان نہیں ملا، ہاں ایک تختی ملی ہے جس پر کچھ لکھا ہوا ہے، کیا تو پڑھ سکتا ہے۔ میں نے کہا ہاں لائیے۔ اس نے مجھے ایک لوح دی جس پر قوم عاد کی مذمت میں دو اشعار لکھے ہوئے تھے، اور لوح ثانی پر صالح علیہ السلام کی قوم کی مذمت کے بارے میں کچھ لکھا تھا، اور بھی کئی اشعار تھے، لوح سوم پر بھی کچھ اسی طرح لکھا تھا، اس پر ایک شخص بیٹھا تھا جس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا تھا کہ میں شداد بن عاد ستونوں والا ہوں۔ میں ہزار سال تک جیا میں نے ہزار شہروں کی بنیاد رکھی، اور میں نے ایک ہزار کنواری لڑکیوں سے صحبت کی۔ میں ایک ہزار خزانے کا مالک تھا، میں نے کئی ہزار لشکروں کو شکست دی، میں نے مشرق و مغرب پر حکومت کی لیکن میرے لئے دنیا باقی نہ رہی، نہ میں دنیا کیلئے باقی رہا۔ سب کو چاہیے کہ میرے بعد کوئی بھی دنیا کیلئے مغرور نہ ہو، اس کے بعد وہ میرا ہاتھ پکڑ کر ایک دوسری جگہ لے گیا جہاں چاندی کا ایک تخت رکھا ہوا تھا، جس پر ایک لونڈی بر پشت لیٹی ہوئی تھی، اس کی پیشانی پر لکھا تھا کہ میں شداد بن عاد کی لڑکی ہوں، جس نے مجھ پر دست درازی کی،

پھر وہ مجھے ایک پتھر کی طرف لے گیا جس کے نیچے سے اس نے ایک صحیفہ نکالا اور کہا اسے پڑھو، اس میں یہ عبارت تھی،

"اذا ظهر النبی القمر علی الجبل الاحمر یدعوا الی العزیز الاکبر فلیس البلاد لمن خالفه ببلاد ولایودیه جبل واذ خرجوا من الارض تهامه کانه' بدر تجلی علی غمامه ان قال صدق وان سکت وفق یذل له الملوک ویرضع له' الشکوک"

جب چاند کی طرح سرخ پہاڑ پر نبی ظاہر ہوا جو عزیز اکبر کی طرف بلانے والا ہے' جب وہ تہامہ کی زمین سے نکلے تو وہ ایسے تھا جیسے رات میں چودہویں کا چاند نکلتا ہے۔ اس کی گفتگو سچ اور خاموشی باوقار ہے۔ اس کیلئے ملوک ذلیل ہوں گے اور شکوک رفع ہوں گے۔

بعد ازیں وہ واپس جانے کیلئے اٹھا' میں پھر اس کے ساتھ ہولیا' میں نے کہا تجھے اس ہستی کی قسم ہے جس نے ہمیں یہاں جمع کیا ہے' بتا تجھے سامان خورد و نوش کہاں سے میسر آتا ہے' کہنے لگا' گھاس کھاتا ہوں اور بارش کا پانی پیتا ہوں' پھر میں نے اسے الوداع کہا اور چلا گیا' میں دو سال تک حضر موت میں اقامت گزیں رہا۔ آتی دفعہ میں نے دیکھا کہ وہاں کی سر زمین سرسبز و شاداب ہے اور اس میں نہر بہ رہی ہے' وہاں ایک قبر بنی ہوئی ہے اور بہت سی عورتیں اس کے ارد گرد بیٹھی ہیں' میں نے پوچھا کہ عبدکلال بن یغوث کا کیا حال ہے' انہوں نے کہا وہ تو انتقال کر گئے ہیں' یہ انہی کی قبر ہے۔ میں نے گھوڑے سے نیچے اتر کر اس کی قبر کی زیارت کی جس کے تعویذ پر یہ لکھا تھا۔

مازلت احضر بیرها عاد جاهدا
حتی بلغ الفقر بعد ایاس
وکشف عن ماته کان مذاقه
عسل مصفیٰ لذة للناس
وقضیت نجی بعد ذلک ولم اتم
وجعان اخوانی فقل مواس
وثویت بین جنادل وصفائح
اکل التراب محاسنی والداس

جب میں نے یہ اشعار پڑھے تو حضور ﷺ رونے لگے اور فرمایا' اللہ تعالیٰ عبدکلال بن یغوث بن سرج پر رحمت کرے' اس کا حشر امت واحد کے ساتھ ہوگا'' (شواھد النبوۃ ص۸۱ تا ۸۴)

وہ دانائے سبل ختم رسل مولائے کل جس نے
غبار راہ کو بخشا فروغ وادی سینا
نگاہ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآں وہی فرقاں وہی یٰسین' وہی طٰہٰ

☆ ورقہ بن نوفل کا واقعہ:-

حضور نبی اکرم رسول آخر ﷺ قریش کے ایک عالم و زاہد شخص حضرت ورقہ بن نوفل کے پاس تشریف لائے' اور اپنے حالات بیان کئے' ورقہ نے کہا اے محمد مبارک ہو' مبارک ہو' میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ یقیناً وہی پیغمبر ہیں جن کے متعلق حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خوشخبری دی تھی آپ وہی احمد اور رسول خدا ہیں' جو ناموس اکبر عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوا تھا آپ پر بھی وہی نازل ہوا ہے عنقریب آپ کو جہاد اور کفار کے ساتھ جنگ کرنے کا حکم ہوگا اگر میں اس وقت تک زندہ رہتا تو یقیناً آپ کی امداد کرتا' حضور اکرم ﷺ نے فرمایا' کیا مجھے اس شہر سے نکال دیں گے' مدقہ نے کہا' ہاں کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس کی مخالفت ایک جماعت نے نہ کی ہو' اور اسے دکھ نہ پہنچایا ہو' بایں ہمہ ورقہ نے آپ کو بہت تسلی دی اور حضور علیہ السلام کی پیشانی کو بوسہ دیا۔ تھوڑے عرصہ بعد ورقہ فوت ہوگیا اور دعوت اسلام کا زمانہ نہ پاسکا۔

محمد اسحاق کی روایت ہے کہ آپ نے رمضان المبارک کے باقی دن غار حرا میں گزارے' پھر مکہ میں تشریف لائے ۔آپ کا دستور مبارک یہ تھا کہ جب مکہ میں آتے کعبۃ اللہ کا طواف کرتے۔ اور پھر گھر تشریف لاتے ۔ جب آپ طواف گاہ سے لوٹے تو ورقہ نے کہا' اے میرے بھتیجے کہیے آپ نے کیا دیکھا اور کیا سنا سید عالم ﷺ نے اپنے حالات بیان کئے اس نے کہا۔ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ

بِیَدِہٖ اِنَّکَ النَّبِیُ بِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ' مجھے اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے آپ اس امت کے نبی ہیں (معارج النبوۃ جلد۲ص ۲۱۵)

زمہر تو منشور ایماں مبرہن — برائے تو شدہر دو عالم ملون
شگفتہ بہر سینہ و باغ گلشن — بفیض نوال تو گلہائے معنیٰ
بوصف کمالت زباں کشتہ الکن — زنور جمالت بصر گشتہ آگہ
صفات کمال تو گشتہ مبین — بتوریت موسیٰ و انجیل عیسیٰ

بنگام ایجاد غیب و شہادت
تو مقصود بالذات بودی معین

☆ عداس راہب سے ملاقات:۔

حضرت سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا' حضور پرنور ﷺ کو لے کر ایک سال خوردہ انسان عداس راہب کے پاس تشریف لے گئیں۔ عداس راہب نے خاتم النبین علیہ السلام کو اپنے نزدیک بیٹھا کر پشت مبارک سے کپڑا ہٹایا' دیکھا کہ دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت چمک رہی ہے فوراً سجدہ میں گرا بعد ازاں سر اٹھا کر کہا قدوس خدا کی قسم' اے محمد ﷺ! آپ وہی پیغمبر ہیں جن کے متعلق حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خوشخبری دی ہے' خدا کی قسم اگر میں اس وقت تک زندہ ہوا جب آپ لوگوں کو دین کی دعوت دیں گے' تو آپ کی طرف سے تلوار اٹھاؤں گا اور جہاد کروں گا پھر پوچھا' اے نبی اللہ! کیا آپ کو کوئی حکم دیا گیا ہے آپ نے فرمایا نہیں' عداس نے کہا بہت جلد آپ کو حکم دیا جائے گا کہ لوگوں کو دین کی طرف بلائیں' لوگ آپ کو جھٹلائیں گے' مجبوراً آپ اس شہر سے ہجرت کریں گے' فرشتے آپ کی مدد کریں گے' (معارج النبوۃ ج ۲ص ۲۱۷)

☆ اکثم ابن صیفی کا قصہ:۔

اکثم ابن صیفی کو حضور علیہ السلام کے مبعوث ہونے کی خبر ملی تو اس کے دل میں حضور ﷺ کو ملنے کی خواہش پیدا ہوئی' اس کی قوم کے چند افراد آ کر اسے کہنے لگے تو ہماری قوم کا بزرگ و سردار ہے ہمیں ذلیل نہ کر۔ اس پر اس نے دو

آدمیوں کو حضور ﷺ کے پاس بھیجا تا کہ وہ آپ کے نسب و اخلاق و اقوال سے متعلق معلومات حاصل کریں۔ جب وہ واپس آئے تو اپنی معلومات اسے بہم پہنچائیں۔ اس نے اپنی قوم کو سب سے پہلے ایمان لانے کی وصیت کی کیونکہ اس کی نظر میں شریف آدمی وہی تھا۔ جو آپ پر پہلے ایمان لائے۔ اسکے بعد وہ تھوڑی مدت کے بعد وفات پا گیا۔ (شواھد النبوۃ ص ۸۷)

☆ امیہ بن ابی الصلت کا قصہ :-

حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امیہ بن ابی الصلت مجھ سے عتبہ بن ربیعہ کے اخلاق و احوال کے متعلق پوچھا کرتا تھا' میں اسے جواب دیا کرتا تھا' وہ میرے جواب کو بہت پسند کیا کرتا تھا۔ جب اس نے اس کی عمر پوچھی تو میں نے کہا کہ وہ عمر رسیدہ ہے' اس نے کہا' خاموش ہو جاؤ۔ میں تمہیں اس کا بھید بتاتا ہوں۔ ہم نے کتابوں میں پڑھا تھا کہ ہماری سرزمین سے ایک پیغمبر مبعوث ہوگا' اور مجھے یقین تھا کہ وہ میں ہوں گا' جونہی میں نے اہل علم حضرات سے اس بارے میں گفتگو کی تو پتہ چلا کہ وہ پیغمبر عبد مناف سے ہوں گے' میں نے بنی عبد مناف میں نظر کی تو عتبہ بن ربیعہ کے سوا کسی کو اس لائق نہ پایا۔ جب تو نے یہ کہا کہ وہ عمر رسیدہ ہے تو مجھے معلوم ہوگیا کہ جو شخص چالیس سال کی عمر سے تجاوز کر گیا اور ابھی مبعوث نہیں ہوا' وہ پیغمبر نہیں ہوسکتا۔ جب یہ بات زبان زدعام ہوگئی تو رسول اللہ ﷺ مبعوث ہو گئے۔ میں تجارت کی غرض سے ملک یمن میں جایا کرتا تھا' میں امیہ بن الصلت کے پاس جا کر ازراہ مذاق کہنے لگا' جس پیغمبر کا تجھے انتظار تھا' مبعوث ہوگیا ہے۔ اس نے کہا' کہ وہ برحق ہے۔ اور سچ کہتا ہے' اس کی متابعت کرو' میں نے کہا' تم اس کی متابعت کیوں نہیں کرتے؟ کہنے لگا' مجھے اپنے قبیلے سے شرم آتی ہے۔ کیونکہ میں ان سے ہمیشہ یہی کہا کرتا تھا کہ وہ پیغمبر میں ہوں گا' لیکن اب نظر یہ آتا ہے کہ میں بنی عبد مناف کے ایک لڑکے کی متابعت کروں گا' اور اے ابوسفیان! مجھے یہ بھی نظر آتا ہے کہ اگر تو اس کی مخالفت کرے گا تو تیری گردن میں بکری کی طرح رسی ڈال کر اس کے سامنے

لے آئیں گے اور وہ تمہارے خلاف جیسا چاہے گا فیصلہ دے گا۔ کہتے ہیں کہ امیہ بن الصلت حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کا قصیدہ پڑھا' ابتداء میں زمین و آسمان کے اوصاف بیان کئے' پھر تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے حالات بیان کئے۔ قصیدہ کے اختتام پر حضور پرنور ﷺ کی مدحت سرائی کی۔ جس میں آپ کی رسالت کی تصدیق کی' حضور پرنور ﷺ نے اسے سورۃ طہ پڑھ کر سنائی۔ وہ بولا کہ میں گواہی دیتا ہوں' یہ بشر کا کلام نہیں ہے۔ لیکن میں اپنے بھائی بندوں کے مشورے کے بغیر کوئی کام نہیں کرسکتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' اللہ تجھے نیکی دے' مجھ پر ایمان لے آؤ اور صراط مستقیم اختیار کرو' وہ کہنے لگا' جناب میں جلدی واپس آتا ہوں' پھر وہ گھوڑے پر سوار ہوکر جتنی جلدی ہوسکتا تھا شام پہنچا' ایک گرجے میں جہاں بہت سے راہب مشغول عبادت تھے' ان سے صورتحال بیان کی' ان میں سے ایک نے کہا کہ جس کے متعلق تم نے گفتگو کی ہے اسے دیکھ کر پہچان سکتے ہو' اس نے کہا ''ہاں'' وہ راہب اسے اپنے گھر لے گیا جس کی دیواروں پر انبیاء کی تصویریں بنی ہوئی تھیں' اس نے امیہ کو اندر لے جا کر ایک ایک تصویر دکھائی۔ جب رسول اللہ ﷺ کی تصویر دیکھی تو امیہ نے کہا' یہ ہیں وہ' راہب بولا' اللہ تجھے نیکی دے' جلدی سے واپس چلے جاؤ اور اس پر ایمان لے آؤ' کیونکہ وہی رسول خدا ہے اور خاتم النبین ہے۔ جب وہ سرزمین حجاز میں پہنچا تو غزوۂ بدر واقع ہوچکا تھا' اور جس میں قریش کے بہت سے سردار مارے گئے' اس نے کہا' اگر حضور پیغمبر ہوتے تو اپنی قوم کے اشراف کو نہ مارتے' پھر اس نے بدر میں ہلاک ہونے والوں کیلئے مرثیہ لکھا اور طائف کی طرف چلا گیا۔ کچھ عرصہ وہاں رہا۔ ایک دن اسے خواب آیا کہ اس کی بہن اس کے سامنے ہے اور گھر کی چھت میں شگاف پڑ گیا ہے اور دو سفید پرندے اندر آگئے ہیں۔ ان میں ایک اسکے پیٹ پر بیٹھ گیا۔ اور اس کے پیٹ سے کپڑا ہٹا دیا۔ دوسرے سے کہنے لگا' کچھ سنا ہے تو نے' اس نے کہا نہیں' وہ بولا' اللہ تعالیٰ اسے دور کرے' پھر اس کا کپڑا درست کر کے دونوں چلے گئے۔ اور گھر کی چھت بند ہوگئی۔

اس کی بہن نے اسے جگایا' اور اس نے اسے تمام خواب والا حال سنایا' وہ

کہنے لگا' میری بھلائی کیلئے آئے تھے لیکن مجھ سے روگردانی کر گئے۔ اس واقعہ کے بعد امیہ آلِ جفنہ کے ہاں چلا گیا اور ان کی خدمت و ستائش کرنے لگا۔ اسے پرندوں کی زبان آتی تھی۔ ایک دن آلِ جفنہ کے ہاں وہ شراب نوشی میں راغب تھا کہ وہاں ایک کوا کائیں کائیں کرنے لگا۔ امیہ کا رنگ اڑنے لگا۔ وہ پوچھنے لگے' تجھے کیا ہوا' کہنے لگا' جو کچھ کوا کہتا ہے' اگر سچ ہے تو میں شراب اپنے آپ تک پہنچنے سے پہلے مر جاؤں گا' انہوں نے اسے جھوٹا ثابت کرنے کیلئے اسے جلدی سے شراب دے دی۔ جونہی شراب اس کیساتھ والے آدمی کے پاس پہنچی تو امیہ زمین پر گر پڑا۔ انہوں نے اسے کپڑے سے ڈھانپ دیا۔ کچھ دیر بعد کپڑا اٹھایا تو اسے مردہ پایا۔ اسکی نبض بند ہو چکی تھی' مرتے وقت اس کی زبان پر مندرجہ ذیل اشعار تھے۔

کل عیش وان تطاول دھراً

صار مرۃ الیٰ ان یزولا

لیتنی کنت قبل ما قد بدء لی

فی قلال الجبال ازعیٰ لوعولا

☆ آ گیا وہ نور والا:-

عمرو بن مرث الجنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں زمانہ جہالت میں حج کی غرض سے مکہ گیا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ کعبہ سے ایک نور نکلا ہے' جب میں نے یثرب کے پہاڑوں پر نظر ماری تو اس نور سے یہ آواز آ رہی تھی **انقعشت الظلماء وسطع الضیاء بعث خاتم الانبیاء**' ظلمت و تیرگی چھٹ گئی' روشنی پھیل گئی اور خاتم الانبیاء مبعوث ہو گئے۔

بعد ازاں ایک اور نور ظاہر ہوا جس کی روشنی میں مجھے حیرہ اور مدائن کے محل نظر آ گئے' اس نور سے یہ آواز آئی تھی ظہر الاسلام' کسرت الاصنام' وصلت الارحام' اسلام ظاہر ہو گیا' بت ٹوٹ گئے اور بیگانے شیر و شکر ہو گئے' میں ڈرتے ڈرتے خواب سے بیدار ہوا اور اپنی قوم سے کہا' بخدا قریش کے درمیان کوئی نئی چیز ظہور

میں آنیوالی ہے۔ جب میں اپنے گاؤں گیا تو پتہ چلا کہ احمد ﷺ نام کا کوئی شخص مبعوث ہوا ہے۔ میں اس کے پاس آیا اور جو کچھ میں نے دیکھا تھا' کہہ سنایا اور دولت اسلام سے مشرف ہوا' (شواھد النبوۃ ص ۹۶)

☆ اسکندریہ کا شاہ مقوقس:۔

جب حضرت حاطب بن ابی بلتعہ نے حضور علیہ السلام کا پیغام رسالت اسکندریہ کے بادشاہ مقوقس کو پیش کیا تو س نے بڑی عزت وتکریم کی' جواب میں لکھا' مجھے یقین ہے کہ ایک پیغمبر آنے والا ہے جو خاتم الانبیاء ہے' لیکن میرے گمان کے مطابق شام سے ہوگا' اس خط کے ہمراہ دو کنیزیں جن میں سے ایک حضرت ماریہ قبطیہ تھیں' ایک سفید اونٹ اور دیگر تحائف بھیجے اور حضرت حاطب سے کہا کہ جن اوصاف کا تم ذکر کر رہے ہو وہ سب خاتم الانبیاء میں پائے جاتے ہیں کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس کی بشارت دی تھی اور ساتھ ہی بتایا تھا کہ اس کے احباب ہمارے ساحل پر بھی اتریں گے۔ جب حاطب واپس آئے اور اس کی گفتگو کو آپ کی خدمت میں پیش کیا تو آپ نے فرمایا' اس خبیث نے اپنے ملک کی بخیلی کی مگر اس کا ملک اس کے پاس نہیں رہے گا' چنانچہ وہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں مرگیا' (شواھد النبوۃ ص ۱۵۵)

وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا
ہے خلیل اللہ کو بھی حاجت رسول اللہ کی

☆ ظالم سے راشد بنا دیا:۔

راشد بن عبدربہ کا بیان ہے کہ عرب کے ایک قبیلے کے بت کا نام سواع تھا' لوگوں نے مجھے کچھ تحائف دیئے تا کہ سواع کے ہاں چڑھا آؤں' میں سواع کے پاس جاتے ہوئے ایک اور بڑے بت کے پاس پہنچا تو وہاں سے آواز آئی' عجب سے عجب تر واقعہ ہے کہ بنی عبدالمطلب سے ایک نبی ظاہر ہوا' جو زنا کو حرام کرتا ہے ...... اس کے بعد ایک اور بت سے آواز آئی' پھر ایک اور بت سے آواز آئی۔

ان الذی ورثه النبوت والهدیٰ
بعد ابن مریم من قریش احمد

یہاں سے فارغ ہوکر میں سواع کے پاس گیا، میں نے دیکھا دو لومڑیاں اسکے گرد گھوم رہی ہیں اور لوگوں نے جو نذریں پیش کی تھیں ان سے لطف اندوز ہو رہی ہیں، سیر ہونے کے بعد ایک لومڑی نے ٹانگ اٹھا کر بت پر پیشاب کیا اور چلتی بنی، میں نے یہ نظارہ دیکھ کر کہا۔

ارب تبول الشعبان براسه
لقد ذل من بالت علیه الثعالب

یہ وہ وقت تھا جب رسول اللہ ﷺ مدینہ کو ہجرت کر چکے تھے، میں مدینہ پہنچا، ان دنوں میرا نام ظالم تھا، میرے پاس ایک کتا تھا جسے راشد کہتے تھے، حضور ﷺ نے مجھے دیکھ کر فرمایا، تمہارا نام کیا ہے؟ میں نے بتایا ظالم، آپ نے دریافت کیا، اس کتے کا نام کیا ہے؟ میں نے کہا راشد، آپ نے فرمایا، آج سے تمہارا نام راشد ہوگا اور تمہارے کتے کا نام ظالم، میں نے اسلام قبول کرلیا اور حضور ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے بعد عرض کی مجھے جاگیر عطا کی جائے۔ حضور ﷺ نے فرمایا، جہاں تک تمہارا گھوڑا دوڑ سکے اور تم تین پتھر پھینکتے چلے جاؤ، اتنی جاگیر تمہاری ہوگی، ایک لوٹا پانی کا مجھے دے کر اس میں کلی کر کے تھوڑا سا پانی ڈال دیا اور فرمایا اسے اپنی زمین پر گرادو اور اپنی ضرورت سے زائد پانی کے استعمال سے لوگوں کو نہ روکیں، راشد نے ویسے ہی کیا، پانی کا چشمہ ابل پڑا، کھجوروں کے درخت لگائے گئے، گرد ونواح سے لوگ بیماری سے شفا حاصل کرنے کیلئے اس چشمہ سے غسل کرتے تھے، اور اس چشمے کا نام ''ماء الرسول'' رکھا گیا۔ کہتے ہیں کہ راشد نے جہاں پتھر پھینکا تھا ابھی تک تمام خراج اور معاملات سے باہر ہے''
(شواہد النبوۃ ص ۱۹۷)

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں
جس راہ چل دیئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں

☆ غسان عامری ایمان لے آئے:-

ایک روز حضور ﷺ اپنے صحابہ کرام کے ساتھ بیٹھے تھے' ایک شتر سوار آیا' اس کے چہرے سے شب خوابی اور تھکاوٹ کے آثار نظر آ رہے تھے' اس نے آتے ہی پوچھا کہ تم میں محمد رسول اللہ کون ہیں' لوگوں نے بتایا تو کہنے لگا' یارسول اللہ! مجھے بتائیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتایا ہے۔ یا میں بتاتا ہوں جو میرے بتوں نے مجھے کہا ہے۔ آپ نے اسے اسلام پیش کیا تو وہ کہنے لگا' یا رسول اللہ' میرا نام غسان عامری ہے۔ ہمارے ہاں ایک بت ہے جس کو ہر قسم کی قربانیاں پیش کی جاتی ہیں' ایک عصام نام کا شخص قربانی دے رہا تھا کہ بت میں سے آواز آئی۔

'' اے عصام' اے عصام' لوگ کامیاب ہوگئے' اسلام آ گیا' بت باطل ہوگئے' خون ریزی بند ہوگئی' رشتے مضبوط ہوگئے' حنفی ظاہر ہوگئے' والسلام' عصام ڈر کر باہر آ گیا' اور ہمیں خبر دی۔ تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ آپ کی خبر ہمیں پہنچ گئی' انہی دنوں ایک طارق نامی آدمی قربانی کرنے کیلئے بت کے پاس آیا' بت سے آواز آئی۔

یا طارق یا طارق بعث نبی صادق
جاء یوحی الناطق من عزیز الخالق

اس نے باہر آ کر ہمیں مطلع کیا' آپ کی خبریں ہمیں مزید پہنچ رہی تھیں' کچھ روز بعد میں بھی قربانی کرنے کیلئے اس بت کے پاس گیا۔ جب فارغ ہوا تو بت سے آواز آئی۔

''یاغسان بنی ھامه' الحق نبیاً یتھامه' لنا ھدیة السلامه داعیاء الیٰ یوم القیامه''

یہ بت اپنی جگہ سے اٹھا اور زمین پر گر گیا' جب رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام نے یہ بات سنی تو تکبیر خداوندی کہنے لگے۔ اسکے بعد غسان نے کہا یا رسول اللہ! اس ضمن میں' میں نے تین بیت کہے ہیں' اجازت ہو تو پڑھوں' پھر

اس نے اسی مجلس میں پڑھ کر سنائے' (شواھد النبوۃ ص ۱۹۸)

☆ ابو عامر حسد کا شکار ہو گیا:-

عمارہ بن خزیمہ کہتے ہیں کہ اوس و خزرج سے کوئی شخص ایسا نہ تھا جو حضور ﷺ کا ابو عامر سے زیادہ مداح ہو' اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ یہودی علماء کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا تھا اور ان کی زبان سے آخر الزمان نبی ﷺ کے اوصاف سنا کرتا تھا' اسے خبر تھی کہ آپ کی ہجرت گاہ مدینہ منورہ ہو گی' ابو عامر دین کی تلاش میں شام گیا' اور آنحضرت ﷺ کے یہود و نصاریٰ سے وہی اوصاف سنے جو مدینہ منورہ میں سن چکا تھا۔ جب مدینہ منورہ واپس آیا تو رہبانیت اختیار کر کے پشمینہ پہن لیا اور دعویٰ یہ کرتا تھا کہ ملت ابراہیمی پر ہوں۔ اور آنحضرت ﷺ کا منتظر ہوں' آنحضرت ﷺ نے مکہ میں رسالت کا اعلان کیا تو وہاں نہ گیا۔ جب آپ مدینہ تشریف لائے تو حسد و بغض کے باعث نفاق کا شکار ہو گیا' آنحضرت ﷺ کے پاس آ کر پوچھنے لگا' آپ کیا نشان لائے ہیں' حضور علیہ السلام نے فرمایا' میں ملت ابراہیمی پر پیدا ہوں' ابو عامر کہنے لگا' ملت ابراہیمی کو غیروں سے ملا لائے ہو' حضور علیہ السلام نے فرمایا میں اسے روشن تر اور پاکیزہ تر کر کے یہاں لایا ہوں' مجھے بتاؤ تو سہی اب تمہارے کاہنوں اور احبار کی وہ باتیں کہاں گئیں جو میرے اوصاف میں کیا کرتے تھے' ابو عامر کہنے لگا مگر آپ وہ تو نہیں' آپ نے فرمایا' تم جھوٹ کہتے ہو' ابو عامر کہنے لگا' جھوٹے کو خدا نے تنہا مسافر بنا کر گھر سے نکال دیا ہے۔ اس جملہ سے وہ حضور علیہ السلام کی تعریض کرنا چاہتا تھا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا' ہاں جھوٹے کو خدا تعالیٰ ایسا ہی کرے گا' چنانچہ وہ بد بخت ابو عامر مکہ چلا گیا۔ اور مشرکین مکہ کا تابع ہو گیا۔ فتح مکہ کے بعد طائف چلا گیا۔ جب اہل طائف حلقہ بگوش اسلام ہوئے تو شام چلا گیا اور محرومی و تنہائی اور مسافری کی حالت میں مر گیا۔ (شواھد النبوۃ ص ۱۲۳)

☆ بنو قریظہ کے یہودیوں کا اعترافِ حق:-

ابن ہیبان جو شام کے یہودیوں میں سے تھا' ظہور اسلام سے قبل مدینہ

منورہ آ کر قیام پذیر ہوا، اور بنی قریظہ میں رہنے لگا، اس قبیلہ کے ایک شخص نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابن ہیبان ایسا عبادت گزار کبھی نہیں دیکھا، جب کبھی قحط سالی ہوتی تو ہم بارش کیلئے اس کے پاس جاتے، وہ ہمیں صدقے کا حکم دیتا، خدا کی قسم ہم اس کی نصیحت پر عمل پیرا ہونے کے بعد کبھی بھی بارش سے محروم نہ ہوتے۔ جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے یہودیوں کو مخاطب کر کے کہا، تمہیں معلوم ہے کہ میں ایک زرخیز ملک شام کو چھوڑ کر اس قحط زدہ علاقے میں کیوں رہتا ہوں، کہنے لگے اللہ بہتر جانتا ہے۔ وہ کہنے لگا میں یہاں نبی آخر الزماں ﷺ کا منتظر ہوں، اس کی بعثت کا وقت بہت قریب ہے، تمہارا شہر اس کی ہجرت گاہ ہے۔ میں عمر بھر انتظار کرتا رہا، مجھے امید تھی کہ زندگی میں ملاقات ہو جائیگی، اور اس کی اتباع کروں گا۔ لیکن افسوس یہ نہ ہوسکا۔ تم پر فرض ہے کہ اس وقت کو ضائع نہ کرنا۔ وہ اپنے مخالفین کو بزور شمشیر زیر کرے گا، تم دوسروں کی بہ نسبت ایمان لانے میں سبقت کرنا، اور اس کی راہ میں حائل نہ ہونا، کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہوگا، جب رسول اللہ ﷺ نے بنی قریظہ کا محاصرہ کیا تو نوجوانوں کی ایک جماعت نے کہا واللہ یہ نبی صلی اللہ عیہ وسلم ہیں، بعض کہنے لگے نہیں، یہ نہیں ہیں، مگر چند لوگ قلعہ سے نیچے اترے اور دامن اسلام میں پناہ لی اور ان کا جان و مال امن و امان میں رہا، (شواھد النبوۃ ص ۱۲۳)

نہ کہیں جہاں میں اماں ملی جو اماں ملی تو کہاں ملی
میرے جرم خانہ خراب کو تیرے عفو بندہ نواز میں

☆ آل غالب کیلئے دعا:۔

جب اوس بن حارثہ بن ثعلبہ بن عمر بن عامر بستر مرگ پر تھا تو اس کی قوم کے افراد اس کے پاس آئے اور کہا کہ عالم شباب میں تم نے عروسی نہیں کی، اور مالک کے بغیر تیرا کوئی بچہ نہیں، لیکن تیرے بھائی خزرج کے پانچ بیٹے ہیں کہنے لگا، کون مالک پر جاں سپاری کرے، وہ خدا جو پتھر سے آگ پیدا کرسکتا ہے اس

کیلئے مشکل ہے کہ مالک کی نسل کو روز افزوں ترقی دے' اس کے بعد مالک کی طرف رخ کر کے اسے بہت سی منظوم وصیتیں کیں جنکے آخری دو بیت یہ ہیں۔

اذا بعث المبعوث من ال غالب
بمکته فیما بین زمزم والحجر
هنالک فابغوا نصرت به بلادکم
بنی عامران السعادة فی النصر

یعنی جب مکہ مکرمہ میں، جس میں چاہ زمزم اور حجر اسود ہیں' آل غالب سے ایک نبی آخر الزماں مبعوث ہوگا' تو اس وقت اس کی امداد و نصرت کیلئے کمر بستہ ہو جانا کیونکہ تمام سعادت اس کی امداد و نصرت میں پوشیدہ ہے' (شواھد النبوۃ ص ۳۸)

☆ سلمان فارسی بارگاہ رسول میں:۔

حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اسلام لانے سے پہلے مختلف دینی و مذہبی راہنماؤں کے پاس آتے جاتے رہے۔ ہر مذہبی رہنما انہیں وصیت کیا کرتا تھا کہ میرے بعد فلاں کے پاس جانا' یہ بھی پوچھ لیتے کہ ان کی زندگی کے بعد کس کے پاس رہنا چاہیے' جب آپ نے آخری راہب سے پوچھا کہ اب مجھے کس کی خدمت میں رہنا ہوگا' تو اس نے کہا کہ اب دنیا میں کوئی ایسا شخص نظر نہیں آتا جس کی صحبت میں تمہیں امن و سلامتی نصیب ہو' ہاں عنقریب نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہیں جو دین ابراہیمی پر ہوں گے۔ ان کی ہجرت گاہ ایسا مقام ہوگا جو دو پہاڑوں کے درمیان واقع ہوگا' اور اس میں کھجور کے درخت کثرت سے پائے جائیں گے' نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت ہوگی' آپ ہدیہ قبول کریں گے' صدقہ نہیں کھائیں گے' حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے اس نصیحت کو پیش نظر رکھا' اور ملک عرب کا رخ کیا۔ جونہی وہ مدینہ پہنچے تو آنحضرت ہجرت فرما کر قبا میں تشریف لا چکے تھے' سلمان آپکے پاس کچھ چیزیں لے کر حاضر ہوئے' اور حضور علیہ السلام سے عرض کیا' یہ صدقہ

ہے، حضور قبول فرمائیے، آنحضرت ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ تم کھالو مگر خود نہ کھایا، سلمان نے دل میں کہا، ایک نشانی تو پوری ہوگئی۔ بعد ازاں وہ صحابہ کی جماعت میں مل گئے۔ جب آپ قبا سے رخصت ہوئے اور مدینہ پہنچے تو پھر کچھ چیزیں لے کر حاضر خدمت ہوئے اور عرض کی، حضور یہ ہدیہ ہے، قبول فرمائیے۔ آپ نے صحابہ کرام کے ساتھ مل کر کھالیا۔ دل میں کہا کہ دو نشانیاں پوری ہوگئیں، اس کے بعد حضور ﷺ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے جب آپ جنت البقیع میں ایک صحابی کا جنازہ پڑھنے کیلئے تشریف لے گئے، آپ کے کندھوں پر دو شالہ تھا جسے آپ چادر اور ازار کے طور پر استعمال کر رہے تھے، فرماتے ہیں، میں آپ کے پیچھے ہولیا، جب کپڑے کا دامن ایک طرف ہوا تو میں نے مہر نبوت کو ویسے ہی پایا جیسے مجھے بتایا گیا تھا۔ میں جذبات سے اس قدر مغلوب ہوا کہ بے اختیار مہر نبوت کو چوم لیا اور رونے لگا، آپ نے مجھے اپنے پاس بلایا، میں نے اپنی ساری سرگزشت حضور کو سنائی، آپ نے اسے پسند فرمایا، (شواھد النبوۃ ص ۱۲۰)

☆ حضور کی بعثت کے چرچے:-

حضرت سیدنا سفیان ہذلی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں ایک قافلے کے ساتھ شام کی طرف گیا، صبح کے وقت ایک جگہ آرام کرنے کیلئے ٹھہر گئے، اچانک زمین و آسمان کے درمیان کھڑا ایک سوار نظر آیا جو کہہ رہا تھا، اے سونے والو، جاگو، سونے کا وقت نہیں، احمد ﷺ تشریف لے آئے ہیں، اور تمام جن مردود و مطرود ہوگئے ہیں، میں ڈر گیا حالانکہ میں بہت دلیر تھا۔ جب ہم گھروں کو واپس آئے تو سنا کہ مکہ میں اس بات پر اختلاف پیدا ہوگیا ہے کہ بنی عبدالمطلب سے رسول پیدا ہوا ہے۔ اور اس کا نام احمد ﷺ ہے۔ (شواھد النبوۃ ص ۹۶)

☆ عشکان بن ابی العوالم کا قصہ:-

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کی بعثت سے قبل میں تجارت کے ارادہ سے یمن گیا اور عشکان بن ابی العوالم کے ہاں ٹھہرا، وہ

ایک ضعیف اور ناتواں شخص تھا' میں جب بھی یمن جاتا' اسے مل کر آتا' اور وہ ہر بار مجھ سے پوچھتا' کیا تمہارے اندر کوئی ایسی شخصیت پیدا ہوئی ہے جسے شرف و بزرگی حاصل ہوئی ہو یا اس نے تمہارے دین کی مخالفت کی ہو' میں نفی میں جواب دیتا' اس دفعہ جب میں اس کے ہاں ٹھہرا تو وہ پہلے سے زیادہ خستہ و ناتواں ہو چکا تھا' اور کان بھی بہرے ہو چکے تھے' اس کے لڑکے اس کے پاس حاضر تھے۔ جو اس کو پکڑ کر بیٹھاتے تھے' اس نے مجھ سے کہا' اپنا نسب بیان کرو' میں نے کہا' عبدالرحمٰن بن عوف بن عبدعوف بن الحارث بن زہرہ' اس نے کہا' اس تجھے بشارت دیتا ہوں جو تجارت سے بہتر ہوگی۔ خداوند تعالیٰ نے تمہاری قوم میں پچھلے مہینے ایک پیغمبر مبعوث فرمایا ہے۔ اور اسے تمام مخلوق پر فضیلت بخشی ہے۔ اور اس پر کتاب نازل فرمائی ہے۔ وہ بتوں کی پرستش سے منع کرتا ہے۔ اسلام کی دعوت دیتا ہے سچ کہتا ہے اور باطل سے روکتا ہے۔ میں نے پوچھا وہ کس قبیلہ سے ہے' اس نے کہا بنو ہاشم سے' اور تم اس کے احوال کا مشاہدہ کرتے ہو' اے عبدالرحمٰن فارغ ہوکر فوراً جاؤ اور اس سے دست موافقت بڑھاؤ۔ اسے صادق سمجھو' اس کی مدد و نصرت کرو' اور چند ابیات میری طرف سے اسے پہنچا دینا۔

اشھد باللّٰہ ذی المعالی وفالق اللیل بالصباح
اشھد باللّٰہ رب موسیٰ انک ارسلت بالبطاح
فکن شفیعی الیٰ ملیک یدعوا لبرایا الی الصلاح

میں بلندیوں والے اللہ کی گواہی دیتا ہوں جو رات کو صبح سے پیدا کرتا ہے'
میں رب موسیٰ کی گواہی دیتا ہوں' کہ آپ بیشک بطحا والوں کی طرف رسول ہوکر آئے ہیں۔ تو آپ میرے شفیع اس بادشاہ کی طرف ہو جائیں جو مخلوق کو اصلاح کی طرف دعوت دیتا ہے'

مجھ سے جس قدر جلدی ہوا اپنے کام کاج سے فارغ ہوا اور واپس آ گیا' جب مکہ پہنچا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ملاقات کر کے حمیری کی باتیں انہیں سنائیں' حضرت ابوبکر نے فرمایا' ہاں اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

اپنی مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے۔ تم انکے پاس جاؤ۔ رسول اللہ ﷺ اس وقت حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے گھر تھے' میں وہاں گیا اور اندر آنے کی اجازت چاہی۔ اجازت ملی تو اندر چلا گیا' مجھے دیکھ کر حضور نے تبسم فرمایا اور فرمایا میں ایک ایسا چہرہ دیکھتا ہوں جس سے مجھے بھلائی کی امید ہے۔ میں نے پوچھا' یامحمد! وہ کون ہے' فرمایا جس نے عمل ہدیہ کیا ہے اور جس کا تو پیغام لایا ہے۔ یعنی وہ حمیری جس میں مومنوں کے خواص ہیں' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف فرماتے ہیں' میں اسی وقت ایمان لے آیا۔ اور اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمد رسول الله' کہا' حمیری کے اشعار حضور علیہ السلام کے سامنے پڑھے اور جو اس نے کہا تھا اس سے بھی حضور کو اطلاع دی حضور علیہ السلام نے فرمایا' ہوسکتا ہے وہ مجھے دیکھے بغیر ایمان لانے والا ہو اور میرا زمانہ دیکھے بغیر میری تصدیق کرنے والا ہو' یہی میرے حقیقی بھائی بند ہیں' (شواھد النبوۃ ص ۹۱) یہ روایت بھی بتاتی ہے کہ ہر جگہ اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور محبوب کی مصطفائی کے جلوے روشن ہیں۔

میں ہوں اس خدا کا بندہ جو ہے اول اور آخر
میں ہوں اس نبی کا منگتا جو ہے فاتح اور خاتم

☆ نور مصطفیٰ کے جلوے:۔

سیدنا کعب الاحبار رضی اللہ عنہ' سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جب اللہ سبحانہ' نے مخلوق کی تخلیقات کا ارادہ فرمایا' نیز اس کی منشا و قضا کا فیصلہ ہوا کہ وہ زمینوں کو بچھائے اور آسمانوں کو بلند و مرتفع فرمائے تو اللہ سبحانہ' جل جلالہ نے نور سے ایک نور لیا اور اس کو ارشاد فرمایا' اے نور' تم محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات اقدس میں بدل جاؤ' وہ نور ایک جلیل القدر ستون میں بدل گیا' پھر حضور ﷺ کی عالی مرتبت ذات نے سجدہ فرمایا اور سجدہ سے سر مبارک اٹھایا اور ارشاد فرمایا الحمدللہ' اللہ سبحانہ' نے ارشاد فرمایا' میں نے اسی مقصد کیلئے آپ کی تخلیق فرمائی' آپ کا اسم گرامی محمد رکھا' میں آپکے وسیلے اور واسطے سے ساری مخلوق کو پیدا کروں گا' اور

آپ کی عالی ذات پر انبیاء و رسل کا سلسلہ ختم کروں گا' (ملخصا مولد العروس ص ۴۴)

چشم ہستی صفت دیدہ اعمی ہوتی
دیدۂ کن میں اگر نور نہ ہوتا تیرا

☆ کشتی نوح کی تیاری:۔

معارج النبوت میں حضور اکرم سرور عالم ﷺ کی ولادت مبارک کے آٹھویں واقعہ کے ذیل میں لکھا ہے کہ جب ان درختوں کے ایک لاکھ چوبیس ہزار تختے تیار ہو گئے تو حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی بنانے کا حکم دیا' حضرت نوح علیہ السلام نے ہر تختے پر ایک ایک نبی کا نام تحریر کیا' اگلے روز آ کر دیکھا تو نام مٹے ہوئے نظر آئے۔ دوبارہ تحریر کئے گئے تو اس بار بھی نام مٹے ہوئے پائے۔ حضرت نوح علیہ السلام پریشان تھے کہ یہ کیا معاملہ ہے' وحی آئی کہ ان تختوں پر سب سے پہلے ہمارا نام لکھو اور سب سے آخر میں محمد نبی آخر الزماں ﷺ کا نام لکھو' اس طرح سے تمہاری تحریر شیطان کی شرارت سے محفوظ رہے گی' حضرت نوح علیہ السلام نے غیبی تعلیم کے مطابق کشتی کی تعمیر شروع کر دی' سب سے آخر میں جو تختہ نصب کرایا وہ حضور آخر الزماں ﷺ کے نام مبارک کا تھا' حضرت نوح علیہ السلام نے حضور ﷺ کے نام کا تختہ نصب کیا تو غیب سے ندا آئی' اب تمہاری کشتی مکمل ہوگئی'' (جہان انبیاء ص ۹۶)

اگر نام محمد رانیا وردے شفیع آدم
نہ آدم یافتے توبہ نہ نوح از غرق نجینا

دلائل ختم نبوت

باب نمبر ۸

دلائل ختم نبوتؐ

☆☆☆

☆ حضرت قاضی عیاض مالکی کے دلائل:۔

امت محمدیہ کے عظیم محدث حافظ الحدیث حضرت امام قاضی ابوالفضل عیاض عمرو بن یحصبی علیہ الرحمہ ۴۷۶ھ/۱۰۸۳ء کو مقام سبتہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کا خاندان اندلس میں رہتا تھا' آپ کے جد امجد پہلے فاس میں منتقل ہوئے پھر سبتہ میں رہائش پذیر ہوگئے' (تذکرۃ الحفاظ ج ۴ ص ۹۶) آپ نے وقت کے نامور علماء کرام سے علم دین حاصل کیا۔ آپ اعلیٰ درجہ کی ذہانت' فطانت اور بلند فہم و فراست کے مالک تھے' حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ کے مقلد تھے' ایک مدت تک سبتہ اور پھر غرناطہ میں منصب قضا پر فائز رہے' آپ علوم حدیث' فقہ' نحو' کلام عرب اور عرب کے ایام و انساب کی معرفت میں مہارت تامہ رکھتے تھے' اسلئے بڑے دلآویز شعر کہتے تھے'' (بستان المحدثین ص ۳۴۶) آپ کثیر التصانیف تھے' علم و فضل نے ان کی تواضع اور خشیت الٰہی کو اور بڑھا دیا تھا' آپ نے ساری زندگی دین اسلام کے فروغ اور عشق مصطفیٰ کی اشاعت میں بسر فرمائی' ۹ جمادی الاخری بروز جمعہ المبارک ۵۴۴ھ/ ۱۱۴۹ء کو آدھی رات کے وقت آپ کا وصال ہوا' مراکش میں آپ کا مزار پرانوار ہے' (کشف الظنون ج ۲ ص ۱۰۷) آپ کی تصنیف لطیف الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ عالم اسلام کی مقبول ترین کتابوں میں شمار ہوتی ہے۔ اس کتاب کی بارگاہ رسالت میں وہ پذیرائی ہوئی کہ اسکے صدقے آپ اپنے بھتیجے کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سونے کے تخت پر بیٹھے ہوئے نظر آئے۔ اور فرمایا' میرے بھتیجے میری کتاب الشفاء کو دلیل راہ بنالو' علامہ حاجی خلیفہ لکھتے ہیں کہ عالم اسلام میں اس جیسی کوئی کتاب نہیں لکھی گئی' (کشف الظنون ج ۲)

لسان الدین خطیب تلمسانی فرماتے ہیں۔

شفاء عیاض للصدور شفاء
ولیس للفضل قد حواہ' خفاء

اب ہم حضرت قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمہ کے بیان کردہ دلائل ختم نبوت رقم کرتے ہیں جو یقیناً دلوں کا سرور اور نگاہوں کا نور ثابت ہونگے' آپ کتاب الشفاء ج ا کی فصل ۲۷ میں رقمطراز ہیں

''نبی کریم ﷺ کی نبوت و رسالت کے دلائل و علامات میں سے وہ اخبار و آثار بھی ہیں جو نبی آخرالزماں ﷺ اور امت مرحومہ کے بارے میں مروی ہیں۔ جن میں آپ کے اسماء گرامی' نشانیوں اور مہر نبوت کا ذکر ہے۔ جو آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان تھی اور ایسے اخبار و آثار' احبار و رھبان اور علمائے اہل کتاب سے منقول ہوئے اور پہلے زمانے کے موحدین کے اشعار میں وارد ہوئے ہیں' جیسا کہ تبع' اوس بن حارثہ' کعب بن لوئی' سفیان بن مجاشع' قیس بن ساعدہ کے اشعار میں ہے اور سیف بن ذی نیرن وغیرہ کے بارے میں مذکور ہے۔ اسی طرح زید بن عمرو بن نفیل' ورقہ بن نوفل' عشکلان حمیری' اور علمائے یہود نے جن میں تبع کا مصاحب شامول بھی ہے۔ انہوں نے آپ کے ایسے اوصاف بیان کئے ہیں جو تورات اور انجیل میں مرقوم تھے' اور علمائے کرام نے ایسے تمام اقوال کو جمع کیا ہے۔ ایسے اقوال کو مذکورہ دونوں کتابوں سے ان ثقہ حضرات نے نقل کیا ہے۔ جو اسلام کی دولت سے مشرف ہوگئے تھے۔ جیسے حضرت عبداللہ بن سلام' بنی سعیہ' ابن یامین' مخریق' کعب احبار اور ان جیسے دوسرے حضرات جو حلقہ بگوش اسلام ہوگئے تھے۔ اسی طرح نصاریٰ سے بحیرہ راہب' نصطورا حبشہ والا' صاحب بصریٰ' ضغاطر' اسقف شامی' جارود' سلمان فارسی' تمیم' نجاشی بادشاہ حبشہ اور حبشہ کے نصاری اور نجران کے پادریوں وغیرہ نے اپنے علم کے باعث آپ کی منقولہ صفات کا اعتراف کیا ہے۔ اسی طرح ہرقل اور حاکم رومہ نے آپ کی نبوت و رسالت کا اقرار کیا جو نصاریٰ کے صاحب علم سردار تھے' نیز مقوقس حاکم مصر' اس کے مصاحب شیخ ابن صوریا' اور

ابن اخطب نے اور اسکی برادری سے کعب بن اسد اور زبیر بن باطیار وغیرہ یہود نے آپ کی نبوت کا اقرار کیا ہے لیکن یہ لوگ حسد اور نفسانیت کے باعث ابدی شقاوت میں پڑے رہے، غرضیکہ اسی سلسلے میں اتنے اخبار و اقوال وارد ہیں جن کا جمع کرنا ممکن نہیں۔ خود نبی کریم ﷺ نے یہود و نصاریٰ کو وہ صفات سنا کر جو ان کی کتابوں میں مذکور تھیں، ان کے خوب کان کھولے اور اس کرتوت پر ان کی مذمت فرمائی کہ ان لوگوں نے آپ کی، آپ کے اصحاب کی توصیف کو ان کتابوں سے نکالنے، بدلنے اور چھپانے کی کوشش کی ہے، نیز یہودی آپ کی تعریف و توصیف کے بارے میں زبانی ہیر پھیر سے کام لیتے تھے، اسلئے نبی کریم ﷺ نے یہود کو مباہلہ کی دعوت دی، کہ اگر تم اپنے قول میں سچے ہو تو میدان میں آؤ، تاکہ مل جل کر جھوٹ بولنے والوں پر لعنت کریں، یہودی معارضے سے منہ موڑ گئے۔

اور ان میں سے ایک بھی تیار نہ ہوا، حالانکہ وہ صفات اگر ان کی کتابوں میں موجود نہ تھیں تو ان کا میدان میں نکل کر آپ کے دعاوی کو غلط ثابت کر دکھانا اسکی نسبت بہت آسان بات تھی جو انہیں اس مخالفت کے باعث جان و مال کی بازی لگانا پڑ رہی تھی، گھروں سے باہر ہو رہے تھے اور آئے دن جنگ و جدل کی بھٹی میں جلنا پڑ رہا تھا، حالانکہ اللہ جل مجدہٗ نے اپنے حبیب ﷺ سے فرما بھی دیا تھا، تم فرماؤ، تورات لاکر پڑھو، اگر تم سچے ہو، (آل عمران آیت ۹۳) اسی طرح شافع بن کلیب، شق، سطیح، سواد بن قارب، خنافر، افعی نجران، جذل بن جذل الکندی، ابن خلصہ الدوسی، سعد بن بنت کریز اور فاطمہ بنت النعمان وغیرہ بے شمار کاہنوں نے آپ کی خبر دیتے ہوئے لوگوں کو ڈرایا تھا، نیز بتوں نے آپ کی نبوت کی گواہی دی اور زبان حال سے آپ کے دور رسالت کی خبر دی، ذبیحہ کے تھانوں اور تصویروں کے اندر سے آپ کا نام نامی سنا گیا، اور انہوں نے آپ کی رسالت کی گواہی دی۔ آپ کی رسالت کی گواہی پتھروں اور قبروں سے قدیم خط میں لکھی ہوئی پائی گئی، ایسے واقعات کثرت کے ساتھ مشہور ہیں۔ اور ایسے واقعات کے سبب کتنے ہی خوش نصیب دولت اسلام سے مشرف ہو گئے، یہ

بھی کتاب میں مذکور اور عام مشہور ہے"
یہ ایمان پرور عبادت بتا رہی ہے کہ عقل بھی ختم نبوت کی شاہد عادل ہے علم بھی اس حقیقت ثابتہ کا ترجمان ہے۔ وقت کے ماتھے پر بھی اس کی سرخیاں نمو پذیر ہیں، زمانے کے تغیرات بھی اسی گوہر مراد کی تلاش میں سرگرداں نظر آتے ہیں گویا وہ آئے تو سب کی جان میں جان آئی۔

تیری نگاہ ناز سے دونوں مراد پا گئے
عقل غیاب و جستجو، عشق حضور و اضطراب

☆ حضرت مجدد الف ثانی کے دلائل:۔

۹۶۳ھ تا ۱۰۱۴ھ میں برصغیر پاک و ہند کے طول و عرض پر اکبر اعظم پورے دنیوی جاہ و جلال کے ساتھ حکمرانی کر رہا تھا۔ پہلے پہل تو اس نے بڑے اچھے دن گزارے، علماء و اولیاء کی بارگاہ میں حاضری دیتا، نہایت ادب و احترام سے درس قرآن و حدیث سنتا، گوشہ تنہائی میں بیٹھ کر ذکر و فکر میں مشغول ہوتا، پانچوں وقت نماز باجماعت کا اہتمام کرتا، فیض سحر گاہی سے لطف اندوز ہوتا مگر بعد میں اس کے خیالات میں تبدیلی آ گئی دراصل وہ ان پڑھ تھا، صوفیاء خام اور علمائے سو اور غیر مذہبی عناصر نے مل کر اسے دین ہدایت سے دور کر دیا اس کی گمراہی یہاں تک پہنچ گئی کہ اس نے نبوت محمدیہ اور رسالت مصطفویہ کا بھی انکار کر دیا۔ بلکہ ایک دور ایسا آیا کہ اس نے اپنے آپ کو نبی کہنا شروع کر دیا۔ اس کے ایک درباری شاعر نے اس کے اس دعوے پہ خوب طنز کیا ہے۔

شاہ ما امسال دعویٰ نبوت میکند
سال دیگر گر خدا خواہد، خدا خواہد شدن

پھر واقعی ایسا ہی ہوا کچھ مدت بعد خدائی دعویٰ بھی کر دیا اور لوگوں کو مجبور کیا کہ اسے سجدہ کیا جائے ان پر آشوب حالات میں ملت اسلامیہ کے عظیم نگہبان حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ نے نبوت محمدیہ کے بارے میں عقلی و فکری دلائل کے ساتھ اکبر اعظم کے حواریوں سے مناظرے کئے اور انہیں شکست

فاش دی۔ اس موضوع پر اثبات النبوہ جیسی بلند پایہ کتاب بھی رقم فرمائی اس کتاب میں تحریر فرماتے ہیں۔

میں نے بعض لوگوں سے مناظرہ کیا جنہوں نے فلسفہ پڑھا تھا اور کافروں کی کتابوں سے بہرہ یاب ہو کر فضل وفضیلت کے مدعی ہو گئے تھے۔ اور لوگوں کو گمراہ کیا اور اصل نبوت کی تحقیق اور ایک خاص شخص کیلئے اس کے ثبوت میں خود بھی گمراہ ہو گئے۔ میرے دل میں یہ بات بیٹھ گئی کہ میں ان کیلئے ایسی تقریر کروں جو ان کے شکوک دور کر دے۔ (اثبات النبوۃ)

حضرت امام ربانی قدس سرہ نے نبوت کے جو عقلی دلائل اس کتاب میں درج فرمائے یا اپنی دیگر رشحات مقدسہ میں ذکر کئے ہیں ہم ان کو ترتیب وتہذیب کے ساتھ قارئین کرام کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ وما توفیقی الا باللّٰہ

۱۔ سیرت و کردار:۔

نبی کی سیرت و کردار اس کی نبوت کی بہت روشن دلیل ہوتا ہے۔ جس کو جھٹلانے کیلئے بڑے سے بڑے دشمن میں بھی ہمت نہیں ہوتی۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے جانی دشمن ابوجہل و ابولہب بھی آپ کو صدق وصفا' زہد وتقوی' علم وحکمت' عفو ورحمت کا عظیم شہکار سمجھتے تھے۔ خود قرآن حکیم نے حضور کی سیرت و کردار کو حضور کی نبوت کی دلیل قرار دیا ہے۔ فرمایا کہ میں تم میں ایک عرصہ بسر کر چکا ہوں کیا تمہیں عقل نہیں'' گویا کہ تم اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ جس شخص نے کبھی دنیوی معاملات میں سچائی' امانت و دیانت اور عدل و انصاف کا دامن نہیں چھوڑا وہ رب تعالیٰ کے بارے میں اور اپنی نبوت کے حوالے سے اور قرآن حکیم کی نسبت کیسے جھوٹ بول سکتا ہے۔ امام ربانی قدس سرہ' نے اس عظیم دلیل کے متعلق خوب لکھا ہے فرماتے ہیں۔

☆ نبوت (کے اعلان) سے پہلے تبلیغ کے وقت اور تبلیغ دین کے بعد آنحضرت ﷺ کے واقعات و حالات واضح ثبوت ہیں۔ آپ کے اخلاق حسنہ اور احکام حکمیہ بھی بین دلائل ہیں۔ آپ ایسے خطرناک مواقع پر پیش قدمی

فرماتے تھے جہاں بڑے بڑے بہادر انسان بھی پیچھے ہٹ جایا کرتے ہیں۔ نیز آپ نے نہ صرف مذہبی بلکہ دنیوی کاموں میں بھی کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ اگر آپ نے کبھی جھوٹ بولا ہوتا تو آپ کے دشمن اسے ساری دنیا میں مشہور کر دیتے۔ آپ نے نہ دعویٰ نبوت سے پہلے اور نہ بعثت کے بعد کوئی غلط کام کیا۔ آپ امی ہونے کے باوجود نہایت فصیح و بلیغ تھے، آپ کو تبلیغ رسالت کے سلسلے میں طرح طرح کی تکلیفیں آئیں خود فرماتے ہیں کہ کسی نبی کو اتنی تکلیفیں نہیں دی گئیں جتنی مجھے دی گئی ہیں۔ اس کے باوجود آپ نے صبر و استقامت سے سب تکلیفوں کو برداشت کیا اور آپ کے عزم و ہمت میں کوئی فرق نہ آیا۔ جب آپ دشمنوں پر غالب آ گئے اور اس مقام پر پہنچ گئے کہ لوگوں کے مال و جان کے بارے میں آپ کے حکم کے مطابق فیصلے ہونے لگے تو اس مقام میں بھی آپ کی حالت میں کوئی تبدیلی نہ آئی آپ نے آغاز زندگی سے لے کر آخر تک اعلیٰ ترین اخلاقی اصولوں کے مطابق زندگی بسر فرمائی یہ تمام باتیں ثابت کرتی ہیں کہ آپ نبوت کے بلند ترین درجے پر فائز تھے اور کوئی عقل مند اور انصاف پسند انسان اس حقیقت سے انکار نہیں کرسکتا۔ (رسالہ تہلیلہ)

☆ رسول اللہ ﷺ کی نبوت کے اثبات کی دلیلوں میں سے دوسری دلیل جس کو معتزلہ میں سے جاحظ نے اور اہل سنت میں سے امام غزالی نے پسند کیا ہے کہ اعلان نبوت سے پہلے آپ کے حالات اور دعوت کی حالت میں اور دعوت پوری ہونے کے بعد آپ کے حالات اور آپ کے عظیم اخلاق اور حکیمانہ احکام اور ایسی جگہ پیش قدمی کرنا جہاں بڑے بڑے بہادر ہچکچاتے ہوں یہ امور نبوت کے ثبوت کیلئے کافی ہیں۔ آپ نے دین و دنیا کی مہمات میں کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ ورنہ آپ کے دشمن مشہور کر دیتے اعلان نبوت سے پہلے اور بعد کسی برے فعل کا اقدام نہیں کیا۔ دنیاوی عمر کی ابتداء سے انتہا تک ایک ہی پسندیدہ طریقہ پر قائم رہے۔ آپ اپنی امت پر حد درجہ شفیق تھے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **فلا تذهب نفسک علیهم حسرات** اور فرمایا **فلعلک باخع نفسک** آپ بہت سخی تھے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا **ولا تبسطها کل البسط** دنیاوی ساز و

سامان کی طرف کبھی توجہ نہ دی۔ قریش نے آپ کو مال، عورت اور سرداری کا لالچ پیش کیا کہ اپنی دعوت کو چھوڑ دیں مگر آپ نے ان چیزوں کو کوئی اہمیت نہ دی۔ فقراء کے ساتھ بہت تواضع اور امراء کے ساتھ ترفع سے پیش آئے انتہائی خطرناک موڑ پر بھی دشمنوں کے مقابلے میں کبھی میدان نہیں چھوڑا۔ غزوہ احد و خندق کے روز یہ بات آپ کے دل کے قوی اور باطن کے قوی ہونے کی دلیل ہے۔ غرض جو شخص ان امور کا اور ان جیسے دیگر امور کا تتبع کرے گا تو اس کو معلوم ہو جائیگا کہ اگرچہ ان میں سے ہر ایک خوبی نبوت پر تنہا دلالت نہیں کرتی کیونکہ کسی کا دوسرے اشخاص سے ایک آدھ خوبی میں ممتاز ہونا اس کے نبی ہونے پر دلالت نہیں کرتا لیکن ان سب کا مجموعہ صرف انبیائے کرام ہی کو حاصل ہوتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس میں ان خوبیوں کا جمع ہونا آپ کے نبی ہونے کے عظیم دلائل میں سے ہے۔ (اثبات النبوۃ)

۲- قرآن حکیم :-

اللہ کریم نے اپنے محبوب عظیم ﷺ کی نبوت و رسالت کو ثابت کرنے کیلئے قرآن حکیم کی صورت میں ایسی دلیل نازل فرمائی جس کا کوئی جواب نہیں۔ قرآن حکیم نے بڑے بڑے حکما و بلغا کو چیلنج کیا مگر کسی میں اس کے ایک حرف کو بھی غلط ثابت کرنیکی ہمت نہ ہوئی۔ حضرت امام ربانی قدس سرہ فرماتے ہیں۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے عرب کے فصیح و بلیغ لوگوں کو بلند و بانگ خطاب کیا اور دعوت دی کہ وہ قرآن مجید جیسی کوئی سورت پیش کریں اس قسم کے لوگ بکثرت تھے اور وہ انتہائی درجے کے متعصب تھے اور ان کی عہد جہالت والی غیرت بہت مشہور تھی مگر وہ قرآن مجید کی کسی چھوٹی سی سورت کے برابر بھی کوئی چیز نہ پیش کر سکے یہاں تک کہ انہوں نے قلمی مقابلے پر جنگ کو ترجیح دی اگر وہ قلمی مقابلہ کر سکتے تو ضرور کرتے اور ہمیں متواتر روایات سے اس کا علم ہوتا اس لئے کہ نقل روایات کے بہت سے ذرائع ہیں۔ (رسالہ تہلیلہ)

۳۔ تاریخی آثار:۔

نبی کی نبوت کیلئے تاریخی آثار بھی فیصلہ کن کردار ادا کرتے ہیں۔ کسی کے احوال و آثار کو دیکھ کر اس کے دعویٰ نبوت کے صدق و کذب کو پہچاننا کسی بھی صاحب عقل سلیم کیلئے مشکل امر نہیں، دنیا میں بڑے بڑے مفکر، مدبر، مصلح اور عہد ساز افراد گزرے لیکن حقیقت یہ ہے کہ نبی کے احوال و آثار ان سے بھی ہزاروں درجہ زیادہ حقیقت افروز اور ضیاء آفرین نظر آتے ہیں۔ کائنات میں سب سے بڑا عقیدہ توحید ہے۔ نبی جس طرح عقیدہ توحید کو مانتا، اور پیش کرتا ہے اور لوگوں کو علمی و عملی طور پر اس کی حقانیت کے جلوے دکھاتا ہے، کسی اور کو یہ سعادتیں نصیب کہاں؟ حضرت امام ربانی قدس سرہ، نے تاریخی آثار کو بھی نبی کی نبوت کی عقلی دلیل تسلیم کیا ہے۔ فرماتے ہیں۔

☆ امام غزالی نے اس کو یوں بھی بیان کیا ہے کہ اگر تمہیں کسی شخص معین کے متعلق شک ہو کہ وہ نبی ہے یا نہیں تو تمہیں اس کا یقین اسی طرح حاصل ہوسکتا ہے کہ اسکے احوال کا ذکر یا تو مشاہدے کے ذریعے یا تواتر کے ذریعے یا ایک دوسرے سے سن کر اخذ کرے، کیونکہ جب تم نے فقہ اور طب کو جان لیا تو تمہارے لئے ممکن ہے کہ تم فقہا و اطباء کو بھی ان کے احوال کا مشاہدہ کر کے اور ان کے احوال سن کر معلوم کر سکتے ہو۔ اگرچہ تم نے ان کو نہ دیکھا ہو چنانچہ امام شافعی کے فقیہہ ہونے اور جالینوس کے طبیب ہونے کی معرفت سے تم عاجز نہیں رہو گے اور یہ معرفت حقیقی ہوگی۔ تقلید کی بناء پر نہیں ہوگی بلکہ اگر تم کچھ طب اور فقہ پڑھو گے اور ان کی کتابوں کا مطالعہ کرو گے تو تمہیں ان دونوں کی حالتوں سے علم ضروری حاصل ہوگا اسی طرح جب تم نے نبوت کے معنی سمجھ لئے تو قرآن و حدیث میں بہت زیادہ غور کرو، اس وقت تمہیں اس کا علم ضروری حاصل ہوگا کہ نبی کریم ﷺ نبوت کے اعلیٰ درجات پر فائز ہیں اور زمانہ کی دوری اس تصدیق میں مخل نہیں ہے جس طرح سابق تصدیق میں مخل نہیں، اس لئے کہ آپ کے تمام اقوال و افعال، اعمال صالحہ اور عقائد حقہ کے ذریعے قوت علمیہ و عملیہ

میں نفوس بشریہ کی تکمیل کی خبر دیتے ہیں اور بیماریوں کے علاج اور تاریکیوں کے ازالے سے مطلع کرتے ہیں اور نبوت کے معنی اس کے سوا اور کچھ نہیں۔ (اثبات النبوۃ)

☆ ابوالفضل سے مناظرہ:۔

حضرت امام ربانی قدس سرہٗ نے اسی معیار کو سامنے رکھتے ہوئے وقت کے بہت بڑے عالم ابوالفضل کو دندان شکن جواب دیا' ابوالفضل نے کہا ممکن ہے کہ فرشتہ نزول کرے لیکن یہ کیونکر معلوم ہوا کہ ایک مقررہ شخص پر اترتا ہے اور اشارہ حضرت خاتم النبیین ﷺ کی طرف کیا آنجناب رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہیں کیونکر معلوم ہوا کہ ابونصر فارابی اور ابن سینا حکیم تھے۔ کہا کتابیں اور ان کے علوم ان کی حکمت پر دلالت کرتے ہیں' آنجناب رضی اللہ عنہ نے فرمایا پس اسی طرح قرآن اور حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نبی تھے اور فرشتہ ان پر اترتا تھا یہ سنکر ابوالفضل خاموش ہوگیا'' (روضۃ القیومیہ ج ۱)

۴۔ انقلاب آفرین دعوت:۔

نبی کی دعوت و تعلیم میں انقلابی تاثیر ہوتی ہے کہ جس سے جہالت کے پرستار ہدایت کے علمبردار بن جاتے ہیں۔ روحوں کی دنیا نکھر جاتی ہے۔ دلوں میں اجالے سمٹ آتے ہیں۔ زمانہ اس پر شاہد ہے کہ ہمارے نبی اکرم ﷺ کے دم قدم سے عرب کے بدو' تہذیب و تمدن کے معمار اور عجم کے گنوار فکر و آگہی کے مینار ثابت ہوئے۔ حضور کی صدائے لاہوتی سے صدیوں کا جمود ٹوٹ گیا اور ہر طرف توحید و رسالت کا پرچم لہرانے لگا۔ یہ انقلاب آفرین دعوت آپ کے نبی ہونے کی واضح دلیل ہے۔

حضرت امام ربانی قدس سرہٗ فرماتے ہیں۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے ایسی قوم کے درمیان دعویٰ کیا جن کے پاس کوئی کتاب نہیں تھی اور نہ ہی ان میں کوئی حکمت تھی بلکہ وہ حق سے اعراض کیئے ہوئے تھے یعنی یا تو مشرکین عرب کی طرح بتوں کی پوجا کرتے تھے یا یہود کی

طرح دین تشبیہ وصنعت تزویر اور بے سروپا باتوں کو رائج کرتے تھے یا مجوس کی طرح دو خداؤں کے پجاری اور محارم سے نکاح کرتے یا نصاری کی طرح باپ، بیٹا بنا کر تثلیث کے قائل تھے۔ آپ نے ان لوگوں میں دعویٰ کیا کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے روشن کتاب اور حکمت باہرہ لے کر آیا ہوں تا کہ مکارم اخلاق کو پورا کروں۔ یعنی عقائد حقہ کے ذریعے لوگوں کی قوت علمیہ اور اعمال صالحہ کے ذریعے ان کی قوت عملیہ کو کامل کروں اور دنیا کو ایمان اور اعمال صالحہ کے ذریعے منور کروں چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا اور اپنے دین کو تمام ادیان پر غالب کر دیا جیسا کہ اللہ نے اس کا وعدہ فرمایا تھا۔ چنانچہ وہ کھوٹے دین کمزور پڑ گئے اور فاسد کلام زائل ہو گئے۔ بلکہ توحید کے آفتاب اور تنزیہ کے چاند اطراف عالم میں چمک اٹھے اور نبوت کے یہی معنی ہیں کیونکہ نبی وہی ہے جو نفوس بشریہ کی تکمیل کرتا ہے اور دل کے امراض کا علاج کرتا ہے اور جب مریض دلوں کے علاج اور تاریکیوں کے دور کرنے میں جناب محمد مصطفےٰ ﷺ کی دعوت کی تاثیر کامل واکمل تھی تو آپکے نبی ہونے کا یقین ضروری ہو گیا اور معلوم ہو گیا کہ آپ جملہ انبیاء ومرسلین سے افضل ہیں۔ (اثبات النبوۃ)

۵- معجزات کا ظہور:-

اللہ کریم نے اپنے نبیوں کو عظیم الشان معجزات عطا فرمائے جو انکے اقتدار و اختیار کی دہائی بھی دیتے رہے اور ان کے صادق الوعد اور راسخ العمل ہونے کی نشانی بھی ٹھہرے، ہر نبی کا معجزہ اس کے دور کی مادی اور روحانی قوتوں پر غالب ہوتا تھا۔ ہمارے نبی حضور سرور عالم ﷺ کا دور نبوت قیامت تک پھیلا ہوا ہے۔ اسلئے ہمارے نبی کو ایسے ایسے معجزات عطا کئے گئے جو قیامت تک ہونے والی حیرت ناک انسانی کاوشوں کا منہ چڑا رہے ہیں۔ انسان نے سائنس کی بدولت آج چاند پر قدم رکھا ہے، ہمارے نبی نے صدیوں پہلے ہی اپنی انگشت نازنین کے اشارے سے چاند کو دوخم کر کے بتا دیا کہ سائنس کی تمام تر جولانیاں بھی نبی کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتیں، اسی طرح سورج کو واپس لانا، پتھروں سے

کلمے پڑھانا۔ خشک کھجوروں کو ہرا بھرا کرنا، انگلیوں سے دودھ اور پانی کے چشمے بہانا، ہمارے نبی کی دائمی برتری کی گواہی دے رہے ہیں۔ بلکہ ہمارے نبی تو سراپا معجزہ بن کر تشریف لائے۔

خلیل ونوح وکلیم ومسیح کی صف میں
تمہارے جیسا کوئی دوسرا نہیں ملتا

حضرت امام ربانی قدس سرہ، نے معجزے کو بھی دلائل نبوت میں شمار کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

☆ ہر وہ شخص جو نبوت کا دعویٰ کرے اور معجزات دکھلائے اسے صحیح معنوں میں نبی اور پیغمبر تسلیم کر لینا چاہیے تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا یہ قانون ہے کہ نبوت کے دعویدار کی طرف سے معجزہ کے ظہور کے بعد وہ لوگوں کے دلوں میں اس کی صداقت کا یقین پیدا کر دیتا ہے۔ کیونکہ بالعموم جھوٹے انسان کی طرف سے معجزہ کا اظہار نہیں ہوسکتا۔ اسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی یہ کہے میں پیغمبر ہوں۔ پھر وہ پہاڑ کو اکھاڑ کر لوگوں کے سروں پر کھڑا کر دے اور یہ کہے اگر تم مجھے جھٹلاؤ گے تو یہ تمہاری طرف سے ہٹ جائے گا۔ پھر تب لوگ اس کی تصدیق کرنے کا ارادہ کریں تو فی الواقع وہ پہاڑ ان سے دور ہو جائے گا اور جب وہ اسے جھٹلانے کا قصد کریں تو ان کے قریب آ جائے ایسی صورت میں واضح طور پر یقین حاصل ہوگا کہ یہ شخص اپنے دعویٰ نبوت میں سچا ہے اور عقل و عادت یہی فیصلہ کرے گی کہ ایک جھوٹا شخص ایسا کام نہیں کرسکتا۔ (رسالہ تہلیلہ)

معتزلہ نے کہا کہ جھوٹے کے ہاتھ پر معجزہ پیدا کرنا اللہ کی قدرت میں ہے اسلئے کہ اس کی قدرت عام ہے۔ لیکن اس کا وقوع اس کی قدرت پر ممتنع ہے۔ اس لئے کہ اس صورت میں اس کے سچے ہونے کا وہم پیدا کرتا ہے اور گمراہ کرتا ہے جو ایک قبیح بات ہے چنانچہ اس کا صدور اللہ تعالیٰ سے دیگر قبائح کی طرح ممتنع ہے چنانچہ اس کی دلالت من وجہ ضروری ہے کیونکہ اسی وجہ سے صحیح دلیل فاسد سے ممتاز ہوتی ہے۔ اگرچہ ہم اس کی وجہ کو متعین طور پر نہ جانیں۔ پس اگر وہ معجزہ جو جھوٹے کے ہاتھ پر ظاہر ہو اور وہ صدق پر دلالت کرے تو جھوٹا سچا ہو

جائے گا اور یہ محال ہے ورنہ معجزہ اس چیز سے جدا ہو جائے گا جو اس کو لازم ہے یعنی اپنے مدلول پر اس کی قطعی دلالت اور یہ بھی محال ہے۔ (اثبات النبوۃ)

قاضی نے کہا کہ ظہور معجزہ کا صدق کے ساتھ شامل ہونا امر لازم ہے یعنی لزوم عقلی نہیں ہے جیسا کہ فعل کا وجود فاعل کے وجود کو شامل ہے بلکہ وہ ایک عادی امر ہے جیسا کہ تم نے جان لیا پس اگر ہم اس کی عادی جگہ سے اس کے انحراف کو جائز قرار دیں تو معجزہ کا صدق کے اعتقاد سے خالی کرنا جائز ہوگا۔ اور اس وقت جھوٹے کے ہاتھ پر اس کا ظاہر کرنا جائز ہوگا۔ اس میں کوئی دشواری نہیں۔ بجز اس کے کہ معجزے میں خرق عادت ہوتا ہے اور یہ فرض کرلیا گیا ہے کہ وہ جائز ہے لیکن اس کو جائز قرار دیئے بغیر اس کا اظہار جھوٹے کے ہاتھ پر جائز نہیں اسلئے کہ جھوٹے کے سچے ہونے کا علم محال ہے میں کہتا ہوں کہ عادی امور کا ان کے عادی جگہ سے ہٹنے کو مطلقاً جائز قرار دینا اس کو واجب کرتا ہے کہ معجزہ کو نبی کے صدق کے اعتقاد سے خالی کرنا بھی جائز قرار دیا جائے اسلئے کہ اس کے صدق کا علم معجزہ کے بعد عادی ہے۔ اور اس صورت میں صادق کا امتیاز کاذب سے نہیں ہوسکتا۔ اور اثبات نبوت کا دروازہ بند ہو جائے گا۔ اس لئے کہ اسکے ثابت کرنے میں اعتماد اس پر ہے کہ معجزہ کے ظاہر ہونے کے وقت نبی کے صادق ہونیکا علم ضروری عادی طور پر حاصل ہو۔ بلکہ لازم آتا ہے کہ معجزہ' معجزہ نہ رہے اور یہ کہ اس کی دلالت صدق پر بالکل نہ ہو۔ اس لئے کہ وہ باعتبار اپنے خرق عادت کے معجزہ کہا جاتا ہے اور صدق پر دلالت کرتا ہے۔ پس اگر ہم مطلقاً خرق عادت کو جائز قرار دیں تو وہ اس صورت میں صدق پر دلالت نہ کرنے کے اعتبار سے امور عادیہ کی طرح ہوں گے۔ مثلاً روزانہ آفتاب کا طلوع ہونا۔ پس حق اس مقام میں وہ ہے جو میں تم سے بیان کرتا ہوں کہ ہم نے خرق عادت کو صرف نبی کے حق میں اعجاز کے طور پر اور ولی کے حق میں کرامت کے طور پر اس کے سفسط ہونے کے باوجود جائز قرار دیا ہے۔ کیونکہ اس کا حصول اور اس کا تحقق ہر زمانے میں ہے۔ یہاں تک کہ عادت مستمرہ ہوگئی ہے کہ اس کا انکار ممکن نہیں اور اس کا مستبعد ہونا مرتفع ہوگیا ہے۔ (اثبات النبوۃ)

☆ علماء نے نبی کریم ﷺ کی نبوت کے اثبات میں کئی دلیلیں دی ہیں۔
پہلی جو جمہور علماء نے دی ہے وہ یہ ہے کہ حضور نے نبوت کا دعویٰ کیا اور آپ
کے ہاتھوں پر معجزات کا ظہور ہوا' پہلی یعنی دعوئے نبوت والی بات متواتر ہے اور
تواتر بھی ایسا جو اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے قائم مقام ہے۔ جس کے انکار کی
گنجائش نہیں دوسری بات ظہور معجزات والی تو آپ کے معجزات میں سے قرآن
مجید بھی ہے۔ قرآن مجید اس وجہ سے بھی معجزہ ہے کہ آپ نے اس کے ذریعے
تحدی کی اور کسی نے معارضہ نہ کیا۔ جہاں تک تحدی کا تعلق ہے تو یہ بھی متواتر
ہے اور اس میں کسی شبہ کی گنجائش نہیں' جب قرآن مجید نے تحدی کی اور بڑے
بڑے بلغا وفصحائے عرب سے اس جیسی سورت لانے کو کہا تو باوجودیکہ ان لوگوں
کی تعداد بطحا کے سنگ ریزوں سے زیادہ تھی اور اس چیز کی اشاعت کے سب
سے زیادہ حریص تھے جو آپ کے دعویٰ کو باطل کرتی علاوہ ازیں وہ غایت
عصبیت وحمیت جاہلیہ کے لحاظ سے مشہور تھے بلکہ مبایات اور ایک دوسرے پر
سبقت لے جانے کی خاطر دوسروں کو ہلاک کر دینے میں مصروف تھے۔ لیکن اس
کے باوجود اس جیسی ایک سورت بھی پیش کرنے سے قاصر رہے۔ یہاں تک کہ
الفاظ کے ذریعے معارضہ کرنے کے بدلے انہوں نے تیغ آزمائی کو ترجیح دی۔
پس اگر وہ اس معارضہ پر قادر ہوتے تو معارضہ کرتے اور اگر معارضہ کرتے تو وہ
ہم تک تواتر کے ساتھ پہنچتا کیونکہ اس کے نقل کرنے کے بہت سے ذرائع تھے۔
(اثبات النبوۃ)

☆ باقی معجزات مثلاً شق القمر' جمادات کا کلام کرنا اور حرکت کر کے آپکی
طرف آنا حیوانات کا کلام کرنا' تھوڑی خوراک سے بہت لوگوں کو آسودہ کر دینا
اور انگلیوں کے درمیان سے پانی کے چشمے پھوٹ پڑنا اور غیب کی خبریں دینا اس
قسم کے افعال بہت زیادہ ہیں جن کا احاطہ ممکن نہیں تو اگرچہ ان معجزات میں سے
ہر ایک متواتر نہیں ہے۔ لیکن ان کے درمیان قدر مشترک یعنی معجزہ کا ثبوت
بلاشبہ متواتر ہے۔ (اثبات النبوۃ)

باقی رہا نبوت کا معجزات کے ذریعے ثابت کرنا تو یہ برہان انی ہے اور یہ

دلیل نبوت کے ثابت کرنے میں طریق حکما کے قریب ہے اس لئے کہ اس کا حاصل یہ ہے کہ لوگ اپنے معاش و معاد میں ایک ایسے شخص کے محتاج ہیں جس کی تائید اللہ تعالیٰ کی طرف سے کی گئی ہو اور وہ ان لوگوں کیلئے ایسا قانون وضع کرے جو دونوں جہان میں ان کی سعادت کا ذریعہ ہو۔ (اثبات النبوۃ)

٦- نگاہ غیب آشنا:-

نبی کی نگاہ نبوت کے سامنے غیب و شہادت یکساں ہوتے ہیں بلکہ نبی کا معنی ہی غیب داں ہوتا ہے **النبوة هي المقام المرتفع** نبوت کہتے ہی مقام بلند کو کہ جس پہ کھڑا ہونے والا آگے بھی دیکھتا ہے، پیچھے بھی دیکھتا اوپر بھی دیکھتا ہے، نیچے بھی دیکھتا ہے، عرش بھی دیکھتا ہے، فرش بھی دیکھتا ہے، دوزخ بھی دیکھتا ہے، جنت بھی دیکھتا ہے، ازل بھی دیکھتا ہے، ابد بھی دیکھتا ہے، اتنی وسیع نظر اور اتنا وقیع علم اس کی نبوت کی دلیل بن جاتا ہے، امام ربانی قدس سرہ فرماتے ہیں۔

☆ عقل کے اوپر ایک اور درجہ ہے جس میں اس کی ایک دوسری آنکھ کھل جاتی ہے اور اس کے ذریعے غیب کو اور مستقبل میں ہونے والے اور دیگر ایسے امور کو دیکھتا ہے جس سے عقل معزول ہوتی ہے جس طرح کہ قوت حس تمیز کے مدرکات سے معزول ہے اور جس طرح کہ تمیز والے کے سامنے مدرکات عقل پیش کئے جائیں تو وہ ان کا انکار کر دے اور مستبعد جانے۔ چنانچہ اس طرح بعض عقلا نے مدرکات نبوت کا انکار کیا اور انہیں مستبعد جانا اور یہ عین جہل ہے اسلئے کہ اس استناد کا سبب بجز اس کے کچھ نہیں کہ یہ ایسا ہے جہاں تک وہ پہنچا نہیں۔ اور نہ وہ اس کے حق میں پایا گیا ہے پس اس نے گمان کیا کہ وہ فی نفسہ موجود نہیں اور مادر زاد اندھا اگر تواتر اور تسامع سے رنگوں اور شکلوں کو نہ جانے اور اس کے سامنے یہ چیزیں ابتداً بیان کی جائیں تو وہ نہ ان کو جانے گا اور نہ ان کا اقرار کرے گا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی مخلوق کے قریب کر دیا ہے۔ اس طرح پر کہ ان کو خاصہ نبوت کا ایک نمونہ عطا کیا اور وہ نیند ہے کہ سونے والا اس غیب کا ادراک کرتا ہے۔ جو عنقریب ہونے والا ہے خواہ صریحاً یا لباس مثال

میں ہو جو تعبیر سے منکشف ہوتا ہے۔ (اثبات النبوۃ)

☆ اس طرح نبوت سے مراد وہ درجہ ہے جس میں ایسی نظر حاصل ہوتی ہے کہ اس کی روشنی میں غیب اور وہ دیگر امور ظاہر ہوتے ہیں جن کا ادراک عقل نہیں کرسکتی اور نبوت میں شک یا تو اس کے امکان میں یا اس کے وجود میں یا ایک شخص معین کیلئے اس کے حصول میں ہوگا۔ حالانکہ اس کا وجود اس کے امکان کی دلیل ہے اور اس کے وجود کی دلیل وہ علوم و معارف ہیں جن کا عقل سے حاصل ہونا متصور نہیں ہوسکتا۔ مثلاً علم طب و نجوم کہ جو شخص ان دونوں علوم سے بحث کرے گا یا اس کو بالبداہت اس کا علم ہوگا کہ ان دونوں کا ادراک الہام الٰہی اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے توفیق کے بغیر نہیں ہوسکتا اور تجربہ کے ذریعے ان دونوں کی طرف پہنچنے کا راستہ نہیں کیونکہ بعض احکام نجوم ایسے ہیں کہ ہر ہزار سال میں ایک بار واقع ہوتے ہیں تو یہ تجربہ سے کس طرح حاصل ہوسکتا ہے یہی حال ادویہ کے خواص کا ہے پس اس دلیل سے ظاہر ہوا کہ جن امور کا ادراک عقل نہیں کرسکتی انکے ادراک کے طریقے کا وجود ممکن ہے اور نبوت سے یہاں یہی مراد ہے کیونکہ نبوت صرف اسی سے عبارت ہے بلکہ اس جنس کا ادراک جو مدرکات عقل سے خارج ہے۔ نبوت کے خواص میں سے ہے اور اس کے علاوہ نبوت کے اور بھی بہت سے خواص ہیں ان خواص میں جو ہم نے بیان کئے ہیں وہ سمندر کا ایک قطرہ ہے۔ (اثبات النبوۃ)

☆ اور اگر ان عجیب افعال پر غور کرے جو آپ ﷺ سے ظاہر ہوئے اور غائب کے عجائب پر غور کرے جن کے متعلق قرآن مجید میں آپ کی زبان کے ذریعے خبر دی گئی اور ان خبروں پر غور کرے جو آخری زمانے کے متعلق دی گئی ہیں اور جس طرح آپ نے ذکر کیا اسی طرح ان کے وقوع پر غور کرے تو اسے لازمی طور پر اس کا علم حاصل ہوگا کہ آپ اس درجے پر پہنچے ہوئے ہیں جو عقل سے ماورا ہے اور اس میں وہ نظر کھل جاتی ہے جس سے غیب اور وہ خواص اور امور منکشف ہو جاتے ہیں جن کا ادراک عقل نہیں کرسکتی۔ اور نبی اکرم ﷺ کی صداقت کے ضروری علم کو حاصل کرنے کا یہی طریقہ ہے۔ (اثبات النبوۃ)

۷- فضائل خاتم نبوت:-

ہمارے نبی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بیشمار فضائل عطا فرمائے گئے جن کے سبب حضور انبیاء و رسل میں بھی ممتاز نظر آتے ہیں۔ اور وہ فضائل پکار کر کہہ رہے ہیں کہ حضور ہی ختم نبوت کے تاجدار ہیں۔ حضور ہی بزم رسالت کے محور و مدار ہیں' ہر مسلمان' مرد عورت کیلئے حضور کے فضائل کو سیکھنا واجب ہے کہ حضور کی ختم نبوت کا عقیدہ اسکے دل و جاں میں پوری طرح سرائیت کر جائے۔ حضرت امام ربانی قدس سرہٗ نے جابجا ان فضائل کو نہایت اہتمام سے قلمبند فرمایا' فرماتے ہیں۔

☆ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام نبیوں کے خاتم اور آپ کا دین ادیان سابقہ کا راسخ ہے۔ اور آپکی کتاب پہلی کتب سے بہترین ہے۔ آپکی شریعت کا ناسخ کوئی نہیں ہوگا اور قیامت تک بھی شریعت رہے گی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو نزول فرمائیں گے وہ بھی آپ کی شریعت ہی پر عمل کریں گے اور آپکے امتی کی حیثیت سے رہیں گے۔ (مکتوب ۶۷ دوم)

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اولاد آدم میں سردار اور آقا ہیں اور قیامت کے دن سب سے زیادہ تعداد آپ کے پیروؤں کی ہوگی۔ آپ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اولین و آخرین میں سب سے زیادہ معزز ہیں۔ بروز حشر آپ سب سے پہلے قبر انور سے باہر تشریف لائیں گے۔ آپ ہی سب سے پہلے شفاعت فرمانے والے ہیں۔ سب سے پہلے آپ کی شفاعت ہی قبول ہوگی۔ سب سے پہلے آپ ہی جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے۔ اور آپ کیلئے دروازہ کھولا جائے گا۔ قیامت کے دن حمد کا پرچم آپ ہی کے ہاتھوں میں ہوگا۔ اور اس پرچم کے نیچے حضرت آدم اور تمام انبیاء کرام اور تمام لوگ ہونگے آپ ہی کی وہ مبارک ہستی ہے جس کے بارے میں خود ارشاد فرمایا کہ ہم سب کے بعد آنے والے ہیں لیکن قیام میں دن سب سے آگے ہوں گے۔ آپ نے فرمایا میں بغیر فخر کے کہتا ہوں کہ میں اللہ کا حبیب ہوں رسولوں کا امام و پیشوا ہوں اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں ہے۔ میں خاتم النبین ہوں اور مجھے اس پر بھی کوئی فخر نہیں۔ میں محمد بن عبداللہ ابن عبدالمطلب

ہوں۔ خداوند تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تو مجھے ان کے بہترین میں بنایا پھر ان کی دو جماعتیں بنائیں تو مجھے ان کی بہترین جماعت میں سے بنایا اور پھر انکے قبیلے اور خاندان بنائے تو مجھے ان کے بہترین خاندان میں بنایا۔ پھر انکے گھرانے بنائے تو مجھے بہترین گھرانے سے بنایا۔ لہٰذا میں ان میں گھرانے کے اعتبار سے بہترین اور اپنی ذات کے اعتبار سے بہترین ہوں۔ (معارف لدنیہ)

☆ جب لوگ اٹھائے جائیں گے تو میں سب سے پہلے نکلوں گا جب وہ وفد بنائیں گے تو میں ان کا قائد ہوں گا۔ جب وہ خاموش ہوں گے تو ان کی طرف سے میں عرض کروں گا۔ جب وہ روک دیئے جائیں گے تو میں ان کی شفاعت کروں گا۔ جب وہ مایوس ہو جائیں گے تو میں ان کو بشارت دوں گا۔

بزرگی کی کنجیاں اس روز میرے ہاتھ میں ہوں گے۔ لوائے حمد میرے ہاتھ میں ہوگا' میں اپنے رب کے ہاں سب سے زیادہ عزت والا ہوں۔ میرے گرد ایک ہزار خادم گھومتے ہونگے۔ جیسے پوشیدہ انڈے یا بکھرے ہوئے موتی ہیں۔ قیامت کے دن میں سارے نبیوں کا بھی امام' خطیب اور شفیع ہوں گا۔ اور یہ میں فخر سے نہیں کہتا۔ (رسالہ تہلیلیہ)

☆ اگر حضور نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا نہ کرتا اور اپنی ربوبیت کا اظہار نہ کرتا اور آپ اس وقت بھی نبی تھے جب حضرت آدم ابھی پانی اور مٹی کے درمیان تھے۔ (ایضاً)

☆ اتنی بات سمجھ لینی چاہیے کہ حالات معراج حضور اکرم ﷺ کے جسم اور روح دونوں کو پیش آئے تھے اور جو مشاہدات کئے تھے وہ بصارت اور بصیرت دونوں سے ہوئے تھے لیکن دوسروں کو جو طفیلی ہیں اگر یہ حالت بطور طبیعت کے پیش آتی ہے تو وہ صرف روح تک ہی محدود رہتی ہے۔ اور بصیرت کے ساتھ مخصوص ہوا کرتی ہے۔ (مبداء و معاد)

☆ حجاب کا شکار ہونے والی نسلوں نے حضور اکرم ﷺ کو بشر کہا اور باقی انسانوں جیسا تصور کیا' نتیجہ یہ ہوا کہ منکر ہو گئے اور خوش قسمت لوگوں نے انہیں رسالت کے رنگ میں دیکھا رحمت عالم و عالمیان جانا اور تمام انسانوں سے آپ

کو ممتاز دیکھا تو ایمان جیسی متاع عزیز سے مشرف ہو گئے اور ان کا شمار نجات والوں میں ہو گیا۔ (مکتوب ۶۰ دفتر سوم)

☆ علم جملی جو کہ صفات اضافیہ سے ہو گیا ہے وہ ایک ایسا نور ہے جو عنصری پیدائش میں اصلاب سے متعدد ارحام میں پہنچتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حکمتوں اور مصلحتوں کے مطابق انسانی صورت میں جو بہترین شکل ہے ظاہر ہوا اور وہی محمد اور احمد کے نام سے موسوم ہوا صلی اللہ علیہ وسلم۔ (مکتوب ۱۰۰ دفتر سوم)

☆ کشف صریح سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش اس امکان سے ہے جو صفات اضافیہ سے تعلق رکھتا ہے اس امکان سے نہیں جو تمام ممکنات عالم میں ثابت ہے۔ جس قدر بھی گہری نظر سے دیکھا جائے۔ تو حضور کا وجود اس میں مشہود نہیں ہوتا حضور کی پیدائش کا منشا اور آپ کا امکان، صفات اضافیہ کا وجود اور ان کا امکان محسوس ہوتا ہے جب حضور عالم ممکنات میں سے نہیں ہوں گے بلکہ اس عالم سے اوپر ہوں گے تو یقینی بات ہے کہ ان کا سایہ اس سے لطیف تر ہوتا ہے لیکن جب ان سے لطیف تر اس دنیا میں کوئی چیز نہیں ہے تو ان کا سایہ کس صورت میں ہوتا۔ (مکتوب ۱۰۰ دفتر سوم)

☆ جاننا چاہیے کہ خلق محمدی دوسرے انسانی افراد کی پیدائش کی طرح نہیں ہے بلکہ افراد عالم میں سے کسی بھی فرد کی پیدائش سے مناسبت نہیں رکھتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عنصری پیدائش کے باوجود اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوئے ہیں جیسا کہ خود فرمایا ہے۔ خلقت من نور اللّٰہ میں اللہ کے نور سے پیدا کیا گیا ہوں۔ (مکتوب ۱۰۰ دفتر سوم)

حقوق ختم نبوت

باب نمبر۹

حقوق ختم نبوت

☆☆☆

درہا ہمہ بستند الا درتو
تارہ نہ برد غریب الا برتو

یاد رہے کہ دلائل و آثار کی روشنی میں حضور تاجدار ختم نبوت ﷺ پر ایمان لانا فرض عین اور ان کے ذریعے حاصل ہونے والے احکامات الٰہی کی تصدیق کرنا واجب ہے۔ حضور پرنور ﷺ کے بغیر توحید مکمل ہوسکتی ہے نہ اسلام درست قرار دیا جاسکتا ہے۔ قرآن پاک نے فرمایا'

☆ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِیْٓ اَنْزَلْنَا' ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر اور ہمارے نازل کردہ نور پر' (پارہ ۸ رکوع ۱۵)

☆ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ' ہم نے آپ کو حاضر و ناظر' بشارت اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا تا کہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ' (پارہ ۲۶ رکوع ۹)

☆ وَمَنْ لَّمْ یُؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْکٰفِرِیْنَ سَعِیْرًا' اور جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائے تو ہم نے کافرین کیلئے خوفناک آگ تیار کر رکھی ہے' (پارہ ۲۶ رکوع ۶)

اس مضمون کی متعدد آیات قدسیہ اعلان فرما رہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اسکے رسول معظم ﷺ پر ایمان لانا نہایت ضروری ہے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے ساتھ محمد مصطفٰے کی ختم نبوت کی تصدیق نہیں کرتے ان کے خلاف جہاد کا حکم ہے۔ تکمیل ایمان کیلئے ضروری ہے کہ زبان سے اقرار کرے اور دل سے اس کی تصدیق کرے۔ تصدیق قلبی کے بغیر زبانی اقرار کا نام ہی منافقت ہے' ارشاد باری ہے۔

"جب منافق آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر آپ کی رسالت کی گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں' اللہ خوب جانتا ہے کہ آپ واقعی اللہ کے رسول ہیں' اور اللہ گواہی دیتا ہے یہ منافق جھوٹے ہیں' (پارہ ۲۸ رکوع ۱۳)

خرد نے کہہ بھی لاالہ تو کیا حاصل
دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

حضور ﷺ کی غلامی اختیار کرنے کے بعد ایک مخلص امتی پر ان کے حقوق کا خیال رکھنا اس کے ایمان کی اساس ہے۔ اس کے اسلام کی بنیاد ہے' اسکے اخلاص کی اصل ہے۔ تمام فرائض فروغ ہیں' اصل الاصول اس تاجدار کونین کی غیر مشروط غلامی ہے۔ آج ہم حضور پرنور ﷺ کے امتی ہوکر ان کے حقوق سے قطعی بے خبر ہوتے جارہے ہیں' اسی لئے ہمارے ایمان بھی کمزور ہیں' اور یقین بھی لرزہ براندام ہیں۔ بقول اقبال

عصرِما' ما راز ما بیگانہ کرد
از جمال مصطفٰے بیگانہ کرد

آیئے ان صفحات میں حقوق ختم نبوت کی کہکشاں آباد کریں' تاکہ ہمیں معلوم ہوسکے کہ ہم کیا ہیں' کس مقام پر کھڑے ہیں اور ہمیں نجات و حیات حاصل کرنے کیلئے کیا کرنا چاہیے۔

☆ عشق ختم نبوت:۔

حضور نبی اکرم رسول آخر صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات صفات سے والہانہ عشق ومحبت ہر مومن کے ایمان کی جان' قرآن کا نچوڑ اور دین اسلام کی روح رواں ہے' قرآن پاک نے واضح اعلان فرمایا ہے کہ اللہ اور رسول اللہ کی محبت' والدین' اخوان' اموال' ازواج' مساکن سے بالکل فائق اور برتر ہونی چاہئے' ورنہ اللہ کے عذاب کا انتظار کرنا چاہئے' اور فرمان رسول ہے کہ حلاوت ایمانی سے بہرہ اندوز ہونے کیلئے تین باتیں ضروری ہیں' اولاً اللہ اور اس کا رسول سب سے زیادہ محبوب ہو' ثانیاً محبت اللہ کیلئے ہو' ثالثاً کفر اختیار کرنے کو آگ میں ڈالے جانے

سے زیادہ برا جانتا ہو، جب تک حضور پرنور ﷺ والدین، اولاد اور تمام انسانوں سے زیادہ محبوب نہ ہونگے آدمی ایماندار نہ ہو سکے گا، بلکہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ، کی روایت کے مطابق ان کو اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز سمجھنا، ایمان ہے۔ یہی محبت تمام اعمال صالحہ کے ذخیرے سے زیادہ معتبر ہے۔ اور قیامت کے دن قرب محبوب کا پیش خیمہ ہے، حدیث پاک ہے، انسان اپنے محبوب کیساتھ ہوگا، وہ عشاق سوختہ جاں کتنے بیدار بخت ہیں جنہیں محبوب خدا سے پیار ہے۔ اس پیار کا اولین تقاضا ہے کہ محبوب کے ہر پیارے سے پیار کیا جائے، محبوب کی بدولت اس کے اہل بیت بھی محبوب ہیں، اس کے اصحاب پاک بھی محبوب ہیں، اس کے عزیز و اقارب بھی محبوب ہے۔ اس کے والدین بھی محبوب ہیں۔ حضرت سیدہ بنت خالد بن سعدان رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

"میرے والد گرامی کا معمول تھا کہ وہ جب بھی بستر پر دراز ہوتے تو ذوق و شوق سے حضور پرنور ﷺ، ان کے صحابہ کرام، مہاجرین و انصار کے نام بہ نام اپنی عقیدت و محبت کا اظہار کرتے اور کہتے کہ یہی حضرات میری اصل وفرع ہیں اور انہی کی طرف میرا دل مائل رہتا ہے۔ اور ان ہی سے میری عقیدت و محبت وابستہ ہے۔ اے اللہ! میری روح جلد از جلد ان کی طرف قبض فرمالے، اسی ذوق وشوق اور الفاظ محبت کے تکرار میں انہیں نیند آجاتی" (کتاب الشفاء ج ۲ فصل ۲)

حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ، نے آخری وقت اعلان مسرت فرمایا، کتنی خوشی کی بات ہے کہ میں کل سرکار دوعالم ﷺ کے صحابہ کرام سے شرف ملاقات حاصل کروں گا، حضور پرنور ﷺ کی یہی محبت وعقیدت ان کا حق مبارک ہے، اگر کوئی غلام زار اس حق کو جانتا اور پہچانتا ہے تو اس کی نگاہوں میں کسی اور کا سراپا نہیں آسکتا، کوئی اسے جادۂ مستقیم سے نہیں ہٹا سکتا، حضور اس کی نزدیک سب سے مقدم ہوں گے۔

دنیا میں احترام کے قابل ہیں جتنے لوگ
میں سب کو مانتا ہوں مگر مصطفٰے کے بعد

☆ اتباع ختم نبوت:-

حضور تاجدار ختم نبوت ﷺ اللہ تعالیٰ کے اس قدر محبوب ہیں کہ ان کی اتباع و اطاعت کرنے والا خوش نصیب بھی اللہ کا محبوب بن جاتا ہے' انہی کی اطاعت میں اطاعت خداوندی ہے' اور انکی اطاعت سے روگردانی خسران ابدی کا باعث ہے' اور دور کی گمراہی میں گرنے کا سبب ہے۔ فرمان مصطفےٰ ہے ''جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرا رفیق ہوگا'' آج ہم ختم نبوت کے پروانے اور بارگاہ رسالت کے مستانے کہلاتے ہیں۔ ہماری زبانوں پر نبی آخر ﷺ کی شان و عظمت کے گیت لہلہاتے ہیں' ہمارے دلوں میں رسول اعظم ﷺ کی وفاؤں کے جذبے جگمگاتے ہیں' لیکن کیا کبھی ہم نے یہ بھی سوچا ہے کہ ہم اس محبوب پاک کی اتباع و اطاعت میں کتنے سرگرم عمل ہیں' یہ کھڑے ہوکر کھانا' یہ چل پھر کر پینا' یہ چہرے کی رونق گندھے بلیڈوں سے ترچھوا کر نالیوں میں بہانا۔ یہ بیاہوں شادیوں میں ہندی اور انگریزی کلچر کو رواج دینا' اس غمخوار امت کی اطاعت ہے یا مخالفت ہے۔ وہ مرید کیسا ہے جس سے پوچھا جائے کہ تو کس کا مرید ہے' مرید کے انداز حیات سے پیر کامل کی خوشبو آنی چاہئے' اس سے بڑھ کر ذرا سوچئے کہ وہ امتی کیسا امتی ہے جس سے پوچھا جائے کہ تو کس کا امتی ہے؟ حضور کے امتی سے کیا حضور کی اتباع کی خوشبو نہیں آنی چاہیے' ایک کلین شیو' ٹائی' تھری پیس سوٹ پہنے ہوئے مسلمان کو دیکھ کر کیا محسوس ہوتا ہے' یہ مدینہ شریف کا عاشق زار ہے یا نیو یارک اور لندن کے خوابوں سے سرشار ہے۔

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

ہماری نئی نسل یورپ نے اغوا کرلی ہے' نوجوانوں کے لباس دیکھ کر گھن آتی ہے' لڑکوں نے پونیاں باندھ رکھی ہیں۔ چوٹیاں بنا رکھی ہیں' لڑکیوں نے ''بوائے کٹ'' کروا رکھی ہے۔ کیبل نیٹ ورک کے ذریعے گھر گھر میں انتہائی گندا کلچر پہنچ

رہا ہے، آنکھوں میں شرم و حیا کے آبگینے ٹوٹ چکے ہیں، فلم اور کھیل کے ہیروز کا لائف سٹائل معیار زندگی بنتا جا رہا ہے۔ اسلاف کی روشن قدریں گھٹن کا شکار ہیں۔ پچھلے دنوں نوجوانوں نے سر منڈائے اور ماتھے کے اوپر بالوں سے تارے بنائے، پوچھنے پر معلوم ہوا کہ یہ برازیل کے مشہور ''فٹ بالر'' رونالڈو کا ''ہیر سٹائل'' ہے۔ ہمارے مسلمان نوجوانوں کو بہت پسند آ گیا ہے، اے قوم تجھے کیا ہوگیا ہے، اتنی ذلت اور رسوائی کے باوجود بھی، صدیوں کے انحطاط کی ٹھوکریں کھانے کے باوجود بھی، اغیار کے سامنے کاسہ گدائی لے کر خیرات مانگنے کے باوجود بھی ہوش نہیں آیا، ابھی تک خبر نہیں ہوئی کہ منزل مراد کیا ہے؟ والدین نے تعلیم و تربیت سے ہاتھ کھینچ کر اولاد کی جائز ناجائز خواہشات کو پورا کرنے کی قسم اٹھا رکھی ہے۔ معاشرے میں اصلاح کیسے ہوسکے، ختم نبوت کے پروانو! آج دشمنان ختم نبوت کی اولین کوشش یہی ہے مسلمان ختم نبوت کی اتباع چھوڑ دیں، اتباع کے چھوٹ جانے سے قلبی رشتے بھی کمزور ہو جائیں گے اور مسلمان پکے پھل کی طرح ان کی آغوش ضلالت میں آ گریں گے، کیا آپ یہ سودا کرنے کیلئے تیار ہیں یا ختم نبوت کا یہ حق ادا کرنے کیلئے ہوشیار ہیں؟

☆ غیرت ختم نبوت:۔

اللہ کریم نے قرآن حکیم میں ایمان کی غیرت کو خاص مقام عطا فرمایا ہے۔ فرمایا ''تم ایسی قوم کو ہرگز نہ پاؤ گے جو اللہ اور اس کے رسول اور یوم آخرت پر ایمان لائے ہوں مگر محبت کریں ان سے جو اللہ اور اس کے رسول کے دشمن ہوں، اگرچہ وہ ان کے باپ، بیٹے، بھائی، اور رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں، وہی لوگ ہیں جن کے دلوں پر اللہ نے ایمان نقش کر دیا ہے۔ اور ان کی اپنی روح خاص سے امداد فرمائی ہے۔ اور انہی کیلئے جنتیں ہیں۔ جنکے نیچے نہریں بہتی ہیں، وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے، اللہ ان سے راضی ہوگیا ہے اور وہ اللہ سے راضی ہوگئے ہیں وہی اللہ کی جماعت ہیں اور خبردار اللہ کی جماعت ہی فلاح یاب ہونے والی ہے''۔

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ ایمان والے اللہ اور اسکے محبوب ﷺ کی غیرت سے مالا مال ہوتے ہیں، کوئی اپنے سگھے باپ کا دشمن ہوگیا، کسی نے اپنے بھائی کو قتل کر دیا۔ کسی نے حقیقی ماموں کی جان لے لی۔ کوئی اپنے لخت جگر کو مارنے پر آمادہ ہوگیا۔ یہ ہے جذبہ غیرت رسول، قرآن پاک نے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا رشتہ سب سے اہم اور سب سے مقدم ہے۔

یہ شہادت گہ الفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلمان ہونا

آج مسلمان دنیا کے چند ٹکوں کی خاطر، ختم نبوت کے باغیوں سے رشتے کر رہا ہے، کوئی ان سے گرین کارڈ لے کر امریکہ جانے کیلئے پر تول رہا ہے، کوئی ان سے مال و دولت کے انبار لے کر کاروبار چمکا رہا ہے۔ کوئی ان کے پھیلائے ہوئے دام حسن، میں پھڑ پھڑا رہا ہے۔ کوئی ان کی عارضی دوستی پر ختم نبوت کی دائمی دوستی کو قربان کر رہا ہے۔ کئی ایک لوگوں سے ملنے کا اتفاق ہوتا ہے، افسوس ہوتا ہے کہ ان کے اندر ضمیر نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی، ان کے نزدیک سب برابر ہیں، اندھے اور بینے، اندھیرے اور اجالے، سب مساوی ہیں۔ وہ بھی انسان ہیں، وہ بھی آدم کی اولاد ہیں، ایسے فلسفے سن کر دل نوحہ سرا ہوتا ہے، کوئی انکے باپ کا انکار کرے، ماں پر کیچڑ اچھالے تو کیا اس وقت وہ بھی انسان نہیں ہوتا، آدم کی اولاد نہیں ہوتا، کیوں اسے مرنے مارنے کیلئے دوڑتا ہے، والدین کے دشمن سے دشمنی اور رسول اللہ کے دشمن سے فراخ دلی، خندہ پیشانی، اور وسعت قلبی واللہ اگر کسی میں حضور کی غیرت نہیں تو اس میں ایمان کی حرارت نہیں، حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ فرماتے ہیں، تبریٰ کے بغیر تولیٰ ممکن نہیں ہوسکتی، ختم نبوت پر ایمان رکھنا چاہتے ہو تو ختم نبوت کے باغیوں کو کافر ماننا پڑے گا، اسلام کا دشمن قرار دینا پڑے گا، انکے ساتھ ہر قسم کا بائیکاٹ کرنا پڑے گا، قیامت کے دن رشتہ داری نہیں دیکھی جائے گی، محبوب کی یاری دیکھی جائے گی۔

دشمنان مصطفٰے سے صلح کیوں
ان سے ہر دم جنگ کا اعلان ہے

اس غیرت ایمانی کا انعام کیا ہے، قرآن پاک نے کھول کر بیان کر دیا ہے کہ

☆ مسلمان کو ایمان کا نقش کامل نصیب ہوتا ہے۔
☆ مسلمان کی جبریل امین کے ذریعے تائید کی جاتی ہے۔
☆ مسلمان کو جنت اور اس کی دائمی نعمتوں کی خوشخبری سنائی جاتی ہے۔
☆ مسلمان کے ساتھ اس کا پروردگار راضی ہو جاتا ہے۔
☆ مسلمان اپنے پروردگار کے ساتھ راضی ہو جاتا ہے۔
☆ مسلمان اللہ کی جماعت بن جاتا ہے۔
☆ اللہ کی جماعت کو کامیابی نصیب ہوتی ہے۔

اسکے برعکس یعنی بے غیرتی کا مظاہرہ کرنے والا ان تمام انعامات وثمرات سے محروم ہو جاتا ہے، اخروی عذاب کی گرفت میں پھنس جاتا ہے۔ دو جہاں کی رسوائیاں اس کا مقدر بن جاتی ہیں۔ کسی کا خاتمہ عبرتناک ہوتا ہے، کسی کو قبر میں بچھا لیا جاتا ہے، ختم نبوت کے دشمن کو کسی جہان میں سکون نصیب نہیں ہو سکتا۔

ذلت کی مار حشر میں دوزخ کی نار ہے
ان کے عدو پر لعنت پروردگار ہے

☆ ادبِ ختم نبوت:۔

حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کا حق ہے کہ ان کا ادب و احترام دل کی اتھاہ گہرائیوں سے کیا جائے۔ قرآن پاک نے اس پر بہت زور دیا ہے، اس محبوب ذیشان صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے اگر کسی کی آواز بھی بلند ہوگئی تو ایمان غارت اور اعمال اکارت ہو جاتے ہیں، انکے سامنے اپنی آوازوں کو پست رکھنے والے حسن تقویٰ کی دولت اور اجر و مغفرت سے مالامال ہیں اور ان کے در ثروت سے باہر چلانے والے عقل و خرد سے بیگانہ ہیں۔ یہی وہ بارگاہ ہے جس میں ایسا لفظ بولنا جس سے بے ادبی اور گستاخی کا کوئی پہلو بھی نکلتا ہو، قطعی طور پر حرام ہے۔ اللہ کریم نے ان کی تعظیم و توقیر کو اپنی تسبیح و عبادت سے مقدم رکھا ہے۔ گویا عبادت اسی کی عبادت ہے جسکے دل میں ادب مصطفٰے کی روشنی موجود ہے۔ صحابہ کرام

رضوان اللہ علیہم اجمعین نے نماز وروزہ سے زیادہ اسی جذبہ دل کو اہمیت دی‘ کسی نے نماز قضا کر دی‘ کسی نے طواف چھوڑ دیا‘ وہ وضو کے ایک قطرے کو حاصل کرنے کیلئے ازحد بیقرار ہوتے تھے‘ ایک موئے شریف کے حصول کیلئے بے تاب رہتے تھے‘ لعاب دہن شریف ان کے ہاتھوں پر گرتا اور وہ اسے سارے چہرے اور بدن پر مل لیتے‘ وہ ایسے بیٹھتے جیسے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں‘ کہ ان کی ادنیٰ سی حرکت سے اڑ جائیں گے‘ ان کے نزدیک تو اونچی سانس لینا بھی خلاف ادب تھا۔

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

ذات ختم نبوت ﷺ کے ساتھ حکم ختم نبوت کا احترام بھی فرض عین ہے‘ نام محبوب کا ادب‘ حدیث محبوب کا احترام‘ شہر محبوب کی تعظیم اسلاف کرام کے ایمان کا سرمایہ تھی‘ بڑے بڑے محدثین کرام بے وضو حکم رسول نہ لکھتے نہ پڑھ کر سناتے‘ بچھو ڈنگ مارتے لیکن انہیں پہلو بدلنا بھی درس حدیث کے ادب کے خلاف نظر آتا‘ یہ ادب وصال رسول کے بعد اسی طرح مشروع ہے۔ کیونکہ اہل ایمان کے نزدیک حضور پرنور ﷺ آج بھی زندہ جاوید ہیں‘ آج بھی ان کی نبوت کا پرچم لہرا رہا ہے‘ آج بھی ہر طرف ان کی ریاست قائم ہے۔ آج بھی انکی خلافت عظمیٰ کے سکے چل رہے ہیں لہٰذا آج بھی احترام رسول کے وہی اصول ہیں‘ وہی ضوابط ہیں۔ اللہ اللہ یہ واقعہ کتنا ایمان افروز ہے۔

"ابوجعفر منصور عباسی خلیفہ مدینہ طیبہ آیا اور مسجد نبوی میں امام مالک رضی اللہ عنہ سے مناظرانہ انداز میں گفتگو کرنے لگا‘ دوران گفتگو اس کی آواز بلند ہونے لگی تو امام مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مسجد نبوی میں اپنی آواز بلند نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ادب سکھاتے ہوئے فرمایا ہے کہ اپنی آوازوں کو نبی کریم کی آواز پر بلند نہ کرو۔ اے عباسی امیر‘ اس بات کو یاد رکھ کہ حضور علیہ السلام کا احترام آج بھی اسی طرح واجب ہے جس طرح حضور علیہ السلام کی حیات ظاہری میں تھا۔ امام مالک کی یہ باتیں سن کر منصور خاموش ہوگیا‘ بعد میں منصور نے پوچھا کہ دعا کرتے وقت خانہ

کعبہ کی جانب منہ کروں یا مواجہہ شریف کی جانب' آپ نے فرمایا' تو حضور علیہ السلام کی طرف سے منہ کیوں موڑتا ہے حالانکہ حضور تیرے لئے اور تیرے جد اعلیٰ حضرت آدم علیہ السلام کیلئے قیامت کے دن وسیلہ ہیں۔ تو حضور کی طرف متوجہ ہوکر طلب کر' اور اپنی شفاعت کی درخواست کر' آپ کے واسطہ سے اللہ تیری دعا قبول فرمائے گا' اللہ پاک نے فرمایا "اور وہ لوگ جو اپنی جانوں پر ظلم کریں پھر حاضر ہوکر رسول کی بارگاہ میں معافی طلب کریں اللہ سے اور رسول بھی ان کی سفارش فرمائیں تو وہ اللہ کو توبہ قبول کرنے والا' رحم فرمانے والا پائیں گے" (شفا ج۲ فصل۲)

حضرت امام ابوابراہیم نجیبی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ جب آپ کا ذکر کرے یا سنے تو انتہائی خشوع و خضوع کا مظاہرہ کرے اور اپنے حرکات ظاہری میں انہی باتوں کا مظاہرہ کرے جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں کرتا' یہی سلف صالحین اور ائمہ متقدمین کا معمول رہا ہے' صحیح بخاری شریف میں حضرت عمر الفاروق رضی اللہ عنہ کا عمل بھی منقول ہے' آپ نے مسجد نبوی میں بلند آواز سے گفتگو کرنے والوں کو باہر بلا کر خوب ڈانٹ پلائی۔ باقی صحابہ کرام سے بھی ادب و احترام کے دل افروز واقعات مذکور ہیں' گویا ادب ہی دین کی بہت بڑی دولت ہے۔

از خدا خواہیم توفیق ادب
بے ادب محروم ماند از فضل رب

☆ اخلاص ختم نبوت:۔

ہر مومن و مسلم پر واجب و لازم ہے کہ ختم نبوت کے بارے میں اخلاص و نصیحت سے کام لے' لغت میں نصیحت کا معنی اخلاص کیا گیا ہے' یعنی مخلص ہونا' خیر خواہ ہونا' قرآن پاک نے فرمایا ہے۔

"وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ" اِذَا نَصَحُوا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ' مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ" رَّحِيْمٌ"

اور ان کیساتھ کوئی مضائقہ نہیں اگر وہ راہ خدا میں خرچ کرنیکی استطاعت نہیں رکھتے البتہ وہ اللہ اور اسکے رسول کے "خیر خواہ" رہیں، اور نیکو کاروں سے کوئی مواخذہ نہیں، بیشک اللہ رحم فرمانے والا اور مہربان ہے" (پارہ ۱۰ رکوع ۱۸)

اور فرمان رسول ہے، دین تو نصیحت "یعنی خیر خواہی" کا نام ہے۔ ان حقائق و احکام کی روشنی میں علماء کرام نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے رسول اکرم ﷺ اور تمام مسلمانوں سے خیر خواہی کرنا، اخلاص سے کام آنا واجب و لازم ہے، اور اس واجب کو پورا کرنے والا شیطانی حملوں سے محفوظ و مامون ہو جاتا ہے، جیسا کہ اِلَّا عِبَادَکَ مِنھُم الْمُخْلَصِیْنَ یعنی مولا تیرے مخلص بندوں پر شیطانی داؤ نہیں چل سکتا، کی آیت سے ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خیر خواہی یہ ہے کہ اسکو واحد اور یکتا تسلیم کیا جائے اور ہر حال میں اسی کی عبادت کی جائے۔ قرآن پاک کی خیر خواہی یہ ہے کہ اسے کلام خدا مانا جائے اور اس کا احترام کیا جائے۔ اس کے امر ونواہی پر غور کیا جائے۔ اور رسول اللہ ﷺ کی خیر خواہی یہ ہے کہ ان کی ختم نبوت و رسالت کی تصدیق کی جائے اور ان کے بارے میں اخلاص دل کا اظہار کیا جائے۔ آپ کی حیات ظاہری اور اس کے بعد بھی آپ کی نصرت وحمایت کی جائے۔ سنت نبوی سیکھنے اور سکھانے میں جدوجہد کی جائے اور شریعت محمدی کا فہم و ادراک حاصل کیا جائے، اپنے اندر بارگاہ رسالت کی خدمت کا جذبہ اور ولولہ پیدا کیا جائے، حضرت امام قاضی عیاض مالکی قدس سرہ نے لکھا ہے۔

" امام ابوالقاسم قشیری علیہ الرحمہ نے ایک حکایت بیان کی ہے کہ کسی نے عمرو بن لیث بادشاہ خراسان جو صبنار کے لقب سے مشہور تھا، کو خواب میں دیکھا تو اس سے معلوم کیا کہ تیرے ساتھ رب کریم نے کیا معاملہ کیا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ رب کریم نے میری مغفرت فرما دی۔ جب اس سے سبب مغفرت معلوم کیا گیا تو اس نے کہا کہ ایک مرتبہ میں نے پہاڑ کی چوٹی سے اپنے لشکر کی کثرت کو دیکھ کر اظہار مسرت کرتے ہوئے تمنا کی تھی کہ اگر میں خدمت نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام میں حاضر ہوتا تو میں اس لشکر سے آپ کی مدد و اعانت کرتا۔ اور

میری یہ ادا اللہ تعالیٰ کو محبوب ہوئی اور اس نے میری مغفرت فرما دی۔ (کتاب الشفاء ج ۲ ص ۷۸)

یہ روایت و حکایت کس قدر ایمان افروز ہے۔ واقعی رسول اللہ ﷺ سے وفا کی کوئی بھی صورت اللہ تعالیٰ کے بحر لطف و کرم میں جوش لے آتی ہے، ہمیں بطور غلامان ختم نبوت یہ سوچنا چاہیے کہ ہم کہاں ہیں؟ کیا کر رہے ہیں، دشمنوں اور باغیوں کے پروگرام کیا ہیں اور ہماری جوابی کاروائیاں کتنی موثر ہیں۔ اگر کوئی کچھ نہیں کرسکتا تو کم از کم اپنی سوچ تو درست کرسکتا ہے، ان کے خلاف نفرت کا جذبہ بھی ختم نبوت کے ساتھ وابستگی کی دلیل کامل ہے۔ اس کی یہی سوچ اس کی نسلوں میں غیرت کی حرارت پیدا کرسکتی ہے اور ہوسکتا ہے زندگی کے کسی موڑ پر کوئی علم الدین غازی اس کے خاندان سے جنم لے کر وقت کے ''راج پال'' کو واصل جہنم کر دے اور ساری نسل کی شفاعت کا وسیلہ پیدا ہو جائے۔ اخلاص شرط ہے۔ اٹھیے اور ختم نبوت کے لامتناہی احسانات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس کا یہ حق ادا کیجئے۔

دوڑو زمانہ چال قیامت کی چل گیا

☆ ذکر ختم نبوت:-

کیسا ''محبّ صادق'' ہے جو محبوب کا ذکر نہ کرے، اللہ تعالیٰ کو اپنے محبوب اعظم ﷺ سے کتنی محبت ہے، اس کا تصور اسی حقیقت سے کیجئے کہ اس نے ہمیشہ کیلئے انکا ذکر بلند فرما دیا ہے، یہ کائنات، ذکر ختم نبوت کی جولانگاہ ہے۔ تورات میں ان کا ذکر، زبور میں ان کا بیان، انجیل میں ان کی داستان، ہر نبی کی زبان پر ان کے تذکرے، ہر رسول کے لب پر ان کی حکایتیں، پھر قرآن پاک تو ہے ہی ذکر صاحب لولاک

چشم اقوام یہ نظارہ ابد تک دیکھے
رفعت شان رفعنا لک ذکرک دیکھے

ذکر ختم نبوت کا یہ پہلو کتنا تابدار ہے کہ وہ خود بے نیاز مطلق ہوکر اپنے

محبوب کی ذات گرامی پر ہمہ وقت درود بھیجتا ہے' گویا' فرشتوں کے جمگھٹوں میں شان محبوب بیان کرتا ہے' اور تمام ایمان والوں کو بھی اس ''سنت الٰہی'' کی ترغیب دلاتا ہے بلکہ درود کے حکم کو علمائے امت اور صلحائے امت نے بالا جماع وجوب پر محمول فرمایا ہے۔ حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ اگر میں ایسی نماز ادا کروں جس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے اہل بیت پر درود نہ ہو تو میرے نزدیک یہ نماز نہ ہوگی' (کتاب الشفاء ج۲ ص ۱۱۹)

ایک امتی پر فرض ہے کہ وہ اپنے نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل سیکھے اور ان کی اشاعت کرے' ان کا ذکر پاک عام کرے تاکہ لوگوں میں حق اور باطل کا امتیاز ہو جائے' حدیث بخاری ہے' **محمد فرق بین الناس** ' محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی لوگوں کے درمیان فرق ہیں۔ رسول صادق صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر صادق' زمانے کے تمام کذابوں کیلئے قیامت بن جائے گا۔

غیظ سے جل جائیں بے دینوں کے دل
یا رسول اللہ کی کثرت کیجئے
کیجئے ان کا ہی چرچا صبح و شام
جان دشمن پر قیامت کیجئے
جو نہ بھولا ہم غریبوں کو رضا
ذکر اس کا اپنی عادت کیجئے

☆ رضائے ختم نبوت:۔

قرآن پاک کا اعلان ہے' اللہ اور اس کے رسول کا حق سب سے زیادہ ہے کہ تم اس کو راضی کرلو' اگر تم ایمان والے ہو' (التوبہ) معلوم ہوا کہ ہر امتی پر واجب و لازم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا جوئی میں زندگی بسر کرے' جو کہ عین رضائے خداوندی ہے۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر شب خون مارنے والے کذابوں سے ''حسن سلوک'' کا مظاہرہ کرنا کیا آپ کو راضی کرسکتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو اسی صورت میں راضی ہوں گے کہ امتی کا تعلق ہر قسم کی مصلحت کوشیوں

سے پاک ہو اور بالکل بے باک ہو وہ دوٹوک لفظوں میں کہہ دے کہ حضور ﷺ کا حق سب سے زیادہ ہے۔ آج ہم دنیا کی عارضی رضاؤں کا کتنا خیال رکھتے ہیں، ماں راضی ہو جائے، باپ راضی ہو جائے، بہن، بھائی، رشتے دار، بیوی بچے راضی ہو جائیں۔ ہمارا سیاسی لیڈر راضی ہو جائے مگر جس کی رضا رب چاہتا ہے، اس محبوب کی رضا کا ہم کتنا لحاظ کرتے ہیں، یہ سوچ کر جسم میں کپکپاہٹ طاری ہو جاتی ہے۔ قبر کی وحشت ناک تاریکیوں میں کون ہمارا مونس و غمخوار ہوگا، یہ دنیا کے رشتے جو منوں وزنی مٹی ڈال کر چھوڑ آتے ہیں اور وہ سراپا وفا، سرور دوسرا، جو اس عالم تنہائی میں جلوہ گر ہو کر مسکراتا ہے، غم مٹاتا ہے، اندھیرے دور فرماتا ہے، بخشش کے اجالے پھیلاتا ہے۔ اللہ اکبر! بے وفاؤں کی اتنی قدر اور وفا والے سے یہ بیگانگی،

ہم تو سمجھے تھے تجھے عشق کی دولت دے گی
عقل بھی چھین لی تجھ سے تیری دانائی نے

مسلمان کو کوئی اتنا عزیز نہیں جتنے حضور عزیز ہیں، کوئی اتنا قریب نہیں جتنے حضور قریب ہیں، کوئی اتنا حبیب نہیں جتنے حضور حبیب ہیں۔ ہر کام میں حضور کی رضا دیکھنی چاہیے، ہم یہ تو کہتے ہیں کہ زمانہ کیا کہے گا، یہ کیوں نہیں کہتے کہ وہ محبوب کیا کہے گا؟ جو ہمارے لئے روتا رہا، غاروں میں عبادت کرتا رہا، دعاؤں سے عرش بریں ہلاتا رہا، دشمنوں سے پتھر کھاتا رہا۔ زندگی کے کتنے ہی محاذوں پر مقابلے کرتا رہا، طوفانوں کے رخ موڑتا رہا، ہم پھر بھی اس کا دامن رضا چھوڑ دیں، ارے اور بے وفائی بلکہ بدنصیبی کس کا نام ہے۔ حقیقی باپ کی ایک بات نہ مانیں، وہ گھر سے نکال دے، اس کا کتنا عظیم ظرف ہے، کتنا وسیع عفو ہے، کتنی کریم عادت ہے، سب کچھ جاننے کے باوجود امت کیلئے دعا گو ہے، اور امت، انگریزوں ہندوؤں اور یہودیوں کی تہذیب پر فریفتہ ہے۔

قلب میں سوز نہیں، روح میں احساس نہیں
کچھ بھی پیغام محمد کا تمہیں پاس نہیں

حضور پرنور ﷺ کی خوشنودی صحابہ کرام کا مقصد حیات تھا، اگر حضور نے

انگشت مبارک سے انگوٹھی اتاری تو سب صحابہ کرام نے انگوٹھیاں اتار دیں، ایک مرتبہ نعلین مبارک اتارے تو سب صحابہ کرام برہنہ پا ہو گئے۔ حضور نے آواز دی تو صحابہ کرام نمازیں چھوڑ کر دوڑ آئے، اولاد جائیداد سے منہ موڑ کر میدان جہاد میں کود پڑے۔

محمد کی غلامی دین حق کی شرط اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

عصر حاضر میں امت محمدیہ کے تمام دکھوں اور پریشانیوں کا واحد علاج پیغمبر آخر ﷺ کی رضا اور خوشنودی میں، پوشیدہ ہے۔ حضور راضی ہو گئے تو منزلیں قدم بوسی کریں گی، کیا دیکھتے ہو! چلو، قدم بڑھاؤ، شانے سے شانہ ملاؤ اور ختم نبوت کے اس عظیم حق کو پورا کرو، اپنا فرض ادا کرو، رحمت حق آج بھی استقبال کرے گی۔

☆ شاتم ختم نبوت کی سزا:-

حضرت قاضی محمد عیاض مالکی قدس سرہ، فرماتے ہیں۔

''وہ کلمات جن سے حضور اکرم ﷺ کی منقصت کا پہلو نکلتا ہو، مثلاً کوئی شخص حضور علیہ السلام کو برملا گالی دے یا ایسے کلمات کہے جو عیب جوئی کیلئے استعمال ہوتے ہوں یا ان الفاظ سے آپکی ذات اقدس، آپ کے مبارک دین، اسوہ یا خصائل میں سے کسی خصلت کو زک پہنچتی ہو، یا ذات نبوی پر کسی قسم کی تعریض کرے یا اس قسم کے اور دوسرے الفاظ استعمال کرے، ایسے تمام الفاظ سب وشتم میں شمار ہوں گے اور ایسے الفاظ کہنے والے کیلئے یہی حکم ہے جو اہانت نبی کرنیوالے کیلئے ہے، یعنی واجب القتل ہے'' (کتاب الشفاء ج۲ ص ۳۷۳)

یاد رہے کہ حضور ﷺ کی بارگاہ کی ادنیٰ گستاخی بھی موجب کفر ہے اور ایسا کفر ہے جس کی سزا موت ہے۔ اس پر تمام صحابہ کرام، تابعین عظام، ائمہ اربعہ، اولیاء امت اور علماء ملت کا اجماع ہے۔ گستاخِ رسول اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتا ہے، اس لئے وہ ہمیشہ کیلئے لعنت کا سزاوار بھی ہے۔ حضرت ابوبکر بن

منذر فرماتے ہیں۔

''تمام اہل علم مثلاً امام مالک' امام احمد' لیث اسحاق' امام شافعی وغیرہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ جو شخص نبی کریم ﷺ کو گالی دے وہ واجب القتل ہے' مصنف شفاء شریف حضرت قاضی عیاض علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ محسن اسلام جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے قول کا مقتضیٰ بھی یہی ہے۔ ان علماء کرام کے نزدیک ایسے دریدہ دہن اور گستاخ شخص کی توبہ بھی قبول نہ کی جائے گی' یہی مسلک امام اعظم اور ان کے رفقا' امام ثوری' اور کوفہ کے دوسرے علماء اور مسلمانوں کا بھی ہے۔ اور ان سب نے اس قول کی درستی پر مہر تصدیق ثبت کی ہے'' (کتاب الشفاء ج۲ص ۳۷۵)

اب وہ شخص کتنا بڑا گستاخ' دریدہ دہن اور شقی القلب ہوگا جو حضور جان عالم ﷺ کے وصف عظیم ختم نبوت کا انکار کرتا ہے' کتابوں میں آپ کی ذات پاک اور آپ کے اصحاب و اہل بیت پاک کے خلاف پلید زبان اور بیان استعمال کرتا ہے' اس کی سزا یقیناً موت ہے۔ بلکہ اسے قتل کرنا امت مصطفےٰ پر واجب ہے۔ چونکہ گستاخ ختم نبوت ملعون ہے' اور قرآن پاک نے ایسے ملعون کیلئے موت کی سزا مقرر فرمائی ہے۔ فرمایا

''ملعونین اینما ثقفوا اخذوا وقتلوا تقتیلا''

یہ لوگ ملعون ہیں' جہاں بھی پائے جائیں' انہیں پکڑ کر قتل کر دیا جائے۔

کافر ہونا اور بات ہے' گستاخ قسم کا کافر ہونا اور بات ہے' گستاخی معاشرے میں بدامنی' افراتفری پیدا کرتی ہے۔ ہر شخص کیلئے راستہ کھلا ہے' کفر اختیار کرے یا ایمان قبول کرے لیکن اس اختیار کے باوجود اسے اس کی اجازت نہیں دی جا سکتی کہ حضور جان ایمان ﷺ کی توہین و تعریض کر کے کروڑوں مسلمانوں کا دل دکھائے اور دنیا کے امن و امان کو اپنی کور باطنی اور دریدہ دہنی سے تباہ و برباد کر دے۔ ایسے ناپاک عزائم کے حامل انسان کو موت کے گھاٹ اتارنا' دنیا کو بچانے کے مترادف ہے۔ جس طرح ناسور کو نکالنے سے سارا جسم محفوظ ہو جاتا ہے' گستاخ کے ناپاک وجود کے خاتمے سے ساری دنیا محفوظ ہو

جاتی ہے' سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا' جو شخص کسی نبی کو گالی دے' اس کو قتل کر دو' اور جو شخص کسی صحابی کو گالی دے' اسے قرار واقعی سزا دو' حضور ﷺ نے کعب بن اشرف کے بارے میں فرمایا' کون ہے جو اس کو سزا دے' وہ اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتا ہے' حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے جا کر اسے دعوت اسلام نہیں دی بلکہ فوراً کیفر کردار تک پہنچا دیا۔ اس کا قتل صرف اس کے کفر و شرک کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ حضور تاجدار ختم نبوت ﷺ کی اہانت کی وجہ سے تھا' ابو رافع بھی گستاخ رسول تھا' اس لئے اسے بھی قتل کرا دیا گیا' فتح مکہ کے موقع پر حضور ﷺ کا دریائے رحمت جوش پر تھا' عام معافی کے اعلان فرمائے جا رہے تھے مگر ابن خطل اور اس کی گستاخ باندیوں کے قتل کا حکم جاری ہوا کیونکہ اس دشمن رسول کی باندیاں اپنے اشعار میں توہین رسول اللہ کا ارتکاب کرتی تھیں۔ عقبہ بن ابی معیط کو قتل کر دیا گیا' اس نے قریش کے سامنے فریاد بھی کی کہ مجھے تمہارے سامنے مارا جا رہا ہے' حضور علیہ السلام نے فرمایا' تیرے قتل کی وجہ تیری بد زبانی اور کذب پر دازی ہے' جو تو اللہ اور اس کے رسول کے بارے میں اختیار کرتا تھا' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک گستاخ کو قتل کیا' حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے مالک بن نویرہ کو قتل کر دیا کہ اس نے حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کی تھی' آپ نے ایک بد باطن خاتون کو بھی قتل کیا جو رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیا کرتی تھی' ایک صحابی نے اپنے باپ کو قتل کر دیا کہ وہ محبوب اکرم ﷺ کے بارے میں غلط الفاظ استعمال کرتا تھا' حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمان جاری فرمایا کہ جو شخص حضور ﷺ کی گستاخی کرے اسے قتل کر دیا جائے' جو کسی اور کی گستاخی کرے اسے قتل نہیں کیا جائے گا'

اسلام امن و آشتی کا دین ہے۔ حسن اخلاق کو فروغ دیتا ہے' عفوو درگذر کا پیامبر ہے' عدل و انصاف کا داعی ہے اور اختلاف رائے کا حق دیتا ہے' یہ سب بجا ہے مگر یہ کہاں کا امن ہے' کیسا خلق ہے' کیسا عفو ہے' کون سا عدل ہے کہ لوگ اٹھیں اور کائنات کی سب سے عظیم ہستی کو گالیاں دینا شروع کر دیں' گندی زبان لکھنا شروع کر دیں' اور اسلام اور اہل اسلام خاموش بیٹھے رہیں' یہ ہر

مسلمان پر واجب ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے گستاخ کو واصل جہنم کر دے صفحہ ہستی پر اس کا نام ستاروں سے زیادہ روشن ہوگا' وقت کے بڑے بڑے قطبوں اور ولیوں نے غازی علم الدین علیہ الرحمہ کے قدم چومے تھے' کیونکہ ریاضتوں کی بدولت وہ مقام نہیں ملتا جو غیرت رسول کا مظاہرہ کرنے سے نصیب ہوتا ہے۔ اور دشمن رسول کو فنا فی النار کرنے سے مقدر بنتا ہے۔

عشق کی اک جست نے طے کر دیا قصہ تمام
اس زمین و آسماں کو بیکراں سمجھا تھا میں

اس دور میں عالم اسلام کی باہمی ناعاقبت اندیشیوں کی وجہ سے یہ جرم عام ہوتا جا رہا ہے' کفار عالم' پیغمبر اسلام کی ذات پاک کو تنقید کا نشانہ بنا رہے ہیں' منافقین کی زبانیں' تلواروں کی طرح برس رہی ہیں۔ رشدی اور یوسف کذاب جیسے دریدہ دہن پیدا ہو رہے ہیں' قادیانیوں نے الگ قیامت برپا کر رکھی ہے۔ تمام عالم اسلام کے عوام و خواص تھوڑا بہت احتجاج کرتے ہیں اور پھر مشینی دور کی مصروفیتوں میں گم ہو جاتے ہیں' حکمرانوں کے نزدیک تو یہ احتجاج بھی قدامت پسندی ہے' انکی جدید طبیعتیں رسول پاک کی عظمت و حرمت کو کیا جانیں' اپنی کرسی کے تحفظ کیلئے "پولیس مقابلے" جائز ہو جاتے ہیں' اور رسول پاک ﷺ کے گستاخوں کو امریکہ کے گرین کارڈ تک دیئے جاتے ہیں' گویا دولت کے لالچ میں آ کر مزید اس لعنت کا ارتکاب کریں' اس دھرتی کی کوکھ بانجھ دکھائی دیتی ہے جو مدت سے کوئی کردار کا غازی پیدا نہ کرسکی' اگر ایک غازی اور پیدا ہو جائے تو دنیا دیکھے گی کہ گستاخوں کے حوصلے نقش آب بن جائیں گے' قلمیں خشک ہو جائیں گی اور زبانیں' خاموش نظر آئیں گی' آہ' حالات کو کسی رند خدا مست کی ضرورت ہے۔

اللهم ارزقنا ایمانا مستقیماً وعلماً نافعا وعملاً مقبولا وقلبا شاکراً ولساناً ذاکراً وبدناً صابراً وقدماً ثابتاً ورزقاً حلالا وافرا والصلوٰة والسلام علیٰ سیدنا وسید الناس یوم القیامة ابداً ابدا واغفر لکل مؤمنٍ ومؤمنة بحرمة ختم النبوة والرسالة

یہودیت اور مرزائیت

باب نمبر ۱۰

یہودیت اور مرزایت

☆☆☆

حکیم الامت حضرت علامہ ڈاکٹر محمد اقبال علیہ الرحمہ نے درست فرمایا ہے کہ مرزایت دراصل یہودیت کا چربہ ہے۔ مرزائیوں کے عقائد و نظریات یہودیوں کے ساتھ ملتے ہیں۔ اور ان کے منہ میں ان کی گستاخ زبان ناچ رہی ہے۔ ان کے سینے میں ان کا ناپاک دل دھڑک رہا ہے' ذیل میں اس دعوے کے دلائل پیش کئے جاتے ہیں۔

☆ خدا تعالیٰ کی گستاخی:۔

اللہ جل شانہ' نے ہمیشہ قوم بنی اسرائیل پر لطف و احسان کی بارش نازل فرمائی۔ ہزاروں انبیاء کرام اور تین جلیل القدر کتابوں اور عظیم المرتبت صحیفوں سے سرفراز فرمایا۔ لیکن اس قوم نے ہمیشہ اس ذات پاک کی گستاخی اور بے ادبی سے اپنی زندگی تاریک کی۔ حضرت عزیز علیہ السلام کو خدا کا بیٹا سمجھا' بچھڑے کی عبادت کی' اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کی اور اس کلام پاک کو بگاڑنے کی جسارت کی' اللہ پر جھوٹ باندھے' الغرض ان کی تاریخ نہایت سیاہ ہے۔ مخلوق کا سب سے بڑا فرض یہی ہے کہ وہ اپنے خالق و مالک کا ادب کرے' یہودیوں نے اپنے اس فرض کو ہمیشہ حقیر سمجھا۔ یہی سوچ مرزا قادیانی کے خمیر میں پروان چڑھی۔ اس نے اللہ تعالیٰ کی شان الوہیت میں جگہ جگہ گستاخیاں رقم کی ہیں۔ وہ لکھتا ہے

☆ ''قیوم العالمین ایک ایسا وجود اعظم ہے جس کیلئے بے شمار ہاتھ اور ایک عضو اس کثرت سے ہے کہ تعداد سے خارج اور لا انتہا عرض طول رکھتا ہے۔ اور تیندوے کی طرح اس وجود اعظم کی تاریں بھی ہیں جو صفحہ ہستی کے تمام کناروں

تک پھیل رہی ہیں'' (توضیح مرام ص ۴۲)

☆ ''خدا تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہوگیا اور میرا غضب اور حلم اور تلخی اور شرینی اور حرکت اور سکون سب اسی کا ہوگیا اور اس حالت میں میں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام' اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔ سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمال صورت میں پیدا کیا۔ جس میں کوئی ترتیب اور تفریق نہ تھی۔ پھر میں نے منشاء حق کے موافق اس ترتیب وتفریق کی اور میں دیکھتا تھا کہ میں اس کے خلق پر قادر ہوں۔ پھر میں نے کہا اب ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے' پھر میری حالت کشف سے الہام کی طرف منتقل ہوگئی اور میری زبان پر جاری ہوا ''لردت ان استخلف فخلقت ادم انا خلقنا الناس فی احسن تقسیم'' (کتاب البریہ ص ۸۷' ۸۷ مندرجہ روحانی خزائن ج ۱۳ ص ۱۰۴)

☆ ''وہ (خدا) فرماتا ہے کہ میں چوروں کی طرح پوشیدہ آؤں گا''
(تجلیات الٰہیہ ص ۴ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۲۰ ص ۳۹۶)

دیکھا آپ نے مرزا قادیانی کا قلم اور زبان اس ذات قدوس جل شانہ کے بارے میں کتنی گستاخ ہے۔ نجانے اس لعین نے خدا تعالیٰ کو کیا سمجھ رکھا ہے۔ اس کا یہ فکر تاریک دراصل یہودیت کا چربہ ہے۔

☆ انبیاء کرام کی گستاخی:۔

انبیاء کرام نے یہودیوں کیلئے کتنے آلام برداشت کئے۔ ان کی ہدایت کیلئے کیا کیا سامان بہم پہنچائے۔ لیکن ان ظالموں نے ان کو شہید کیا' ان کو جی بھر کر ستایا' ان کے پاکیزہ دامنوں کے ساتھ الزامات وابستہ کئے۔ حتیٰ کہ الہامی کتابوں اور صحیفوں میں بھی ان کے بارے میں گستاخانہ افسانے شامل کر دیئے' حضرت ابراہیم' حضرت لوط' حضرت یعقوب' حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام کی شان میں انہوں نے جو کچھ بیان کیا ہے اسے بیان کرتے وقت کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ قلم لرز اٹھتا ہے' یہی سوچ مرزا قادیانی کی تحریروں میں پروان چڑھی۔ ایک

جھلک دیکھئے اور لرز جائیے۔

زندہ شد ہر نبی بامدانم
ہر رسولے نہاں بہ پیراہنم

یعنی میری آمد سے ہر نبی زندہ ہوگیا اور ہر رسول میرے قمیص میں چھپا ہوا ہے۔ (نزول مسیح ص ۱۰۰ مندرجہ روحانی خزائن ج ۱۸ ص ۴۷۷)

''میں آدم ہوں، میں شیث ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحاق ہوں، میں اسماعیل ہوں، میں یعقوب ہوں، میں یوسف ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا میں مظہر اتم ہوں یعنی ظلی طور پر محمد اور احمد ہوں'' (حقیقت الوحی ص ۷۳ مندرجہ روحانی خزائن ج ۲۲ ص ۷۶)

پس اس امت کا یوسف ہوں یعنی یہ عاجز (مرزا) اسرائیلی یوسف سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ یہ عاجز قید کی دعا کر کے بھی قید سے بچایا گیا مگر یوسف بن یعقوب قید میں ڈالا گیا'' (براہین احمدیہ حصہ ۵ ص ۹۹ مندرجہ روحانی خزائن ج ۲۱ ص ۹۹)

یاد رہے کہ یہودیوں نے جس طرح سچے انبیاء کرام کا انکار کیا اسی طرح مرزائیوں نے انکار کیا' وہ بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضور تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر ہوئے اور یہ بھی منکر ہوئے۔ یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت سیدہ مریم علیہا السلام کے ازحد گستاخ ہیں' بالکل ویسے ہی مرزائی بھی ازحد گستاخ ہیں۔ مرزا لکھتا ہے۔

''عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔ اور اس دن سے کہ آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں اور ان کو حرام کار اور حرام کی اولاد ٹھہرایا' اسی روز سے شریفوں نے آپ سے کنارہ کیا'' (حاشیہ انجام آتھم ص ۶ مندرجہ ذیل روحانی خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰)

''حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کیساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے'' (ازالہ اوہام ص ۱۵۵ مندرجہ روحانی خزائن ج ۳ ص ۲۵۵)

یہودی بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا باپ ''یوسف نجار'' بتاتے ہیں' اس ذلیل نے بھی انہی کی اتباع کرتے ہوئے ''کلمۃ اللہ'' کی شان جلالت کا

انکار کیا۔ اور صدیقہ مریم علیہا السلام کی ذات بابرکات پر ایک گھناؤنا الزام لگایا۔ ان دو بزرگ ہستیوں کے بارے میں جو کچھ اس روسیاہ نے لکھا ہے، ہم میں مزید لکھنے کی تاب نہیں۔ مرزائی لٹریچر کا مطالعہ کرنے والے خوب جانتے ہوں گے۔ یہ کتنی بڑی بکواس ہے۔

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو

اس سے بہتر غلام احمد ہے

(دافع البلاء ص ۲۰)

☆ قرآن وحدیث کی گستاخی:۔

یہودیوں نے اللہ تعالیٰ کے آخری کلام کو جھٹلایا اور آخری پیغمبر کے فرمان کی توہین کی۔ یہودیوں کی معنوی اولاد مرزا بھی لکھتا ہے۔

''قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں'' (تذکرہ مجموعہ الہامات ص ۶۳۵)

''تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں'' (اعجاز احمدی ص ۳۰ مندرجہ روحانی خزائن ج ۱۹ ص ۱۴۰)

☆ صحابہ اہل بیت کی گستاخی:۔

آل یہود نے اپنے انبیاء کرام کے گھر والوں اور در والوں کی توہین کی، ہمارے نبی اعظم و آخر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ و اہل بیت رضی اللہ عنہم کو بھی ستایا۔ یہی خصلت مرزائیوں میں پائی جاتی ہے۔ مرزا قادیانی نے حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق حضرت علی مرتضیٰ، حضرت ابوہریرہ، حضرت فاطمہ الزہرا، حضرت امام حسین رضی اللہ عنہم کے بارے میں ناپاک زبان استعمال کی ہے لکھتا ہے

''میں وہی مہدی ہوں جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ وہ حضرت ابوبکر کے درجہ پر ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ ابوبکر کیا وہ تو بعض انبیاء

سے بہتر ہے'' (مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۷۸)

'' جیسا کہ ابو ہریرہ غبی تھا اور درایت اچھی نہیں رکھتا تھا'' (اعجاز احمدی ص ۱۸)

جو شخص قرآن شریف پر ایمان لاتا ہے اس کو چاہیے کہ ابو ہریرہ کے قول کو ایک ردی متاع کی طرح پھینک دے'' (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ ۵ ص ۴۱۰)

پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو' اب نئی خلافت لو۔ ایک زندہ علی تم میں موجود ہے۔ اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی کی تلاش کرتے ہو'' (ملفوظات احمدیہ ج ۱ ص ۴۰۰)

'' مجھ میں اور تمہارے حسین میں بہت فرق ہے۔ کیونکہ تو ہر ایک وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے'' (اعجاز احمدی ص ۷۰)

اور میں خدا کا کشتہ ہوں لیکن تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے۔ پس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے'' (اعجاز احمدی ص ۸۱)

کربلائے است سیر ہر آنم
صد حسین است درگریبانم

'' میری سیر ہر آن کربلا میں ہے اور سو حسین ہر وقت میرے گریبان میں ہیں'' (نزول مسیح ص ۹۹ مندرجہ روحانی خزائن ج ۱۸ ص ۴۷۷)

حضرات! یہ تو ایک جھلک ہے' اس نے ایسے ایسے رقیق جملے رقم کئے ہیں کہ ایک غیرت مند مسلمان کا خون کھول اٹھتا ہے۔ واقعی اس ''انگریزی نبی'' میں یہودیت کی پوری پوری نحوست موجود تھی اور اس نے اس نحوست کو عام کیا۔

☆ پاکستان دشمنی۔ اسلام دشمنی:۔

یہودیوں نے ہمیشہ اسلام اور پاکستان کی دشمنی کی اور ہندوؤں کے ساتھ مل کر اس وطن عزیز کو ہر طرح سے نقصان پہنچایا۔ چنانچہ ''یہود و ہنود'' کی اصطلاح معرض وجود میں آئی۔ مرزائیوں نے ''یہود و ہنود'' سے میل ملاپ رکھا اور اسلام اور پاکستان کیخلاف کوئی موقع نہ جانے دیا۔ مرزائی وزیر خارجہ ظفر اللہ نے قائد اعظم کو کافر سمجھا اور ان کی نماز جنازہ نہ پڑھی' قائد ملت کو قتل کر دیا۔ مرزائی سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام نے بیرون ملک جا کر پاکستان اور اسلام کے خلاف

ہرزہ سرائی کی۔ پاکستان کے ایٹمی راز باہر منتقل کئے۔ اب مرزا طاہر قادیانی بھی مختلف چینل خرید کر اسلام کے اور پاکستان کے خلاف زہر اگلتا رہتا ہے' ان مرزائیوں کے پیچھے یقیناً یہودیوں اور ہندوؤں کا فکری اور عملی ہاتھ کام کر رہا ہے۔ آج بھی یہ لوگ ''قادیانی سٹیٹ'' بنا کر اسرائیل کی طرح پاکستان اور پورے عالم اسلام کیلئے مسئلہ بننا چاہتے ہیں۔ پاکستان اسلام کا قلعہ ہے۔ قادیانی اس قلعے کی دیواریں کھوکھلی کر رہے ہیں۔ نوجوان نسل کو بہکا رہے ہیں' اسلامی عقائد و اعمال سے دور لے جا رہے ہیں۔ یہودیوں' عیسائیوں اور ہندوؤں کا سرمایہ ان کے حوصلے بڑھا رہا ہے اور ہمارے حکمرانوں کی غفلت جلتی پر تیل کا کام دکھا رہی ہے۔ کاش کوئی حکمران ان کی تمام ظاہری باطنی سرگرمیوں پر مکمل پابندی عائد کر دے۔ اور ادھر تمام مسلمان ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر ان کی سازشوں کا مقابلہ کریں۔ ختم نبوت کے پروانوں کو بیدار ہونا چاہیے۔

☆ تمام مسلمان کافر ہیں:-

یہودی' خوش فہمی کا شکار قوم ہے۔ خود کو خدا کے بیٹے' خدا کے مقرب اور اپنی گمراہ کن تعلیمات کو برحق سمجھتی ہے۔ مسلمانوں کو راہ راست سے ہٹا ہوا تصور کرتی ہے۔ اسی قسم کا تعصب و عناد مرزائیوں میں پایا جاتا ہے' ان کے نزدیک تمام مسلمان دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ولیوں کے خلاف بڑی غلط زبان استعمال کی ہے اور مسلمانوں کے دل چھلنی کئے ہیں۔ مرزا لکھتا ہے۔

''اور مجھے بشارت دی ہے کہ جس نے تجھے شناخت کرنے کے بعد تیری دشمنی اور تیری مخالفت اختیار کی' وہ جہنمی ہے'' (تذکرہ مجموعہ الہامات ص ۱۶۸)

''دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئی ہیں'' (نجم الہدیٰ ص ۵۳ مندرجہ روحانی خزائن ج ۱۴ ص ۵۳)

''میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اور اس کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے۔ اور اسے

قبول کرتا ہے۔ مگر رنڈیوں کی اولاد نے میری تصدیق نہیں کی'' (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۴۷ مندرجہ روحانی خزائن ج ۵ ص ۵۴۷)

''کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا' وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں'' (آئینہ صداقت ص ۳۵ از مرزا بشیر الدین محمود ابن مرزا قادیانی)

''خدا نے مجھے اطلاع دی ہے' تمہارے اوپر حرام ہے' اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو' بلکہ چاہیے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو'' (تذکرہ مجموعہ الہامات ص ۴۰۱)

گویا مرزا قادیانی کے نزدیک تمام امت مسلمہ' ملت محمدیہ' معاذ اللہ کافر ہے اور اس کے ساتھ رشتہ داری کرنا' میل جول رکھنا' اس کے پیچھے نماز ادا کرنا حرام ہے۔ قادیانی ذریت بھی یہودی ذریت کی طرح خود پرست دکھائی دیتی ہے۔ اور یہودیوں کی طرح دیگر اقوام عالم کو دائرہ انسانیت سے بھی خارج تصور کرتی ہے۔

☆ جھوٹ کے ریکارڈ توڑنا:۔

یہودیوں نے کذب و افترا کو اپنی زندگی کا حاصل بنا رکھا تھا۔ وہ اپنا جھوٹ پھیلانے کیلئے اللہ تعالیٰ کی کتابوں کو بھی استعمال کرنے سے باز نہ آتے تھے' مرزائیوں نے بھی اس یہودی خصلت کو اپنایا۔ جھوٹ مرزا قادیانی کی ''مرغوب غذا'' تھی' وہ ''کرم خاکی'' تھا مگر جھوٹ کے سہارے پہلے مہدی بنا' مجدد بنا' پھر مسیح موعود کہلایا' پھر نبی و رسول بن گیا' پھر خدا بننے کی نوبت آ گئی۔ اس کی تمام پیشن گوئیاں جھوٹ ثابت ہوئیں۔ وہ خود لکھتا ہے کہ ''بدخیال لوگوں کو واضح ہو کہ ہمارا صدق اور کذاب جانچنے کیلئے ہماری پیشن گوئیوں سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان نہیں ہوسکتا'' (مجموعہ اشتہارات ص ۱۵۷) ایک جگہ اور لکھتا ہے کہ اگر ثابت ہو کہ میری ۱۰۰ پیشن گوئیوں میں سے ایک جھوٹی ہو تو میں اقرار کروں گا کہ میں کاذب ہوں'' (اربعین نمبر ۴ ص ۲۵)

کوئی مرزائی اپنے ''نبی'' کی کوئی پیشن گوئی سچ ثابت نہیں کرسکتا' لہٰذا اس کے اپنے قول کے مطابق وہ کاذب ثابت ہوجاتا ہے' مرزا کے نزدیک ''جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں'' (تحفہ گولڑویہ ص۲۰) لہٰذا وہ ''مرتد'' بھی ثابت ہو جاتا ہے' مرزائی آج تک ایک ''جھوٹے نبی'' کی جھوٹی نبوت کی دکان چمکانے کیلئے مسلسل جھوٹ بولتے چلے آرہے ہیں لیکن وہ عمارت کیسے ٹھہر سکتی ہے جس کی بنیاد ہی غلط ہو' خود مرزا لکھتا ہے۔

''جب ایک بات میں بھی کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا'' (چشمہ معرفت ص۲۲۲)

''غلط بیانی اور بہتان طرازی راست بازوں کا کام نہیں بلکہ نہایت شریر اور بدذات آدمیوں کا کام ہے'' (آریہ دھرم ص۱۳)

مرزا قادیانی کے یہ ''فتوے'' پڑھ کر محسوس ہوتا ہے کہ اس نے اپنی ہی کیفیات کا اظہار کیا ہے۔ بھلا ان فتووں کا اس سے زیادہ مستحق کون ہوسکتا ہے۔ اس سے پہلے بھی کچھ بدنصیبوں نے نبوت کے جھوٹے دعوے کئے لیکن وہ ان تمام کا سرغنہ دکھائی دیتا ہے۔ جھوٹ بولنے اور جھوٹ پھیلانے میں اس کا کوئی ثانی نہیں۔ اس کی یہ صفت بھی یہودیت کا چربہ نظر آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کذب فروشوں پر اپنی لعنت فرمائے۔

وجاہت کس قدر ہے مرحبا ختم نبوت کی
زمینوں آسمانوں میں ضیا ختم نبوت کی
خدا نے روز اول ہی رسولوں سے لیا وعدہ
تمہاری روح میں ہوگی وفا ختم نبوت کی
کوئی دجال کیا اس نقش فطرت کو مٹا پائے
خرد سے ماورا ہے ہر ادا ختم نبوت کی
کسی کذاب کا منہ دیکھنا شایاں نہیں لوگو!
ہمیں ہر روز ملتی ہے عطا ختم نبوت کی
محمد فاتح ہر جاں، محمد خاتم دوراں،
محمد کو ملی شان علا ختم نبوت کی
چمن میں گل کھلے، بلبل اٹھے سکان شب جاگے
مہک لے کر چلی بادِ صبا ختم نبوت کی

غلام زار کے لب پر بحمد للہ جاری ہے
بیان ختم نبوت کا، ثنا ختم نبوت کی،

تعارف

مولانا غلام مصطفےٰ مجددی

مصنف کتب کثیرہ حضرت علامہ مولانا غلام مصطفےٰ مجددی اہلسنت و جماعت کے معروف ترجمان ہیں' اللہ تعالٰی نے اپنے محبوب اکرم مطلوب اتم علیہ السلام کی مدحت سرائی کیلئے آپ کے قلم و زبان کو توفیق عطا فرمائی اور وہ داستان محبوب کے پھول مہکاتے چلے گئے۔ آپ ۱۰ محرم الحرام ۱۹۷۰ء کو تحصیل شکر گڑھ کے قریبی گاؤں جموال میں جناب صوفی غلام رسول نقشبندی کے گھر پیدا ہوئے' آپ کے جد امجد صوفی شاہ محمد چشتی' سلسلہ عالیہ چشتیہ صابریہ کے ایک ولی کامل حضرت خواجہ پیر محمد فیروز شاہ صابری کے دست حق پر بیعت تھے اور بہت صاحب نسبت انسان تھے' ذکر وفکر اور سماع کا خصوصی شوق رکھتے تھے' ہر سال پاکپتن شریف کی حاضری ان کا معمول تھا' حضرت مولانا مجددی آٹھ بیٹیوں کے بعد پیدا ہوئے۔ تو دادا محترم پاکپتن شریف عرس مبارک پر گئے تھے' انہوں نے آتے ہی خوشخبری سنی اور بہت مسرور ہوئے۔ وہ بعد میں اکثر فرمایا کرتے تھے کہ "میں نے یہ بچہ بابا فرید کی بارگاہ سے حاصل کیا ہے" حضرت مولانا کی والدہ کا خاندان بہت علمی اور روحانی نسبتوں سے مالا مال ہے' ان کے خاندان میں عمدۃ العارفین حضرت مولانا محمد نورالدین قدس سرہٗ کا قیام رہا' انہوں نے قرآن پاک بھی حضور قبلہ عالم سے پڑھا' بارگاہ نور کے خلیفہ اکبر الحاج محمد لعل الدین نوری آپ کی والدہ کے عم محترم تھے' حضرت مولانا نے قرآن پاک کی تعلیم اپنے والد محترم صوفی غلام رسول نقشبندی اور والدہ ماجدہ سے حاصل کی' دنیاوی تعلیم کا آغاز گورنمنٹ مڈل سکول جموال سے کیا اور وہاں سے بہت اچھے نمبروں سے کامیاب ہوئے۔ ۱۹۸۵ء میں گورنمنٹ مسلم ماڈل سکول شکر گڑھ سے میٹرک کیا' میٹرک کے بعد جامعہ غوثیہ رضویہ منظر اسلام سمندری شریف داخل ہوئے اور حضرت مولانا ابو محمد عبدالرشید قادری رضوی علیہ الرحمہ سے علم دین حاصل کیا۔ حضرت مولانا قادری رضوی کی بڑی ہمشیرہ مولانا الحاج لعل الدین نقشبندی نوری کی اہلیہ تھیں' اس طرح ان کے ساتھ بھی مولانا مجددی کے خاندانی تعلقات نہایت گہرے رہے' انہوں نے ان کو خصوصی توجہات سے نوازا' بعد ازاں آپ نے ایف' اے۔ بی' اے گورنمنٹ ڈگری کالج شکر گڑھ سے پاس کئے۔ ۱۹۹۲ء میں پنجاب یونیورسٹی سے ایم' اے اسلامیات کیا۔ ۱۹۹۱ء میں مفکر اسلام حضرت علامہ پروفیسر محمد حسین آسی کی بارگاہ علم تک رسائی حاصل ہوئی۔ حضرت علامہ آسی دربار علی پور شریف کے نامور خلیفہ مجاز اور حضور شہنشاہ ولایت پیر سید علی حسین شاہ نقش لاثانی کے منظور نظر غلام ہیں' انہوں نے ایک نوجوان صاحب قلم کی از حد حوصلہ افزائی کی۔ اور اس کے شعری ذوق کو جلا بخشی' حضرت مولانا غلام

مصطفےٰ مجددی نے تقریباً سترہ سال کی عمر میں ابتدائی کتابیں ''چودھویں صدی کا مجدد کس کو اور کیوں تسلیم کیا'' دینہد ادریا' پنجابی سوانح اعلیٰ حضرت'' اور فیض نور سلوک نقشبندیہ نوریہ'' کے ناموں سے رقم فرمائیں۔ بعد میں حضرت مفکر اسلام آسی صاحب کے توسل سے ماہنامہ ''انوار لاثانی'' میں تحقیقی مضامین لکھتے رہے۔ ملک کے دیگر نامور رسالوں میں بھی آپ کے جواہر پارے شائع ہوتے رہے' اس دوران ترجمہ تفسیر نبوی' سورہ یوسف' مجدد الف ثانی اور اعلیٰ حضرت بریلوی' مخزن انوار' زبان میری ہے بات ان کی' مجدد نامہ منظوم سوانح مجدد الف ثانی' تذکرہ مجدد دین اسلام' ترجمہ رسائل مجدد الف ثانی' ترجمہ انیس الطالبین سوانح شیخ بہاء الدین نقشبند بخاری' رمضان المبارک تاریخ اسلام کے آئینے میں' ہر لحظہ نیا طور (حمد و نعت) قرآن کا تصور نبوت و ولایت شان رسول (عقائد صحابہ) ختم نبوت زندہ باد' عقائد امام اعظم' سیرت محبوب خدا' حیات رشید' سوانح مولانا عبدالرشید' اہل بیت اور امام ابو حنیفہ' تذکرہ عارفین اسلام اور عربی زبان میں ''ابوحنیفہ واوصافہ المنیفہ'' جیسی علمی اور ضخیم کتابیں تحریر فرمائیں۔ آپ نے اپنے استاد محترم کے خصوصی حکم پر ''شان حبیب الباری من روایات البخاری'' پر قلم اٹھایا اور بخاری شریف کی صحیح احادیث مبارکہ سے شان مصطفےٰ بیان کی۔

آپ نے بچوں کیلئے لاثانی نعتیں' لاثانی نظمیں' لاثانی صداقتیں' لاثانی شخصیتیں' لاثانی تقریریں' آئینہ اسلامیات برائے جماعت پنجم' لاثانی حکایتیں وغیرہ آسان زبان میں کتابچے تصنیف کئے۔ آپ نے بعض جید علماء کرام کی کتابوں پر مقدمے بھی تحریر فرمائے جو اپنی جگہ اہمیت کے حامل ہیں' آپ کی کتابوں اور رسالوں کو ادارہ تعلیمات مجددیہ شکر گڑھ' زاویہ پبلشرز لاہور' قادری رضوی کتب خانہ لاہور' قادری کتب خانہ سیالکوٹ اور مکتبہ جمال کرم لاہور جیسے اداروں نے شائع کیا ہے۔

اللہ کرے زور قلم اور زیادہ

حضرت مولانا ابھی جوان ہیں' صلاحیتیں بیدار ہیں' حضور سرور عالم ﷺ کی محبت اور بزرگان دین کی عقیدت سے مالا مال ہیں' قلم کے ساتھ بیان کی قوت سے بھی لبریز ہیں۔ جامع مسجد حیات النبی نارووال میں آپ کے خطبہ جمعۃ المبارک سے ہزاروں افراد کو عشق مصطفےٰ کی دولت نصیب ہوئی ہے' اہل سنت و جماعت کے جید علماء کرام اور پیران عظام آپ کو اپنی دعاؤں سے سرفراز فرماتے ہیں' مولا کریم ان کو عمر دراز عطا فرمائے اور اپنے محبوب کے دین کی خدمت سے مالا مال کرے۔ آپ نے اپنا تعارف آپ لکھا ہے۔

چوہدری عبدالمجید

فقط اتنا تعارف ہے سراپا جرم و عصیاں کا
غلام مصطفےٰ ہوں مصطفےٰ کے در کا منگتا ہوں